میزان الصرف

مع منشعب

و

اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہما اللہ تعالیٰ

تحشیہ: شیخ الحدیث علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی حطاروی

مصنفِ منشعب

ملا حمزہ بدایونی

مکتبہ قادریہ لاہور

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

میزان الصرف

مع منشعب

و

اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہما اللہ تعالیٰ

تحشیہ: مولانا عبد الرزاق بھترالوی (راولپنڈی)

مصنفِ منشعب

ملا حمزہ بدایونی

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

نام کتاب	میزان الصرف ومنشعب
تصنیف	(۱) علامہ سراج الدین ابن عثمان
	(۲) ملا حمزہ بدایونی
حاشیہ	مولانا عبد الرزاق بھترالوی
تاریخ اشاعت	۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء
صفحات	۵۶
مطبع	
ناشر	
قیمت	

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ ، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور (۸)

مکتبہ قادریہ ، داتا دربار مارکیٹ (نزد مستا ہوٹل) لاہور

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی رحمۃ للعلمین محمد وآلہ اجمعین

تعریف علم صرف ۔ علم صرف آں است کہ در وبیاں کردہ باشد بناء کلمات وتغیر کلمات سوائے اعراب وبناء ۔

موضوع او ۔ اَلْکَلِمَۃُ مِنْ حَیْثُ الصِّیْغَۃِ است ۔

غرض علم صرف ۔ آں است کہ انسان بوقت تلفظ کلمات عربیہ از خطاء لفظی بحسب صیغہ محفوظ میباشد ۔

لفظ ۔ آں باشد کہ انسان او را تلفظ میتواں کرد و در لغت مطلقاً انداختن است

سہ اقسام لفظ ۔ لفظ مہمل ، لفظ مستعمل مفرد ، لفظ مستعمل مرکب ۔

لفظ مہمل ۔ آں باشد کہ وضع نہ کردہ باشد برائے معنی چوں جَسَقٌ وہمہ لواحق بے معنی چوں ماءٌ واءٌ ، طعامٌ شعامٌ ۔

لفظ مستعمل مفرد ۔ آں باشد کہ یکی لفظ وضع کردہ باشد برائے دلالت بر یک معنی چوں ضَرَبَ ، رَجُلٌ ، مِنْ ۔

لفظ مستعمل مرکب ۔ آں باشد کہ از دو کلمہ (مفرد) یا از زیادہ حاصل شود چوں ضَرَبَ زَیْدٌ ، زَیْدٌ ضَرَبَ

صرفیاں از مفردات بحث میکنند ونحویاں از مرکبات چوں مفرد از مرکب مقدم باشد طبعاً پس بایں وجہ علم صرف را از نحو مقدم مے خوانند ۔

سہ اقسام کلمہ ۔ اسم ، فعل ، حرف ۔

اسم ۔ آں کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ کند ومقترن بیکے از ازمنۂ ثلاثہ (ماضی ، حال ومستقبل)

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

نباشد چوں رَجُلٌ۔

فعل۔ آں کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از ازمنہ ثلاثہ باشد چوں ضَرَبَ، یَضْرِبُ، سَوْفَ یَضْرِبُ۔

حرف۔ آں کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ نکند بل محتاج باشد بضم ضمیمہ۔

سہ اقسام اسم۔ مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر۔ در لغت جائی صدور را گویند و در اصطلاح آں اسم است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ باشد و در معنی فارسی آخر او دَن یا تَن باشد چوں فَعْلٌ کردن، جُلُوْسٌ نشستن۔

مشتق۔ آں اسم است کہ از مصدر بالواسطہ اشتقاق کردہ باشد۔

تنبیہ۔ مطلقاً مشتق فعل و اسم ہر دو را گویند و تعریف مطلقاً مشتق ایں است کہ مشتق آں است کہ از مصدر اشتقاق کردہ باشد بالواسطہ یا بلا واسطہ۔ چوں ضَرَبَ از ضَرْبٌ و یَضْرِبُ از ضَرَبَ و ضَارِبٌ از یَضْرِبُ بنا کردند معنی ماضی بلا واسطہ مشتق کردہ باشد و دیگر افعال و اسماء بالواسطہ مشتق کردہ باشند۔

جامد۔ آنست کہ از چیزے مشتق نہ باشد و از و چیزے مشتق نباشد۔

سہ اقسام فعل۔ ماضی و مضارع و امر۔ اصل اقسام فعل ایں سہ اند و دیگر از مضارع بنا کردہ شوند۔

ماضی آں فعلیست کہ وضع کردہ باشد برائے حدث در زمانہ گذشتہ۔

مضارع۔ در لغت بمعنی مشابہ است و در اصطلاح فعلیست کہ وضع کردہ باشد برائے حدوث کارے در زمان حال یا استقبال۔

امر۔ در لغت فرمودن کارے را گویند و در اصطلاح فعلیست موضوع باشد برائے طلب از مخاطب۔

سہ اقسام حرف۔ تہجی، مبانی، معانی۔

تہجی یا ہجا۔ چوں حروف را باسماء آنہا شمار کردہ باشد مثلاً الباء والجیم اینہا را حروف ہجا گفتہ شود۔

مبانی۔ چوں حروف جزء کلمہ باشند آنہا را مبانی گویند چوں [illegible]

معانی۔ چوں حروف دلالت بر معانی کنند حروف معانی اند چوں با در مَرَرْتُ بِزَیْدٍ دلالت بر الصاق کند۔

میزان۔ در کلام عرب فا و عین و لام است حرفے (ہجا) کہ در مقابلہ[1] فا و عین و لام است اصلی است چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ و حرفیکہ بمقابلہ ایں حروف نباشد زائد باشد چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

مجرد۔ حروف اصلی فقط در کلمہ باشند زائد نباشند آنرا مجرد گویند۔

مزید فیہ۔ آنرا گویند کہ در و حروف زائد نیز باشند یعنی در و حروف اصلی و حروف زائد باشند۔

سہ اقسام مجرد و مزید فیہ۔ ثلاثی، رباعی، خماسی۔

ثلاثی[2]۔ آں است کہ در و سہ حروف باشند گر فقط اصلی باشند ثلاثی مجرد چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ و اگر زائد نیز باشند ثلاثی مزید فیہ است چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

رباعی۔ آں ست کہ در و چہار حروف باشند فا و عین و دو لام گر فقط اصلی باشند رباعی مجرد چوں دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ و اگر زائد نیز باشند آنرا رباعی مزید فیہ گویند چوں تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔

تنبیہ۔ فعل فقط ثلاثی و رباعی باشد نہ خماسی و اسم ثلاثی و رباعی و خماسی باشد یعنی فعل را چہار قسم است ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ۔ و اسم را شش اقسام اند۔ ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ و خماسی مجرد و خماسی مزید فیہ

خماسی۔ آں ست کہ در و پنج حروف باشند فا و عین و سہ لام۔ گر فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ و اگر زائد نیز باشند آنرا خماسی مزید فیہ گویند چوں خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ۔

سہ اقسام وزن۔ صرفی، صوری، عروضی۔

وزن صرفی۔ آں ست کہ ساکن مقابل ساکن و متحرک مقابل متحرک باشد مع خصوصیت حرکات و سکنات و اصلی و زائد

[1] وزن نکالتے وقت اصلی حروف کے مقابل فا، عین، لام کو لاتے ہیں لیکن زائد حروف وزن میں خود ہی آتے ہیں جیسے اَکْرَمَ میں ہمزہ زائد ہے وزن میں ہمزہ ہی لایا گیا ہے لیکن جب عین یا لام کلمہ میں تکرار ہو تو وزن میں عین اور لام کو ہی مشدد کیا جاتا ہے جیسے صَرَّفَ کا فَعَّلَ ہے [illegible]

[2] ثلاثی میں چونکہ تین حرف ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام بھی ثلاثی رکھا گیا ہے تین حرفوں والا۔ جس کلمہ میں چار حرف اصلی ہوں وہ رباعی کہلاتا ہے یعنے چار حرفوں والا، جس میں پانچ حرف اصلی ہوں وہ خماسی کہلاتا ہے یعنے پانچ حرفوں والا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

چوں ضَوَارِبُ[1] بروزن فَوَاعِلُ۔

وزن صوری۔ آں ست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد مع خصوصیت حرکات وسکنات سوائے لحاظ اصلی وزائد چوں ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ[2] ، وچوں دُهُوٌ بروزن فُعُلٌ۔

وزن عروضی۔ آں ست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد سوائے لحاظ خصوصیت حرکات وسکنات وسوائے لحاظ اصلی وزائد چوں شَرِيْفٌ[3] بروزن فَعُوْلٌ وچوں يَادَائِمِيْ بروزن مُسْتَفْعِلُنْ۔

سہ اقسام حرکات[4] ۔ حرکات اعرابیہ ، حرکات بنائیہ ، حرکات مشترکہ۔

ہفت اقسام۔ ہمہ اسماء وافعال ازہفت اقسام بیروں نیست ۔ صحیح ، مہموز ، مضاعف ، مثال ، اجوف ، ناقص ، لفیف ۔ بعضے ہفت اقسام راچہار اقسام گویند ۔ صحیح ، مہموز ، مضاعف ، معتل ۔

ومعتل رابر دو قسم منقسم کردند معتل بیک حرف ومعتل بدو حرف ، ومعتل بیک حرف رابر سہ اقسام منقسم کردند ، معتل الفاء ومعتل العین ومعتل اللام ۔

صحیح۔ آنست کہ درمقابلہ فاوعین ولام کلمہ اوحرف علت وہمزہ ودو حرف بیک جنس نباشد چوں ضَرَبَ و ضَرْبٌ ودر ضَارِبٌ ويَضْرِبُ وضُوَيْرِبٌ اگرچہ حرف علت است لیکن درفا کلمہ وعین ولام نیست لہٰذا صحیح است ۔

حرکات اعرابیہ: معرب پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام رفع (پیش)، نصب (زبر)، جر (زیر) ہے۔

حرکات بنائیہ: مبنی پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام ضم (پیش) فتح (زبر) کسر (زیر) ہے۔

حرکات مشترکہ: معرب اور مبنی دونوں پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام ضمہ (پیش)، فتحہ (زبر)، کسرہ (زیر) ہے۔

معرب: اسے کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے جاءَ زیدٌ، رأیتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ، میں لفظ "زید"

مبنی: جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جاءَ هٰؤُلاءِ ، رأیتُ هٰؤُلاءِ ، مررتُ بهٰؤُلاءِ ، میں لفظ "هٰؤُلاءِ"

---

[1] ضَوَارِبُ میں پہلے اور دوسرے حرف پر فتح تیسرا حرف الف ساکن چوتھا مکسور پانچواں مضموم، وزن میں بھی یہی صورت ہے، پہلے حرف کے بعد دو حرف زائد وزن میں بھی پہلے کے بعد دو حرف زائد ہیں [2] مَفَاعِلُ اور ضَوَارِبُ میں حرکات وسکنات ایک جیسی ہیں لیکن اصلی اور زائد کا لحاظ نہیں کیا گیا کیونکہ ضَوَارِبُ میں دوسرا اور تیسرا حرف زائد ہے لیکن اسکے وزن مَفَاعِلُ میں پہلا اور تیسرا حرف زائد ہے [3] شریف میں پہلا اور دوسرا حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہے فعول میں یہ ہی صورت ہے لیکن شریف میں ... [illegible]

تنبیہ: نزد نحویاں صحیح آنست کہ در آخر او حرف علت نباشد فقط۔ لہٰذا مہموز ومضاعف ومثال واجوف نزد نحویاں صحیح اند۔

مہموز۔ آں ست کہ درمقابلہ فایا عین یالام کلمہ او ہمزہ باشد ومہموز بر سہ قسم است۔ مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام۔

مہموز الفاء آنست کہ درمقابلہ فاکلمہ او ہمزہ بود چوں أَمَرَ وأَمْرٌ۔

مہموز العین۔ آں ست کہ درمقابلہ عین کلمہ او ہمزہ بود چوں سَأَلَ وسُؤَالٌ۔

مہموز اللام۔ آں ست کہ درمقابلہ لام کلمہ او ہمزہ بود چوں قَرَءَ وقَرْءٌ۔

مضاعف۔ آں باشد کہ در دو حرف بیک جنس باشد باز مضاعف بر دو قسم است مضاعف ثلاثی ومضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی آں باشد کہ درمقابلہ عین ولام کلمہ او دو حرف بیک جنس باشد چوں مَدَّ دراصل مَدَدَ بود ومَدٌّ دراصل مَدْدٌ بود۔ مضاعف رباعی آں باشد کہ درمقابلہ فاکلمہ ولام اول وعین ولام ثانی دو حرف بیک جنس باشد چوں زَلْزَلَ ، زِلْزَالٌ ۔

معتل۔ آں باشد کہ در دو حرف علت باشد یک یا دو ، گر یک حرف علت باشد آنرا معتل بیک حرف گویند وگر دو باشد آنرا معتل بدو حرف گویند۔

حروف علت۔ سہ اند۔ واؤ ، الف ، یا ، مجموعہ وائے بود۔

علت در لغت مرض را گویند چوں ایں حروف از دہان مریض بوقت درد صادر شوند پس ازیں وجہ اینہا را علت گویند یا مثل مرض ایں حروف متغیر شوند یا مثل مریض ایں حروف ضعیف شوند۔

معتل الفاء / مثال۔ آنرا گویند کہ درمقابلہ فاکلمہ او حرف علت باشد اگر واؤ واقع شود آنرا مثال واوی یا معتل الفا واوی گویند چوں وَعْدٌ ، وَعَدَ۔ اگر یا واقع شود آنرا مثال یائی یا معتل الفایائی گویند چوں يُسْرٌ ، يَسَرَ۔

معتل العین / اجوف۔ آں باشد کہ درمقابلہ عین کلمہ او حرف علت باشد اگر واؤ واقع شود آنرا اجوف واوی یا معتل العین واوی گویند چوں قَوْلٌ وقَالَ دراصل قَوَلَ بود واگر یا واقع شود آنرا اجوف یائی یا معتل العین یائی

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

معتل اللام/ناقص آنست کہ درمقابلہ لام کلمہ او حرف علت واقع شود اگر واؤ واقع شود آنرا ناقص واوی یا معتل اللام واوی گویند چوں دَعْوَۃٌ و دُعَاءٌ دراصل دُعَاوٌ بود دَعَا دراصل دَعَوَ بود۔ واگر یا واقع شود آنرا ناقص یائی یا معتل اللام یائی گویند چوں رَمْیٌ و رَمٰی دراصل رَمَیَ بود (معتل بدو حرف را لفیف گویند)

لفیف آں را گویند کہ درو دو حرف علت واقع شوند۔ لفیف بر دو قسم است مفروق و مقرون۔

لفیف مفروق آنست کہ درمقابلہ فا و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چوں وَقْیٌ و وَقٰی دراصل وَقَیَ بود۔

لفیف مقرون آنست کہ درمقابلہ عین و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چوں طَیٌّ دراصل طَوْیٌ بود و طَوٰی دراصل طَوَیَ بود۔

تنبیہ: الف اگرچہ حرف علت است لیکن الف بذاتہ درمعتل واقع نشود وگر الف واقع شد پس او متغیر از واؤ یا یا شود چوں قَالَ و دَعَا دراصل قَوَلَ و دَعَوَ بود وایں الف متغیر از واؤ است و در بَاعَ و رَمٰی الف متغیر از یا است کہ دراصل بَیَعَ و رَمَیَ بود پس ازیں وجہ معتل واوی و معتل یائی گویند معتل الفی نگویند۔ لیکن نزد نحویاں معتل فقط او را گویند کہ درمقابلہ لام کلمہ او حرف علت بود و نحویاں ظاہر حال را بینند اگرچہ دراصل واؤ یا یا باشد لیکن ظاہرا اگر الف باشد نزد نحویاں معتل الفی باشد چوں یَخْشٰی نزد نحویاں معتل الفی است لیکن نزد صرفیاں معتل یائی است کہ دراصل یَخْشَیُ بود لیکن مہموز و مثال واوی و مثال یائی و اجوف واوی و اجوف یائی و مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی ہمہ نزد نحویاں صحیح اند چوں در آخر او حرف علت نباشد۔

---

۱ **لفیف** لف سے بنا ہے لف کا معنٰی ہے لپیٹنا اس میں دو حرف علت ہوتے ہیں جو کلمہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اس لیے اس کو لفیف کہتے ہیں اور مفروق کا معنٰی ہوتا ہے جدا کیا ہوا اس میں حرف علت فا اور لام کلمہ میں ہوتا ہے اس لیے حرف علت جدا ہونے کی وجہ سے مفروق کہلاتا ہے اور مقرون کا معنٰی ہے ملا ہوا اس میں حرف علت عین اور لام کلمہ میں متصل ہونے کی وجہ سے مقرون کہلاتا ہے اسم اور فعل میں یہ صورت پائی جاتی ہے جیسے طَوْیٌ اور طَیٌّ لیکن فا اور عین کلمہ میں حرف علت واقع ہو کر لفیف مقرون صرف اسم ہوتا ہے جیسے یَوْمٌ۔

فائدہ: ہفت اقسام میں وجہ حصر یہ ہے کہ ہر کلمہ خالی نہیں اس کے حروف اصلیہ کے مقابل حرف علت ہوگا یا نہیں اگر حرف علت ہو تو ایک ہوگا یا دو ہوں گے اگر ایک ہو اور فا کلمہ کے مقابل ہو تو مثال اور اگر عین کلمہ کے مقابل ہو تو اجوف اور اگر لام کلمہ کے مقابل ہو تو ناقص اور اگر دو حرف علت ہوں تو ان دونوں کے درمیان حرف صحیح ہوگا یا نہیں اگر ہو تو لفیف مفروق اور اگر نہ ہو تو لفیف مقرون اور اگر حروف صحیحہ کے مقابل حرف علت نہ ہو پس نہیں خالی یا ایسا حرف ہوگا جو حکم حرف علت میں ہوگا یا نہیں اگر نہ ہوا تو صحیح اگر ہو تو دیکھیں حرف تضعیف ہے یا ہمزہ اول مضاعف ثانی مہموز۔ صحیح کا معنٰی ہے درست ہونا چونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت نہیں ہوتا اس لیے یہ کلمہ علت (بیماری) سے بچا ہوا ہوتا ہے لہٰذا یہ صحیح کہلاتا ہے مہموز کا معنٰی ہے ہمزہ دیا ہوا اس میں چونکہ ہمزہ آتا ہے لہٰذا مہموز کہلاتا ہے اَکْرَمَ میں اگرچہ ہمزہ ہے لیکن مہموز نہیں کیونکہ وہ حروف اصلیہ کے مقابل نہیں مضاعف بنا ہوا تضعیف سے جس کا معنٰی ہے دو چند یا سہ چند وغیرہ کیا ہوا اس میں بھی چونکہ دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں لہٰذا اس کو مضاعف کہتے ہیں۔ مثال بنا ہوا ہے مثل سے یہ چونکہ صحیح مثل ہوتا ہے کیونکہ اس میں اعلال بہت کم ہوتا ہے لہٰذا اس کو مثال کہا گیا کیونکہ صحیح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بداں اسعدک اللّٰہ تعالٰی فی الدارین کہ جملہ افعال متصرفہ بر سہ گونہ است ماضی و مستقبل و حال و ہرچہ جز ایں سہ چیز است متفرع است ہم ازیں سہ اما ماضی فعلی را گویند کہ بزمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او مبنی باشد بر فتحہ قَلَّتْ

---

۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ میں اسم جلالت "اللہ" پہلے لائے ہیں، دوسرے مترجمین "میں شروع" یا "شروع" کا لفظ لائے ہیں حالانکہ مقصود بھی یہ ہے کہ اپنے کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کی جارہی ہے تو لفظ "اللہ" کو پہلے لایا جائے۔

۱ مصنف نے اپنی کتاب کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے تاکہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جائے اور حدیث پاک کی تابعداری پائی جائے حدیث پاک میں ہے کل امر ذی بال لایبدا فیہ باسم اللہ فھو ابتر جو ذی شان کام اللہ کے نام کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے مصنف نے بسم اللہ کہا ہے باللہ نہیں کہا، ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جائے دوسری وجہ یہ ہے کہ یمین (قسم) اور تیمن (برکت حاصل کرنا) میں فرق ہو جائے کیونکہ باللہ یمین ہے اور بسم اللہ تیمن ہے۔ ۲ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفات کمالیہ کا حامل ہے ۳ رحمٰن۔ رحمت کرنے والا مومنوں اور کافروں پر، مومنوں پر دنیا اور آخرت میں اور کافروں پر صرف دنیا میں یعنے رزق اور صحت وغیرہ عطا کرنے والا۔ ۴ رحیم۔ رحمت کرنے والا مومنوں پر آخرت میں نہ کہ کفار پر۔ رحمٰن میں حروف زیادہ ہونے کی وجہ سے معنی میں بھی زیادتی ہے بخلاف رحیم کے کیونکہ رحمٰن میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار ۵ الحمد للہ رب العالمین حمد و ثنا ثابت ہے خاص اللہ تعالےٰ کے لیے جو تمام اقسام جہان کا مالک ہے حمد کی تعریف یہ ہے کہ محمود کے فعل اختیاری پر زبان سے تعریف کرنا، خواہ نعمت کا حصول ہو یا نہ ہو۔ ۶ العالمین۔ عالم کی جمع ہے جس کے ذریعے کسی چیز کا علم حاصل ہو اس کو عالم کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات کے سوا تمام اشیاء عالم میں داخل ہے مختلف انواع کی وجہ سے جمع لایا گیا ہے ۷ والعاقبۃ لفظ حسن یا خیر محذوف ہے یعنی اچھی عاقبت قیامت میں پرہیزگاروں کے لیے ہوگی ۸ والصلوٰۃ لفظ نازلۃ لفظ الصلوٰۃ کے بعد مقدر ہے یعنے رحمت کاملہ اللہ تعالےٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جن کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور آپ کی تمام آل اور اصحاب پر۔ صلوٰۃ کا لغوی معنے دعا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو رحمت کرنا، ملائکہ کی طرف منسوب ہو تو استغفار، بندوں کی طرف ...

اسم گرامی ہے جس کا معنٰی بہت تعریف کیا ہوا، بار بار تعریف کیا ہوا ۱۰ واصحابہ۔ اصحاب جمع صاحب یا صحب بمعنے یار۔ صحابی وہ شخص ہے جس نے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو خواہ ایک ساعت ہی کیوں نہ ہو اور حالت ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا ہو، اگر آپ کی ظاہری زندگی میں ایمان لایا ہو لیکن صحبت نصیب نہ ہوئی وہ صحابی نہیں جیسے حضرت نجاشی اور اویس قرنی اسی طرح العیاذ باللہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو صحابی نہیں۔ ۱۱ بداں۔ تو جان یہ دانستن سے امر ہے۔ مصنف نے بداں کہا ہے اعلم نہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کتاب کی عبارت فارسی ہے ۱۲ اسعدک جملہ دعائیہ ہے یہ عربی میں لایا گیا ہے کیونکہ تمام زبانوں سے عربی زبان اللہ تعالےٰ کو زیادہ پسند ہے اور اسی زبان میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے، اسعد ماضی بمعنے مستقبل کے استعمال ہے کیونکہ ماضی مقام دعا میں مستقبل کے معنے میں استعمال ہوتی رہتی ہے، البتہ مستقبل کا صیغہ یسعد نہیں لایا گیا اس لیے کہ نیک تفاؤل کا ارادہ کیا گیا ہے گویا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور نیک بختی حاصل ہو چکی ہے ۱۳ متصرفہ۔ جن فعلوں کی گردانیں ہوتی ہوں یعنے مصدر سے ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ بنائے جائیں گے متصرفہ کی قید سے غیر متصرفہ کو نکالا گیا ہے جیسے لیس، نعم، بئس وغیرہ ۱۴ متفرع اسم فاعل کا صیغہ کسی چیز سے باہر آنا بعض کے نزدیک اسم مفعول کا صیغہ ہے، کسی چیز سے باہر لایا ہوا۔ ۱۵ ازیں سہ یعنے ماضی، حال اور مستقبل سے۔

سوال۔ مصدر اور جامد ان تین چیزوں کے سوا ہیں حالانکہ وہ ان تین سے متفرع نہیں۔

جواب۔ اس سے مراد مشتقات ہیں مثل امر، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ کے لفظ متفرع اس پر قرینہ ہے کیونکہ مصدر اور جامد متفرع نہیں۔

۱۶ بزمانہ گذشتہ۔ یعنے اس سے وجود و حدث گذشتہ زمانہ میں سمجھ آجائے۔ ماضی میں گذشتہ زمانہ وضعی معتبر ہے یعنے باعتبار اصل وضع کے گذشتہ زمانہ پایا جائے لہٰذا لم یضرب سے ماضی کی تعریف نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس میں کلمہ "لم" کی وجہ سے گذشتہ زمانہ پایا گیا ہے نہ کہ باعتبار وضع کے۔ ۱۷ مبنی باشد۔ چونکہ اصل فعلوں میں بنا ہے اور معرب کے اسباب فاعلیت، مفعولیت اور اضافت نہیں پائے گئے۔ مبنی اسے کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے اور معرب اس کی ضد ہے ۱۸ بر فتحہ چونکہ فعلوں میں اصل بنا ہے اور اسموں میں اعراب اور اصل بنا میں سکون اور اعراب میں حرکت لیکن ماضی کو نکرہ کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے اسم فاعل سے مشابہت ہے جیسے مررت برجل قائم آتا ہے اسی طرح مررت برجل قام بھی جائز ہے فتح خفیف حرکت اسلیے لایا گیا کہ فعل میں حدث نسبت الی الفاعل اور نسبت الی الزمان کی وجہ سے ثقل پایا گیا تاکہ تعادل واقع ...

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

حروفہٗ اَکْثَرْتَ مگر بعارض چوں فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ چوں ضَرَبَ سَمِعَ کَرُمَ بَعْثَرَ۔ امّا مستقبل فعلی را گویند کہ بزمانۂ آئندہ تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر بعارض چوں یَفْعِلُ یَفْعَلُ یَفْعُلُ یُفَعْلِلُ چوں یَضْرِبُ یَسْمَعُ یَکْرُمُ یُبَعْثِرُ۔ اما حال فعلی را گویند کہ بزمانۂ موجودہ تعلق دارد و صیغۂ حال ہمچو صیغۂ استقبالی است و از ہر یکی ازیں ماضی و مضارع چہاردہ کلمہ بیرون می آیند۔ سہ ازاں مر مذکر غائب راست و سہ ازاں مر مؤنث غائب راست و سہ ازاں مر مذکر حاضر راست و سہ ازاں مر مؤنث حاضر راست و دو ازاں مر حکایت نفس متکلم را ست در اول صیغہ وحدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکساں است و در دوم صیغۂ حکایت نفس متکلم تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث نیز یکساں است و ہر یکی ازیں ماضی و مضارع بر دو گونہ است معروف و مجہول و ہر یکی ازیں نیز بر دو گونہ است اثبات و نفی۔

۱؎ مگر بعارض یعنے ضمائر مرفوع متصل میں سے کوئی اس سے متصل ہو جیسے فعلوا میں واؤ ضمیر کی وجہ سے لام کلمہ کو ضمہ دیا گیا اور ضربتُ وغیرہ میں لام کلمہ کو ساکن کیا۔

۲؎ مرفوع باشد۔ اگرچہ مقتضی اعراب یعنے فاعلیت و مفعولیت واضافت نہیں پائی گئیں لیکن اسم فاعل سے حرکات و سکنات میں اور لام تاکید کے داخل ہونے میں اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں مشابہت کی وجہ سے معرب ہے اور نواصب و جوازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔

۳؎ بعارض یعنے نواصب و جوازم کے داخل ہونے سے نصب و جزم آئیں گی رفع نہیں۔

۴؎ صیغہ لغت میں سونے کو ڈبیہ میں رکھنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بعض حروف کو بعض سے ترتیب دینے اور حرکات و سکنات سے کلمہ کو جو ہیئت حاصل ہوتی ہے اسے صیغہ کہتے ہیں۔

۵؎ مضارع، ضرع سے بنا ہوا ہے یعنی بکری وغیرہ کے دو بچوں کا ایک تھن پر دودھ پینے کے لیے مجتمع ہونا پھر یعنے مشابہ استعمال ہوتا ہے چونکہ مضارع بھی اسم فاعل کے وزن صوری میں مشابہ ہوتا ہے یعنے صرف حرکات و سکنات میں نہ کہ خصوصیت حرکات و سکنات میں اس لئے اسکو مضارع کہتے ہیں نیز مضارع کو غابر بھی کہتے ہیں کیونکہ غبور کا معنے ہوتا ہے باقی رہنا چونکہ مضارع میں بھی زمانہ تکلم کے وقت تک باقی رہتا ہے گذرا ہوا نہیں ہوتا اس لئے غابر کہا جاتا ہے۔

۶؎ سہ۔ تمام جگہ سہ سے مراد تین صیغے واحد، تثنیہ، جمع ہیں۔

۷؎ مر کا معنے خاص ہوتا ہے لیکن یہاں زائد ہے۔ تحسین کلام کے لیے آیا ہوا ہے۔

۸؎ نفس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ متکلم اپنے نفس کی بات کی حکایت بیان کرتا ہے یعنے اپنے دل کی بات کی خبر دیتا ہے۔

تنبیہ۔ عقلی احتمال یہ ہے کہ کل اٹھارہ صیغے ہونے چاہئیں کیونکہ فاعل یا غائب ہوگا یا مخاطب یا متکلم پھر ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اس طرح چھ صیغے حاصل ہوئے پھر ہر ایک واحد ہوگا یا تثنیہ یا جمع اس طرح کل اٹھارہ صیغے حاصل ہوئے لیکن واحد متکلم مذکر اور مؤنث میں مشترک ہے اس طرح جمع متکلم مذکر اور مؤنث اور تثنیہ و جمع میں مشترک ہے۔ متکلم کے دو صیغے چھ کی جگہ استعمال ہیں باقی چودہ رہ گئے اگرچہ فعلتما تثنیہ مذکر مخاطب اور مؤنث میں مشترک لیکن آسانی کے لیے اسے ذکر کر دیتے ہیں بعض صرفی ذکر نہیں ذکر کرتے۔

۹؎ معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو خواہ فاعل جلی ہو جیسے ضرب زید یا خفی ہو جیسے اللّٰہ خلق یہاں فاعل ہو ضمیر مستتر ہے معروف کا معنے ہوتا ہے پہچانا ہوا جب فاعل کی طرف فعل کی نسبت ہو تو گویا فاعل معلوم ہوگا اس لیے معروف یا معلوم کہیں گے فعل مجہول وہ ہوگا جسکی نسبت فاعل کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول کی طرف ہو جلی ہو یا خفی۔ جلی کی مثال خُلِقَ الْعَالَمُ اور خفی کی مثال اَلْعَالَمُ یُخْلَقُ۔ مجہول کو مجہول اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا فاعل مذکور نہیں ہوتا ذکراً گویا مجہول ہوتا ہے اگرچہ بے شک مشہور و معروف ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ۔ کلام کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں جس سے کلام کی جائے اسے مخاطب اور جس کے متعلق کلام ہو اسے غائب کہتے ہیں بے شک وہ سامنے ہو یا پوشیدہ ہو، قریب ہو یا دور۔ لہٰذا غائب کے لیے چھپا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ متکلم کے ساتھ کوئی اور بھی ہو ایک یا زائد تو اسے متکلم مع الغیر کہتے ہیں۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

(تمام صیغوں میں زمانہ گذشتہ معتبر ہے)

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فَعَلَ اس ایک مذکر نے کیا	فَعَلَا ان دو مذکروں نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مذکروں نے کیا
مؤنث غائب	فَعَلَتْ اس ایک مؤنث نے کیا	فَعَلَتَا ان دو مؤنثوں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب مؤنثوں نے کیا
مذکر حاضر	فَعَلْتَ تو ایک مذکر نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مذکروں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مذکروں نے کیا
مؤنث حاضر	فَعَلْتِ تو ایک مؤنث نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مؤنثوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب مؤنثوں نے کیا
متکلم	فَعَلْتُ میں نے کیا، ایک مذکر ہو یا مؤنث	فَعَلْنَا ہم نے کیا۔ دو مذکر یا دو مؤنث، سب مذکر یا سب مؤنث	

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود۔ چوں خواہی کہ مجہول[۱] بناکنی فای فعل را ضمہ کن وعین

تنبیہ۔ فَعَلَا میں الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے اور فَعَلُوْا میں واؤ علامت جمع اور ضمیر فاعل ہے فَعَلُوْا یعنے جمع مذکر غائب کے صیغہ کے آخر واؤ کے بعد الف لکھنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ یہ اس لیے آتا ہے تاکہ مثل حضروا وقتلوا کے واؤ عاطفہ اور واؤ جمع میں فرق ہو جائے۔ فَعَلَتْ میں تا صرف علامت تانیث ہے ضمیر فاعل نہیں، فَعَلْنَ سے لے کر فَعَلْنَا تک تمام صیغوں میں لام کو ساکن کیا جاتا ہے حالانکہ ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہونا چاہیئے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل [illegible]

ہے کیونکہ ضمیر منصوب متصل کلمہ کی جزء کی حیثیت نہیں ہوتی اس لیے یہاں چار حرکتیں دو کلموں میں ہیں نہ کہ ایک میں۔

۱؎ مجہول میں فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ مفعول کو ذکر کیا جاتا ہے کبھی فاعل کو خسیس اور گھٹیا سمجھ کر زبان پر لانا مناسب نہیں سمجھا جاتا اس لیے فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا جیسے شُتِمَ الْاَمِیْرُ یا مفعول کا ذکر مقصود ہوتا ہے فاعل کا نہیں جیسے قُتِلَ السَّارِقُ چور قتل کیا گیا، مقصد یہ ہے کہ چور سے نجات حاصل ہوگئی زیادہ مقصود یہی تھا کس نے قتل کیا ہے اس کی طرف توجہ نہیں، یا فاعل کا علم نہیں ہوتا جیسے سُرِقَ الْمَالُ گیا فاعل مشہور ہوتا ہے جیسے خُلِقَ الْعَالَمُ۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

فعل را کسرہ دہ در دو حال[1] و لام کلمہ را بر حالت خود بگذار[2] تا ماضی مجہول[3] گردد۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فُعِلَ کیا گیا وہ ایک مذکر	فُعِلَا کئے گئے وہ دو مذکر	فُعِلُوْا[4] کئے گئے وہ سب مذکر
مؤنث غائب	فُعِلَتْ کی گئی وہ ایک مؤنث	فُعِلَتَا کی گئیں وہ دو مؤنثیں	فُعِلْنَ کی گئیں وہ سب مؤنثیں
مذکر حاضر	فُعِلْتَ کیا گیا تو ایک مذکر	فُعِلْتُمَا کئے گئے تم دو مذکر	فُعِلْتُمْ کئے گئے تم سب مذکر
مؤنث حاضر	فُعِلْتِ کی گئی تو ایک مؤنث	فُعِلْتُمَا کی گئیں تم دو مؤنثیں	فُعِلْتُنَّ کی گئیں تم سب مؤنثیں
متکلم	فُعِلْتُ میں کیا گیا یا میں کی گئی	فُعِلْنَا کئے گئے ہم یا کی گئیں ہم، تثنیہ مذکر و مؤنث جمع مذکر و مؤنث	

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات[4] فعل ماضی مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بناکنی مائے نفی در اول[5] او در آر تا ماضی منفی گردد و مائے نفی در لفظ ماضی ہیچ[6] عمل نکند چنانچہ بود ہمبراں طریق باشد لیکن عمل در معنے[7] کند یعنے مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

ف۱ در دو حال۔ یعنے ماضی جب مفتوح العین جیسے ضَرَبَ یا مضموم العین ہو جیسے کَرُمَ تو ان دو صورتوں میں ماضی کو مجہول بناتے وقت مکسور العین کریں گے لیکن اگر پہلے ہی مکسور العین ہو جیسے عَلِمَ تو اس کو اپنے حال پر چھوڑیں گے۔ ف۲ بر حالت خود۔ یعنے لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ماضی مبنی بر فتح ہوتی ہے جو تغیر کو قبول نہیں کرتی ف۳ ماضی مجہول کو ماضی معروف کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ معروف اصل ہے اور مجہول فرع چونکہ اصل کو فرع سے مقدم ذکر کیا جاتا ہے ف۴ اثبات یعنے مثبت ہے چونکہ مثبت اصل ہے منفی فرع اس لیے مثبت کو مقدم ذکر کرتے ہیں ف۵ مای نفی کو اول میں لاتے ہیں کیونکہ وہ صدارت کلام کو چاہتا ہے نیز تاکہ سامع کو ابتداءً معلوم ہو جائے کہ یہ ماضی منفی ہے۔

ف۶ کلمہ ما لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ ماضی مبنی ہے اور مبنی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ف۷ یعنے معنی میں لفظ ما عمل کرتا ہے کہ ماضی مثبت کو ماضی منفی بنا دیتا ہے تاہم ماضی جس طرح پہلے ہوتی ہے اسی طرح بعد میں بھی رہتی ہے یعنی ماضی کے لفظ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
تنبیہ۔ ماضی منفی بنانے کے لیے کلمہ لا چند شرائط سے مشروط ہے۔ اول تکرارِ لا آئے جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى دوم ماضی مقام دعا میں آئے جیسے لَا اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ، سوم جواب قسم میں ماضی استعمال ہو جیسے وَاللّٰہِ مَا شَرِبْتُ۔ فائدہ: ماضی منفی معروف اور مجہول کے صیغے اور معنے مثبت معروف اور مجہول سے سمجھ آ سکتے ہیں صرف معنے میں ... [illegible]

بحث نفی فعل ماضی معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	مَا فَعَلَ	مَا فَعَلَا	مَا فَعَلُوْا
مؤنث غائب	مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلَتَا	مَا فَعَلْنَ
مذکر حاضر	مَا فَعَلْتَ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمْ
مؤنث حاضر	مَا فَعَلْتِ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُنَّ
متکلم	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا	

بحث نفی فعل ماضی مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	مَا فُعِلَ	مَا فُعِلَا	مَا فُعِلُوْا
مؤنث غائب	مَا فُعِلَتْ	مَا فُعِلَتَا	مَا فُعِلْنَ
مذکر حاضر	مَا فُعِلْتَ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمْ
مؤنث حاضر	مَا فُعِلْتِ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُنَّ
متکلم	مَا فُعِلْتُ	مَا فُعِلْنَا	

فوائد نافعہ

ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق[1] بود۔ چوں خواہی کہ ماضی قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بناکنی پس اگر لفظ[2] "قَدْ" بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چوں "قَدْ ضَرَبَ" [3] و اگر لفظ

ف۱ ماضی مطلق کو مطلق اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں قریب یا بعید کی کوئی قید نہیں ہوتی بلکہ اس میں اطلاق ہوتا ہے یعنے فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتی ... [illegible]

ف۳ لفظ قَدْ تمام صیغوں میں ایک جیسا رہتا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے قَدْ ضَرَبَ، قَدْ ضَرَبَا۔ تمام صیغوں کو اسی پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لیا جائے ف۴ قَدْ ضَرَبَ۔ مارا ہے اس ایک مرد نے، قَدْ ضَرَبَا، مارا ہے ان دو مذکر نے اسی طرح باقی صیغوں کا معنے خود کر لیا جائے۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

کانَ[1] داخل کنی ماضی بعید شود نحو کانَ ضَرَبَ واگر آں را بر مضارع داخل کنی ماضی استمراری گردد چوں کانَ[2] یَفْعَلُ واگر بر ماضی مطلق لفظ لَعَلَّمَا[3] درآری ماضی احتمالی گردد نحو لَعَلَّمَا فَعَلَ وہمچناں اگر بجائے لَعَلَّمَا لفظ لَیْتَمَا داخل کنی ماضی تمنائی گردد چوں لَیْتَمَا ضَرَبَ[4] باید دانست کہ از ہر یک ازینہا چہار دہ چہار دہ صیغہ برمی آیند چنانکہ[5] در ماضی مطلق گذشت۔

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل ماضی بود چوں خواہی کہ مضارع[6] بنا کنی یکی را از علامت[7] ہای مضارع در اول او در آرد و فا کلمہ[8] را ساکن کن و عین کلمہ را بر حالت خود بگذار و آخر او ضمہ کن و علامت مضارع چہار حرف اند الف و تا و یا و نون کہ مجموع وی اَتَیْنَ[9] باشد الف وحدان[10] حکایت نفس متکلم راست و تا برائے ہشت کلمہ است سہ ازاں مر مذکر حاضر راست و سہ ازاں مر مؤنث حاضر راست و دو ازاں مر واحد و تثنیہ مؤنث غائب راست و یا برای چہار کلمہ راست سہ ازاں مر مذکر غائب راست و یکی مر جمع مؤنث غائب راست

ف۱ کانَ ضَرَبَ۔ مارا تھا اس ایک مرد نے، کَانَا ضَرَبَا۔ مارا تھا ان دو مردوں نے، اسی طرح باقی صیغوں کا معنے بھی آئے گا۔
تنبیہ۔ کَانَ خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر کَانَ میں تبدیلی آئے گی جیسے۔ کَانَ۔ کَانَا، کَانُوْا، کَانَتْ، کَانَتَا، کُنَّ، کُنْتَ، کُنْتُمَا، کُنْتُمْ، کُنْتِ، کُنْتُمَا، کُنْتُنَّ، کُنْتُ، کُنَّا۔
ف۲ کَانَ یَفْعَلُ۔ وہ کرتا تھا، یا کر رہا تھا۔
کَانَا یَفْعَلَانِ۔ وہ دو مرد کرتے تھے یا کر رہے تھے۔
یہاں بھی کَانَ میں تبدیلی ہوگی۔
ف۳ لَعَلَّمَا تمام صیغوں میں ایک جیسا رہے گا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، ماضی احتمالی کو ماضی شکی بھی کہتے ہیں۔
لَعَلَّمَا فَعَلَ، اس ایک مرد نے کیا ہوگا۔
ف۴ لیتما ضرب، لفظ لَیْتَمَا میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، سب صیغوں میں یکساں ہوگا، لیتما ضرب، کاش وہ ایک مرد مارتا۔
ف۵ چنانکہ در ماضی مطلق گذشت، یعنے جس طرح ماضی مطلق میں بیان کیا جاچکا ہے کہ تین صیغے مذکر غائب کے اور تین صیغے مؤنث غائب کے اور تین صیغے مذکر مخاطب کے اور تین صیغے مؤنث مخاطب کے اور ایک صیغہ واحد متکلم اور ایک صیغہ جمع متکلم کا۔
ف۶ مضارع کو ماضی کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ ماضی اصل ہے اور مضارع فرع نیز مضارع کو اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ اسم فاعل، اسم مفعول، امر اور نہی وغیرہ مضارع سے ہی بنتے ہیں۔
ف۷ علامت اسے کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی پہچان ہو جائے، حروف اَتَیْنَ سے بھی مضارع کی پہچان ہوتی ہے، حروف اَتَیْنَ کو اول میں لاتے ہیں آخر میں نہیں کیونکہ الف اور تا اور نون میں سے کوئی بھی آخر میں آئے تو ماضی سے التباس لازم آتا ہے پھر یا کو بھی ان تینوں پر محمول کیا۔ مضارع کو حروف زیادہ کر کے بناتے ہیں کم کر کے نہیں کیونکہ کلمہ قدر مناسب سے کم رہ جاتا۔ تنبیہ۔ مضارع معروف میں تمام جگہ حروف اَتَیْنَ مفتوح ہوتے ہیں سوائے چار جگہ کے، یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُقَاتِلُ، یُدَحْرِجُ، اسلئے کہ یُکْرِمُ میں اگر یا کو فتح دیا جائے تو ثلاثی مجرد کے مضارع سے التباس لازم آتا ہے اور باقیوں کو اسی پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ سب کی ماضی چار حرفی ہے
ف۸ فا کلمہ کو اس لیے ساکن کرتے ہیں تاکہ چار حرکتیں پے در پے لازم نہ آئیں۔
ف۹ اَتَیْنَ کہا ہے نَایْتُ، دَنَاتِیْ، دَانِیْتُ نہیں کہا ہے کیونکہ اَتَیْنَ صیغہ جمع مؤنث ہے اس سے اشارہ کیا گیا ہے کہ تمام حروف مؤنث ہیں۔
ف۱۰ الف واحد متکلم میں لاتے ہیں کیونکہ اَنَا ضمیر واحد متکلم میں الف پایا گیا ہے اور نون جمع متکلم میں لاتے ہیں کیونکہ نَحْنُ ضمیر جمع متکلم میں موجود ہے اور مخاطب میں تا لاتے ہیں کہ یہ اصل میں واؤ تھی جو انتہا مخارج یعنے شفویہ سے ہے چونکہ مخاطب پر بھی کلام کی انتہا ہوتی ہے اس لیے مخاطب کو تا دی البتہ واؤ کو تا سے کیوں بدلتے ہیں اس لیے کہ مثل وَوَوْعِدُ کے تین واؤ کو اجتماع ہو جاتا جو مکروہ سمجھا گیا ہے (ایک واؤ عاطفہ دوسری واؤ خطاب اور تیسری واؤ فا کلمہ) اور تا کو غائب کے دو صیغوں میں لاتے ہیں کیونکہ ماضی میں بھی تا تھی اس مناسبت سے مضارع میں بھی لے آئے۔ یا کو غائب کے لیے خاص کیا کہ غائب کا ذکر متکلم اور غائب کے متوسط ہوتا ہے اور یا کا مخرج متوسط ہوتا ہے۔

و نون برائے تثنیہ و جمع حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث ست و در ہفت محل نون اعرابی[1] را در آر چہار تثنیہ کہ نون اعرابی در ینہا مکسور باشد و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر کہ نون اعرابی در ینہا مفتوح باشد و نون جمع مؤنث چنانکہ در ماضی آید ہمچناں در مضارع نیز آید۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	یَفْعَلُ وہ ایک مذکر کرتا ہے یا کرے گا	یَفْعَلَانِ وہ دو مذکر کرتے ہیں یا کریں گے	یَفْعَلُوْنَ وہ سب مذکر کرتے ہیں یا کریں گے
مؤنث غائب	تَفْعَلُ وہ ایک مؤنث کرتی ہے یا کرے گی	تَفْعَلَانِ وہ دو مؤنث کرتی ہیں یا کریں گی	یَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کرتی ہیں یا کریں گی
مذکر حاضر	تَفْعَلُ تو ایک مذکر کرتا ہے یا کرے گا	تَفْعَلَانِ تم دو مذکر کرتے ہو یا کرو گے	تَفْعَلُوْنَ تم سب مذکر کرتے ہو یا کرو گے
مؤنث حاضر	تَفْعَلِیْنَ تو ایک مؤنث کرتی ہے یا کرے گی	تَفْعَلَانِ تم دو مؤنث کرتی ہو یا کرو گی	تَفْعَلْنَ تم سب مؤنث کرتی ہو یا کرو گی
متکلم	اَفْعَلُ میں کرتا ہوں یا کروں گا (کرتی ہوں، کروں گی)	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں یا کریں گے یا ہم کرتی ہیں یا کریں گی (تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث)	

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود چوں خواہی کہ مضارع مجہول بنا کنی علامت مضارع را ضمہ[2] دہ و عین کلمہ را فتحہ در دو حال[3] و لام کلمہ را بر حالت خود بگذار تا مضارع مجہول گردد۔

ف۱ نون اعرابی کو کلمہ کے آخر میں لاتے ہیں کہ یہ اعراب یعنی ضمہ کے بدل میں آتا ہے اور اعراب کلمہ کے آخر میں ہی ہوتا ہے۔ تثنیہ میں نون مکسور ہوتا ہے کیونکہ نون حرف ہے اور حرف میں اصل بنا ہے اور بنا میں اصل سکون ہے التقاء ساکنین کی وجہ سے کسرہ دیا۔ جمع میں فرق کرنے کے لیے فتح خفیف حرکت دے دی۔
فائدہ۔ جب دوسرے ابواب کا وزن بیان کرنا ہو تو فَعَلَ اور یفعل کے عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں لیکن جب خود اس فعل کی گردان کرنی مقصود ہو تو باب فَتَحَ یَفْتَحُ پر آئے گا۔
ف۲ اگر ضمہ نہ ہو تو ضمہ دے دیں اگر پہلے ہی ہو تو اپنے حال پر چھوڑ دیں جیسے یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ
ف۳ دو حالتوں میں یعنے حالت کسرہ میں جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، اور حالت ضمہ میں جیسے یَشْرُفُ سے یُشْرَفُ اور فتح کی حالت میں فتح برقرار رہے گا۔ جیسے یَعْلَمُ سے یُعْلَمُ۔
تنبیہ۔ تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ اس طرح جاری ہو گا۔ علامت مضارع پر اگر پہلے ضمہ نہیں تو ضمہ دے دیں اور آخر کے ماقبل پر اگر فتح نہیں تو فتح دے دیں، مضارع مجہول بن جائے گا۔ جیسے یُضْرَبُ، یُسْتَخْرَجُ، یُکْرَمُ، یُبَعْثَرُ، یُقَابَلُ.

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	يُفْعَلُ وہ ایک مذکر کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	يُفْعَلَانِ وہ دو مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے	يُفْعَلُوْنَ وہ سب مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے
مؤنث غائب	تُفْعَلُ وہ ایک مؤنث کی جاتی ہے یا کی جائے گی	تُفْعَلَانِ وہ دو مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی	يُفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی
مذکر حاضر	تُفْعَلُ تو ایک مذکر کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	تُفْعَلَانِ تم دو مذکر کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے	تُفْعَلُوْنَ تم سب مذکر کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے
مؤنث حاضر	تُفْعَلِيْنَ تو ایک مؤنث کی جاتی ہے یا کی جائے گی	تُفْعَلَانِ تم دو مؤنث کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی	تُفْعَلْنَ تم سب مؤنث کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی۔
متکلم	اُفْعَلُ میں ایک کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں کی جاتی ہوں یا کی جاؤں گی	نُفْعَلُ ہم دو مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے یا سب، ہم دو مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی یا سب	

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بلا بناکنی لائے نفی در اول[1] او در آر و لائے نفی در لفظ مضارع[2] ہیچ عمل نکند چنانکہ بود ہمبراں طریق باشد لیکن عمل در معنے کند یعنی مثبت را بمعنے منفی گرداند۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا يَفْعَلُ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوْنَ
مؤنث غائب	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِيْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلْنَ
متکلم	لَا اَفْعَلُ	لَا نَفْعَلُ	

[1] لائے نفی کو فعل مضارع مثبت کے اول میں لانے سے فعل مضارع منفی بن جائے گا خواہ معروف ہو یا مجہول لا کو اول میں لانے کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ ابتداء کلام سے سامع کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کلام منفی ہے مثبت نہیں [2] لائ نفی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا یعنے رفع اور نون اعرابی برقرار رہتے ہیں لفظاً مضارع مثبت اور منفی یکساں [illegible] مضارع معروف اور مجہول پر صرف لفظ "نہیں" زیادہ کیا جائے گا۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا يُفْعَلُ	لَا يُفْعَلَانِ	لَا يُفْعَلُوْنَ
مؤنث غائب	لَا تُفْعَلُ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا يُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَا تُفْعَلُ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلُوْنَ
مؤنث حاضر	لَا تُفْعَلِيْنَ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلْنَ
متکلم	لَا اُفْعَلُ	لَا نُفْعَلُ	

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع بلا بود۔ چوں خواہی کہ نفی تاکید بلن بناکنی لن در اول فعل مضارع در آر و ایں را نفی تاکید بلن گویند و لن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند و آں پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون[1] اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو[2] کلمہ یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر در لفظ ہیچ عمل نہ کند و لن مضارع را بمعنے[3] مستقبل منفی گرداند۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَنْ يَفْعَلَ	لَنْ يَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلُوْا
مؤنث غائب	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوْا
مؤنث حاضر	لَنْ تَفْعَلِي	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ
متکلم	لَنْ اَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	

[1] لفظ لن نون اعرابی کو گرا دیتا ہے کیونکہ جس طرح رفع کو گرا کر نصب [illegible] [2] اعرابی نہیں بلکہ جمع کی ضمیر ہے ضمیر مبنی ہے مبنی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ [3] لفظ لن مضارع میں مستقبل کی نفی کرتا ہے وہ بھی مطلقاً نہیں بلکہ تاکیداً بعض کے نزدیک تابید بھی پائی جاتی ہے لیکن مختار یہی ہے کہ صرف تاکید ہوتی

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَنْ يُفْعَلَ	لَنْ يُفْعَلَا	لَنْ يُفْعَلُوْا
مؤنث غائب	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ يُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلُوْا
مؤنث حاضر	لَنْ تُفْعَلِي	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلْنَ
متکلم	لَنْ أُفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بود۔ چوں خواہی کہ نفی جحد بلم بناکنی لَمْ[۱] دراول فعل مضارع در آر و ایں را نفی جحد[۲] بلم گویند و لم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چوں لَمْ يَدَعْ (دراصل يدعو بود) و لَمْ يَرْمِ (از يرمي) و لَمْ يَخْشَ (از يخشي) و حروف علت[۴] سہ است واؤ و الف و یا کہ مجموعہ وے وای باشد و آں پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، و دو کلمہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند و آں دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در ہمہ کلمات عمل در معنے کند یعنی صیغہ فعل مضارع را بمعنے ماضی منفی گرداند۔

۱ؔ لفظ لم کو فعل پر اور مضارع پر داخل کرنے کی یہ وجہ ہے کہ لَمْ زمانہ مستقبل کو ماضی منفی کی طرف بدل دیتا ہے۔ زمانہ فعل میں ہوتا ہے اسم میں نہیں اور استقبال مضارع میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں یہی وجہ ہے کہ لَمْ ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔

۲ؔ جحد کا معنے دانستہ طور پر انکار کرنا چونکہ ماضی متحقق الوقوع ہوتی ہے اس کے معنے میں گویا دانستہ انکار پایا جاتا ہے اس لئے جحد کہتے ہیں۔

۳ؔ آخر میں حرف علت ہو تو لَمْ اسے گرائے گا اس لیے کہ اگر حرف علت نہ گرے تو لم کا عمل ظاہر نہیں ہوگا کیونکہ معتل میں رفعی حالت میں پہلے ہی اعراب تقدیری ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حروف علت اشباع حرکت سے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ لَمْ حرکت کو گراتا ہے تو حرکت سے ظاہر ہونے والے حروف کو بھی گرائے گا۔

۴ؔ علت کا معنے بیماری ہے یہ الفاظ بیمار کے منہ سے سرزد ہوتے ہیں یا جس طرح بیمار کی حالت بدلتی رہتی ہے یہ بھی بدلتے رہتے ہیں یا بیمار کی طرح کمزور ہوتے ہیں اس لئے ان کو علت کہتے ہیں۔

فائدہ۔ لَمْ فعل مضارع کو اس لیے ماضی منفی کے معنے میں کرتا ہے کہ اس کو اِنْ شرطیہ سے مشابہت حاصل ہے کہ دونوں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اِنْ شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنے میں کرتا ہے اس لیے لَمْ مضارع کو ماضی کے معنی میں کرتا ہے اس لیے کہ ایک دوسرے کی ضد ہونا بھی ایک قسم کی مشابہت ہے۔

تنبیہ۔ مؤکد بالن ناصبہ میں زمانہ حال نہیں ہوتا ترجمہ اسطرح ہوگا لَنْ يَفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک آدمی ... وہ ایک مذکر۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوْا
مؤنث غائب	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوْا
مؤنث حاضر	لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
متکلم	لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَمْ يُفْعَلْ	لَمْ يُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلُوْا
مؤنث غائب	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلْنَ
مذکر حاضر	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلُوْا
مؤنث حاضر	لَمْ تُفْعَلِي	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلْنَ
متکلم	لَمْ أُفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ	

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل بود۔ چوں خواہی کہ لام[۱] تاکید بالنون تاکید بناکنی لام تاکید در اول فعل مستقبل در آر و نون تاکید (بسبب عادت تاکید لانون مستقبل رہتے زبا ماضی و حال) در آخر[۲] او زیادہ کن و لام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد و نون تاکید دو نون[۳]

۱ؔ لام تاکید فعل مضارع میں تاکید کا معنے پیدا کرے گا لیکن حالیت کے معنے سے خالی ہوگا کیونکہ نون تاکید معنی استقبال پیدا کرتا ہے اسلیے یہ ممکن نہیں کہ یک وقت دونوں زمانے معتبر ہوں۔ تنبیہ اکثر طور پہ نون تاکید ... تمنی اور استفہام تو صرف نون تاکید آتا ہے۔

۲ؔ آخر میں نون تاکید کو لانے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو نون تنوین سے مشابہت حاصل ہے اور وہ آخر میں ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اول میں لانے سے ابتدار بالساکن لازم آتی ہے وہ منع ہے

۳ؔ دو نون تاکید میں بعض کے نزدیک دونوں ایک جیسے تاکید کے لئے ہوتے ہیں بعض کے نزدیک ثقیلہ میں تاکید زیادہ ہوتی ہے اسی طرح کوفیوں کے نزدیک تاکید میں ثقیلہ اصل ہے۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

است یکی نون ثقیلہ دوم نون خفیفہ و نون ثقیلہ نون مشدد را گویند و نون خفیفہ نون ساکن را گویند و نون ثقیلہ در چہاردہ کلمہ در آید و نون خفیفہ در ہشت[۱] کلمہ در آید و ماقبل[۲] نون ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد و آں پنج محل اینست واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در شش محل ماقبل نون ثقیلہ الف باشد چہار تثنیہ و دو جمع مؤنث غائب و حاضر و دریں دو محل[۳] الف فاصل در آید و در جمع مذکر غائب و حاضر واؤ[۴] دور کردہ شود و ماقبل او ضمہ گذاشتہ شود تا دلالت کند بر حذف واؤ و از صیغہ واحد مؤنث حاضر یا دور کردہ شود و ماقبل او کسرہ گذاشتہ آید تا دلالت کند بر حذف یا و نون ثقیلہ در شش محل مکسور باشد و آں شش محل ہماں ست کہ دراں الف در می آید و در باقی ہشت محل مفتوح و نون خفیفہ در محلیکہ[۵] الف باشد در نیاید و در باقی محل بیاید و نون اعرابی با نون تاکید جمع نہ شود۔

۱ہ ہشت کلمہ۔ وہ آٹھ کلمے یہ ہیں واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔

۲ہ لون ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے کیونکہ نون ثقیلہ میں ثقل ہوتا ہے اور فتح خفیف حرکت ہے تاکہ اعتدال پیدا ہو جائے۔

۳ہ دو محل یعنے جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں نون ضمیر اور نون ثقیلہ میں الف فاصل لاتے ہیں کیونکہ تین زائد نونات کا ایک جگہ جمع ہونا مکروہ سمجھا گیا ہے اگرچہ لَمْتَحِنَّنِیْ میں تین نون جمع ہیں لیکن ایک نون اس میں وقایہ ہے جس کا معنے نہیں ہوتا اس لیے اس کا اعتبار نہیں لَیَکُوْنَنَّ میں اگرچہ تین نون جمع ہیں لیکن ایک نون کلمہ کا ہے زائد نہیں تین زائد نون ایک جگہ جمع ہونے منع ہیں۔

۴ہ لفظ واؤ کو جمع مذکر حاضر اور غائب میں بوجہ التقاء ساکنین علےٰ غیر حدہ لازم آنے کے وقت حذف کر دیتے ہیں چونکہ واؤ ضمیر فاعل ہے اس کا حذف کرنا درست نہیں تھا اس لیے ماقبل ضمہ کو برقرار رکھتے ہیں تاکہ واؤ کا قائم مقام ہو اور واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فائدہ

پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہو کلمہ ایک ہو تو التقاءِ ساکنین علےٰ حدہ ہوتا ہے یہ جائز ہے اس کے علاوہ علےٰ غیر حدہ ہے وہ ناجائز ہے ثقیلہ میں جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اگرچہ پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہوتا ہے لیکن کلمہ ایک نہیں ہوتا اس لیے واؤ اور یا کو حذف کر دیتے ہیں۔ تثنیہ میں بھی اگرچہ یہ صورت پائی جاتی ہے لیکن الف کی خفت کے پیش نظر اور اہل عرب کے استعمال کے مطابق ہونے کی وجہ سے برقرار رکھا جاتا ہے۔

ع جیسے دَابَّۃٌ

۵ہ نون خفیفہ تثنیہ کے کسی صیغہ میں اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نہیں آتا کیونکہ التقاء ساکنین علےٰ غیر حدہ منع ہے الف یا نون میں سے کسی کو حرکت نہیں دیتے کیونکہ خلاف وضع لازم آتا۔ الف کو حذف کرنے سے واحد سے التباس لازم آتا اور نون کو حذف کرنے کرنے سے مقصد ہی باطل ہو جاتا۔ جمع مؤنث کے صیغوں میں الف لانے کی وجہ پہلے گذر چکی ہے کہ ثقیلہ میں تین زائد نونات کا اجتماع لازم آتا۔ خفیفہ چونکہ ثقیلہ کے تابع ہے اس لیے اس میں بھی نون تثنیہ اور خفیفہ کے درمیان الف لانا پڑتا۔ التقاء ساکنین لازم آتا لہٰذا ان چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آئے گا۔

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
مذکر حاضر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَتَفْعِلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلم	لَأَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيُفْعَلَنَّ	لَيُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلْنَانِّ
مذکر حاضر	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَتُفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ
متکلم	لَأُفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَيَفْعَلَنْ		لَيَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَتَفْعَلَنْ		
مذکر حاضر	لَتَفْعَلَنْ		لَتَفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَتَفْعِلَنْ		
متکلم	لَأَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَیُفْعَلَنْ		لَیُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَتُفْعَلَنْ		
مذکر حاضر	لَتُفْعَلَنْ		لَتُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَتُفْعَلِنْ		
متکلم	لَاُفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ	

فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل مستقبل بانون ثقیلہ وخفیفہ بود چوں خواہی کہ امر[1] بنا کنی امر گرفتہ میشود از فعل مضارع، غائب از غائب، حاضر از حاضر، متکلم از متکلم، معروف از معروف، مجہول از مجہول، چوں خواہی کہ امر حاضر معروف بنا کنی علامت[2] مضارع را حذف کن بعدہ بنگر کہ (نظر کن) متحرک میماند یا ساکن اگر متحرک میماند آخر[3] را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از تَعِدُ عِدْ و از تَضَعُ ضَعْ[4] و اگر باشد ساقط شود چوں از تَقِیْ[5] قِ و اگر ساکن میماند نظر کن در عین کلمہ اگر عین کلمہ مکسور باشد یا مفتوح ہمزہ وصل مکسور در اول و در آرد و آخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از تَسْمَعُ[6] اِسْمَعْ و از تَضْرِبُ اِضْرِبْ و اگر باشد ساقط شود چوں از تَرْمِیْ[7] اِرْمِ و از تَخْشٰی اِخْشَ ۔ و اگر عین

لَیُفْعَلَنْ، ضرور بضرور کیے جائیں گے وہ ایک مذکر، لَیُفْعَلُنْ ضرور بضرور کیا جائے گا وہ ایک مذکر، لَیُفْعَلَنْ ضرور بضرور کرے گا وہ ایک مذکر، لَیُفْعَلَنْ ضرور بضرور کیا جائے گا وہ ایک مذکر۔

[1] امر کا لغوی معنے فرمانا۔ اصطلاح میں امر وہ فعل ہے جس کو طلب فعل کے لئے وضع کیا جائے طلب کرنے والا اپنے کو عاجز سمجھے یا مساوی یا بڑا۔ البتہ اصول فقہ والوں کے نزدیک امر صرف وہ ہے کہ طالب اپنے آپ کو بڑا سمجھے اگر چھوٹا سمجھے تو دعا یا عرض اگر برابر سمجھے تو التماس۔

[2] علامت مضارع کو اسی لئے حذف کرتے ہیں کہ وقفی حالت میں مضارع سے التباس نہ آئے اور وجہ یہ بھی ہے کہ فعل مضارع میں تغیر کرکے امر بنانا مقصود ہوتا ہے علامت کو حذف کرنے کے بغیر تغیر مکمل نہیں ہوتا۔ علامت مضارع صرف امر حاضر میں کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کرتے ہیں، امر حاضر مجہول، غائب معروف ومجہول میں قلت استعمال کی وجہ سے علامت حذف نہیں ہوتی البتہ لام امر اور سکون سے مضارع میں تغیر کر لیا جاتا ہے۔

[3] امر کے آخر کو ساکن کرتے ہیں کیونکہ یہ مبنی ہوتا ہے اصل بناء میں سکون ہے اور ماضی کی طرح اسے اسم سے مشابہت بھی نہیں کہ حرکت دیجائے۔

[4] تَعِدُ اور تَضَعُ سے حرف مضارع کو حذف کیا بعد میں حرف متحرک ہے ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں آخر کو ساکن کیا عِدْ اور ضَعْ امر بن گئے۔ [5] تَقِیْ سے علامت مضارع کو حذف کیا آخر سے حرف علت کو گرایا قِ امر بن گیا [6] تَسْمَعُ اور تَضْرِبُ میں سے علامت مضارع کو حذف کیا عین کلمہ مفتوح اور مکسور ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ مکسور لایا آخر میں حرف علت نہ ہونے کی وجہ سے ساکن کیا اِضْرِبْ، اور اِسْمَعْ امر بن گئے۔ [7] تَرْمِیْ اور تَخْشٰی سے علامت مضارع کو حذف کیا، عین کلمہ مفتوح یا مکسور تھا ہمزہ وصل مکسور لایا آخر سے حرف علت کو گرایا۔

کلمہ مضموم باشد ہمزہ وصل[1] مضموم در اول و در آرد و آخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از تَنْصُرُ اُنْصُرْ[2] و اگر باشد ساقط شود چوں از تَدْعُوْ اُدْعُ[3] چوں خواہی کہ امر حاضر مجہول و امر غائب معروف یا مجہول بنا کنی لام امر[4] مکسور در اول و در آرد و آخر او جزم کن اگر حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط شود چوں لِیَدْعُ لِیَرْمِ لِیَخْشَ (در اصل لیدعو ویرمی ویخشی بودند) و نون تاکید (چوں امر موضوع است برائے طلب و نون تاکید برائے تاکید طلب آید) چنانچہ در مضارع می آید در امر نیز می آید و در امر نون اعرابی ہم ساقط شود۔

بحث امر حاضر معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلْ (تو ایک مذکر کر)	اِفْعَلَا (تم دو مذکر کرو)	اِفْعَلُوْا (تم سب مذکر کرو)
مؤنث حاضر	اِفْعَلِیْ (تو ایک مؤنث کر)	اِفْعَلَا (تم دو مؤنث کرو)	اِفْعَلْنَ (تم سب مؤنث کرو)

بحث امر حاضر مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لِتُفْعَلْ (چاہیے کیا جائے تو ایک مذکر)	لِتُفْعَلَا (چاہیے کئے جاؤ تم دو مذکر)	لِتُفْعَلُوْا (چاہیے کئے جاؤ تم سب مذکر)
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِیْ (چاہیے کی جائے تو ایک مؤنث)	لِتُفْعَلَا (چاہیے کی جاؤ تم دو مؤنث)	لِتُفْعَلْنَ (چاہیے کی جاؤ تم سب مؤنث)

[1] ہمزہ وصل مضموم لاتے ہیں جب عین کلمہ مضموم ہو مکسور نہیں لاتے تاکہ کسرہ سے ضمہ کی طرف انتقال لازم نہ آئے اگرچہ فاکلمہ درمیان میں فاصل ہے لیکن ساکن کوئی قوی مانع نہیں سمجھا جاتا جیسے قِنْوَۃٌ میں واؤ کو یا سے اس لیے بدلتے ہیں کہ ماقبل اس کا کسرہ ہے کیونکہ درمیان میں ساکن حرف کو معدوم سمجھتے ہیں۔

فائدہ

مضارع کے عین کلمہ پر فتح ہو تو ہمزہ وصل کو فتح اس لئے نہیں دیتے تاکہ حالت وقفی میں مضارع معلوم کے واحد متکلم سے التباس لازم نہ آئے۔

[2] تنصر سے علامت مضارع کو حذف کیا۔ عین کلمہ مضموم تھا ہمزہ وصل مضموم لایا آخر میں حرف علت نہیں تھا اس لیے آخری حرف کو ساکن کیا اُنْصُرْ ہوگیا۔

[3] تدعو سے علامت مضارع کو حذف کیا عین کلمہ مضموم تھا ہمزہ وصل مضموم لایا آخر میں حرف علت تھا اس کو گرادیا اُدْعُ ہوگیا۔

[4] لام امر مکسور ہوتا ہے کیونکہ اس کو لام جارہ سے مشابہت ہے جس طرح وہ اسم ظاہر پر داخل ہو تو مکسور ہوتا ہے اور اس کا عمل جر سے خاص ہے اس طرح لام امر فعل پر داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ جزم خاص ہے نیز لام تاکید سے التباس لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ مفتوح ہوتا ہے البتہ لام جارہ ضمائر پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وہ مبنی ہوتی ہیں خفت کا تقاضا کرتی ہیں فتح خفیف ہے، ضمائر پر داخل ہونے کی صورت میں لام تاکید اور لام جارہ میں اس طرح فرق کیا جائے گا، کہ لام جارہ کے ساتھ ضمیر متصل ہوگی جیسے لَہٗ اور لام تاکید کے ساتھ منفصل جیسے لَھُوَ، واؤ اور فاء وغیرہ کے ملنے سے لام امر ساکن ہو جائے گا جیسے فَلْیَضْرِبْ۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث امر غائب معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلْ وہ ایک مذکر کرے	لِیَفْعَلَا وہ دو مذکر کریں	لِیَفْعَلُوْا وہ سب مذکر کریں
مؤنث غائب	لِتَفْعَلْ وہ ایک مؤنث کرے	لِتَفْعَلَا وہ دو مؤنث کریں	لِیَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کریں
متکلم	لِاَفْعَلْ میں کروں (مذکر، مؤنث)	لِنَفْعَلْ ہم کریں، دو مذکر، سب مذکر، دو مؤنث، سب مؤنث	

بحث امر غائب مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیُفْعَلْ وہ ایک مذکر کیا جائے	لِیُفْعَلَا وہ دو مذکر کئے جائیں	لِیُفْعَلُوْا وہ سب مذکر کئے جائیں
مؤنث غائب	لِتُفْعَلْ وہ ایک مؤنث کی جائے	لِتُفْعَلَا وہ دو مؤنث کی جائیں	لِیُفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کی جائیں
متکلم	لِاُفْعَلْ میں کیا / کی جاؤں (مذکر، مؤنث)	لِنُفْعَلْ ہم کئے جائیں۔ (دو مذکر، دو مؤنث، سب مذکر، سب مؤنث)	

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلَنَّ ع۱	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلْنَانِّ
متکلم	×	×	

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلْنَانِّ

ع۱: حواشی مشتمل بر معنے کلمات مؤکدہ بالنون تاکید بر صـ ۲۴ بنگر ۱۲

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اِفْعَلَنْ		اِفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	اِفْعَلِنْ		

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لِتُفْعَلَنْ		لِتُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لِتُفْعَلِنْ		

بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلْنَانِّ
متکلم	لِاَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	

بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیُفْعَلَنَّ	لِیُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلْنَانِّ
متکلم	لِاُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ	

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث امر غائب معروف بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیَفْعَلَنْ		لِیَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لِتَفْعَلَنْ		
متکلم	لِاَفْعَلَنْ		لِنَفْعَلَنْ

بحث امر غائب مجہول بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لِیُفْعَلَنْ		لِیُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لِتُفْعَلَنْ		
متکلم	لِاُفْعَلَنْ		لِنُفْعَلَنْ

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث امر بود چوں خواہی کہ نہی بنا کنی پس لائے[1] نہی در اول فعل مستقبل در آرد لای نہی در آخر او در پنج محل جزم[2] کند مثل لَمْ اگر در آخر او حرف علت نباشد واگر باشد ساقط گرداند، چوں لَاتَدْعُ وَلَاتَرْمِ وَلَاتَخْشَ واز ہفت محل نون اعرابی[3] را ہم دور نماید و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند و نون تاکید چنانچہ در مضارع می آید ہمبر آں طریق[4] در نہی نیز می آید

(واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد و جمع متکلم — چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و واحد مؤنث حاضر — جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث)

تفسیر[5] اِفْعَلَنَّ، ضرور بضرور کر تو ایک مذکر الخ۔ لِتُفْعَلَنَّ، ضرور بضرور کیا جائے تو ایک مذکر الخ۔ اِفْعَلَنْ، ضرور بضرور کر تو ایک مذکر الخ لِتُفْعَلَنْ ضرور بضرور کیا جائے تو ایک مذکر الخ لِیَفْعَلَنَّ، ضرور بضرور کرے وہ ایک مذکر الخ لِیُفْعَلَنَّ ضرور بضرور کیا جائے وہ ایک مذکر الخ لِیَفْعَلَنْ، ضرور بضرور کرے وہ ایک مذکر الخ لِیُفْعَلَنْ ضرور بضرور کیا جائے وہ ایک مذکر الخ تنبیہ۔ یہ ترجمہ ان حضرات کے نزدیک ہے جو ثقیلہ اور خفیفہ کی تاکید میں فرق نہیں کرتے اور جو حضرات فرق کرتے ہیں ثقیلہ میں زیادہ تاکید مانتے ہیں ان کے نزدیک ثقیلہ کا ترجمہ کرتے وقت ضرور بضرور اور خفیفہ کا ترجمہ کرتے وقت ضرور اسی طرح نہی میں ثقیلہ کا ترجمہ کرتے وقت ہرگز ہرگز اور خفیفہ میں ہرگز آئے گا۔ [1] نہی وہ فعل ہے جس میں کسی شے سے روکا جائے یعنے نہ کر، نہ کہہ وغیرہ صرفیوں اور اصولیوں کا امر کی طرح استعلاء کی قید میں اسمیں

بھی اختلاف ہے، امر کو بوجہ وجودی ہونے کے نہی سے مقدم کیا کیونکہ اس میں عدم ہے نیز امر پہلے ہوتا ہے نہی سے جیسے ایمان لانا پہلے اور محرمات سے بچنا بعد، کیونکہ ایمان سے پہلے اوامر ونواہی پر عمل کرنا مفید نہیں۔ [2] لای نہی کو اِنْ شرطیہ سے مشابہت ہے کیونکہ دونوں استقبال کے زمانہ سے فعل کو خاص کرتے ہیں جبکہ اِنْ شرطیہ جزم دیتا تھا تو لای نہی نے بھی جزم دی، دوسری وجہ لام امر سے بھی مشابہت ہے کیونکہ دونوں میں طلب ہے لام امر طلب فعل اور لای نہی طلب ترک فعل پر دلالت کرتا ہے، چونکہ لام امر جازم تھا اس لیے لای نہی کو بھی جازم بنایا [3] لای نہی نون اعرابی کو گرا دیتا ہے کیونکہ نون اعرابی بدل ہوتا ہے اعراب کا جب اعراب کو گرانے کا نام جزم ہے تو یقیناً عوض اعراب کو گرا دیا جائے گا۔ [4] یعنی [illegible]

(حاشیہ: بحث نہی حاضر معروف و مجہول بانون ثقیلہ و خفیفہ بھی اسی طرح ہیں ... نہی میں بھی نہیں آئے گا۔)

بحث نہی حاضر معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتَفْعَلْ نہ کر تو ایک مذکر	لَاتَفْعَلَا نہ کرو تم دو مذکر	لَاتَفْعَلُوْا نہ کرو تم سب مذکر
مؤنث حاضر	لَاتَفْعَلِیْ نہ کر تو ایک مؤنث	لَاتَفْعَلَا نہ کرو تم دو مؤنث	لَاتَفْعَلْنَ نہ کرو تم سب مؤنث

بحث نہی حاضر مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتُفْعَلْ نہ کیا جائے تو ایک مذکر	لَاتُفْعَلَا نہ کئے جاؤ تم دو مذکر	لَاتُفْعَلُوْا نہ کئے جاؤ تم سب مذکر
مؤنث حاضر	لَاتُفْعَلِیْ نہ کی جائے تو ایک مؤنث	لَاتُفْعَلَا نہ کی جاؤ تم دو مؤنث	لَاتُفْعَلْنَ نہ کی جاؤ تم سب مؤنث

بحث نہی غائب معروف

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مذکر	لَایَفْعَلَا نہ کریں وہ دو مذکر	لَایَفْعَلُوْا نہ کریں وہ سب مذکر
مؤنث غائب	لَاتَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مؤنث	لَاتَفْعَلَا نہ کریں وہ دو مؤنث	لَایَفْعَلْنَ نہ کریں وہ سب مؤنث
متکلم	لَااَفْعَلْ میں نہ کروں		لَانَفْعَلْ ہم نہ کریں

بحث نہی غائب مجہول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایُفْعَلْ وہ ایک مذکر نہ کیا جائے	لَایُفْعَلَا وہ دو مذکر نہ کیے جائیں	لَایُفْعَلُوْا وہ سب مذکر نہ کئے جائیں
مؤنث غائب	لَاتُفْعَلْ وہ ایک مؤنث نہ کی جائے	لَاتُفْعَلَا وہ دو مؤنث نہ کی جائیں	لَایُفْعَلْنَ وہ سب مؤنث نہ کی جائیں
متکلم	لَااُفْعَلْ میں نہ کیا / کی جاؤں		لَانُفْعَلْ ہم نہ کئے / کی جائیں

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلَانِّ	لَاتَفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَاتَفْعَلِنَّ	لَاتَفْعَلَانِّ	لَاتَفْعَلْنَانِّ

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلَانِّ	لَاتُفْعَلُنَّ
مؤنث حاضر	لَاتُفْعَلِنَّ	لَاتُفْعَلَانِّ	لَاتُفْعَلْنَانِّ

بحث نہی حاضر معروف بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتَفْعَلَنْ		لَاتَفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَاتَفْعَلِنْ		

بحث نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	لَاتُفْعَلَنْ		لَاتُفْعَلُنْ
مؤنث حاضر	لَاتُفْعَلِنْ		

۵ لَاتَفْعَلَنَّ، ہرگز ہرگز نہ کر تو ایک مذکر الخ
لَاتُفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کیا جا تو ایک مذکر
لَاتَفْعَلَنْ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر
لَاتُفْعَلَنْ، ہرگز نہ کیا جا تو ایک مذکر

بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایَفْعَلَنَّ ؏	لَایَفْعَلَانِّ	لَایَفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَاتَفْعَلَنَّ	لَاتَفْعَلَانِّ	لَایَفْعَلْنَانِّ
متکلم	لَااَفْعَلَنَّ		لَانَفْعَلَنَّ

بحث نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایُفْعَلَنَّ	لَایُفْعَلَانِّ	لَایُفْعَلُنَّ
مؤنث غائب	لَاتُفْعَلَنَّ	لَاتُفْعَلَانِّ	لَایُفْعَلْنَانِّ
متکلم	لَااُفْعَلَنَّ		لَانُفْعَلَنَّ

بحث نہی غائب معروف بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایَفْعَلَنْ		لَایَفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَاتَفْعَلَنْ		
متکلم	لَااَفْعَلَنْ		لَانَفْعَلَنْ

بحث نہی غائب مجہول بانون خفیفہ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَایُفْعَلَنْ		لَایُفْعَلُنْ
مؤنث غائب	لَاتُفْعَلَنْ		
متکلم	لَااُفْعَلَنْ		لَانُفْعَلَنْ

... لَایَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، لَایُفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مذکر

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

فصل، ایں ہمہ گفتہ شد بحث نہی[1] بود چوں خواہی کہ اسم فاعل[2] بناکنی اسم فاعل گرفتہ مے شود از فعل مضارع[3] معروف پس علامت مضارع[4] را حذف کن بعد ازاں فا کلمہ را فتحہ[5] دہ و میان فا و عین الف[6] فاعل در آر و عین کلمہ را کسرہ دہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

چونکہ مضارع معروف منسوب بفاعل میشود لہٰذا از مضارع معروف بنا کردند

تنوین دہند چرا کہ ایں علامت اسم است و فاعل نیز اسم است

بحث اسم فاعل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مذکر	فَاعِلَانِ کرنے والے دو مذکر	فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مذکر
مؤنث	فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک مؤنث	فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو مؤنث	فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب مؤنث

فصل، ایں ہمہ گفتہ شد بحث اسم فاعل بود چوں خواہی کہ اسم مفعول[7] بناکنی، اسم مفعول ساختہ میشود از فعل مضارع مجہول پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں میم[8] مفتوح مفعول در اول او در آر و عین کلمہ را ضمہ[9] دہ و میان عین و لام[10] واؤ مفعول در آر و لام[11] کلمہ را تنوین دہ تا اسم مفعول گردد۔

[1] نہی کی بحث کو پہلے اس لیے ذکر کیا تاکہ تمام فعلوں کی بحث ایک جگہ ہو جائے [2] اسم فاعل وہ اسم ہے جو مشتق ہو مضارع سے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، حدوث پایا جائے اور بنسبت غیر کے زیادتی نہ پائی جائے حدوث سے صفت مشبہ کو نکالا کہ اسمیں دوام ہوتا ہے۔ زیادتی کی نفی کر کے تفضیل کو نکالا۔ اسمیں بنسبت غیر کے زیادتی ہوتی ہے **تنبیہ**۔ اللہ تعالیٰ کی صفات خالق و رازق میں اگرچہ دوام ہوتا ہے لیکن باعتبار صیغہ کے نہیں بلکہ باعتبار موصوف کے کہ موصوف میں دوام ہے اس لیے صفات میں بھی دوام ہے۔ **فائدہ** اسم فاعل کے لیے مشتق ہونا اور خاص وزن ہونا ضروری ہے لیکن فاعل کے لیے ضروری نہیں کبھی مشتق اور کبھی غیر مشتق ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زید فاعل ہے جَاءَ ضَارِبُ زَیْدٍ اور جَاءَ مَضْرُوْبُ زَیْدٍ میں ضارب اور مضروب فاعل ہیں [3] اسم فاعل کو فعل مضارع سے بناتے ہیں کیونکہ اسم فاعل کو مضارع سے حرکات و سکنات اور تعداد حروف میں مشابہت ہے نیز دونوں نکرہ کی صفت واقع ہونے میں مشابہ ہیں۔ [4] علامتِ مضارع کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ جب فاعل بنائیں گے تو مضارع نہیں رہے گا لہٰذا اس کی علامت بھی حذف کی جائے گی۔ [5] فتح خفیف حرکت ہے ابتدا بالساکن محال ہونے کی وجہ سے اس حرکت کو منتخب کیا۔ [6] الف لاتے ہیں تاکہ ماضی سے التباس لازم نہ آئے اول میں نہیں لاتے کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے اگر حرکت دیں تو مضارع کے متکلم کے صیغہ سے التباس لازم آتا، آخر میں نہیں لاتے تاکہ ماضی کے تثنیہ کے صیغہ سے التباس لازم نہ آئے [7] اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے بناتے ہیں کیونکہ مجہول کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اس لیے مفعول کو مجہول کے ساتھ بنسبت معروف کے زیادہ مناسبت ہے۔ [8] میم چونکہ حروف زیادہ یعنی هَوِيْتُ السَّمَانَ سے ہے اور حروف علت میں سے واؤ کے بھی قریب ہے اس لیے میم کو زیادہ کرتے ہیں اور میم کو فتح دیتے ہیں کیونکہ یہ خفیف حرکت ہے [9] عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں اس لئے کہ فتح اور کسرہ دینے سے ظرف سے التباس لازم آتا کیونکہ مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ دونوں وزن ظرف کے ہیں۔ [10] واؤ مفعول سے مراد اصل میں یہ ہے کہ جب ضمہ دیا جائے گا تو مَفْعُلٌ ہو جائے گا لیکن بغیر تا کے مفعُل کا وزن استعمال نہیں تھا اس لیے ضمہ میں اشباع کیا یعنے ضمہ کو کھینچ کر لمبا کیا وہ ضمہ سے واؤ بن جاتی ہے اس طرح واؤ کو ظاہر کیا گیا، یہ مطلب نہیں کہ واؤ کو علیحدہ مستقل طور پر لایا گیا۔ [11] لام کلمہ کو تنوین دیتے ہیں کیونکہ اسم مفعول ہے اسم ہے جس طرح اس کے نام سے ہی ظاہر ہے چونکہ تنوین بھی اسم کے خواص سے ہے اس لئے ...

بحث اسم مفعول

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مذکر	مَفْعُوْلَانِ کئے ہوئے دو مذکر	مَفْعُوْلُوْنَ کئے ہوئے سب مذکر
مؤنث	مَفْعُوْلَةٌ کی ہوئی ایک مؤنث	مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو مؤنث	مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب مؤنث

تتمہ در بیان اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل

فصل: چوں خواہی کہ اسم ظرف[1] زمان و مکان بناکنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح در اول او در آر و عین[2] کلمہ را فتحہ دہ اگر مضموم باشد و اگر مفتوح باشد بحال خود بماند مگر در مثال و ہمچنیں اگر مکسور باشد مگر در ناقص و مضاعف و لام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم زمان و مکان گردد۔

بحث اسم ظرف

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ	مَفْعَلَانِ کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفَاعِلُ کرنے کے سب وقت یا سب جگہیں

فصل: ایں ہمہ گفتہ شد بحث اسم ظرف بود چوں خواہی کہ اسم آلہ[3] بناکنی علامت مضارع را حذف کن و میم[4]

[1] اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ مصدری معنے کے وقوع کے زمانہ یا مکان پر دلالت کرے (مصدری معنے سے مراد حدث ہے) تعریف سے یہ واضح ہوا کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں زمان اور مکان جب لفظ مَتٰی سے یعنے زمان کے متعلق سوال کریں تو جواب میں واقع ہونے والی ظرف کو زمان کہیں گے اور جب لفظِ اَیْنَ سے سوال کیا جائے تو جواب میں ظرف مکان واقع ہو گی۔ زمان کی مثال مَتٰی فِعْلُهٗ جواب مَفْعَلُهٗ یَوْمُ الْجُمُعَةِ مکان کی مثال اَیْنَ فِعْلُهٗ جواب مَفْعَلُهٗ دَارُهٗ [2] ظرف بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو تو ظرف کا عین کلمہ مفتوح ہو گا جیسے مَفْتَحٌ، مَنْصَرٌ لیکن مثال یعنے معتل الفاء میں مطلقاً ظرف مکسور العین ہوگی اور اگر مضارع کے عین کلمہ پہ کسرہ ہو ... [3] اسم آلہ وہ اسم ہے کہ فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ فعل کے واسطہ ہونے پر دلالت کرے یعنے اس کے ذریعے فاعل سے فعل صادر ہو۔ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ افعال معتدبہ جو ظاہر اعضاء سے صادر ہوتے ہیں صرف ان سے آلہ مشتق ہوتا ہے تاکہ افعال معتدبہ کا اثر فاعل سے مفعول تک بواسطہ آلہ پہنچے۔ [4] میم مکسور لاتے ہیں کیونکہ میم مفتوح لانے سے ظرف سے اور مضموم لانے سے باب افعال کے اسم مفعول سے التباس لازم آتا۔

تنبیہ

اسم آلہ کے بعض صیغوں کے آخر میں اگرچہ لفظ تا کو لایا جاتا ہے لیکن وہ صیغہ مؤنث کا نہیں ہوتا کیونکہ فاعلیت و مفعولیت کے لحاظ سے تذکیر و تانیث کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لئے مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ تینوں کا ایک معنے ہو گا "کرنے کا ایک آلہ" مذکر اور مؤنث کا کسی ایک میں بھی لحاظ نہیں۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

مکسور دراول او درآر وعین کلمہ را فتحہ دہ اگر مفتوح نباشد ولام کلمہ را تنوین ملحق ساز تا اسم آلہ گردد واگر بعد عین کلمہ الف آری و یا پس لام تا زیادہ کنی دو صیغہ دیگر اسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس است پدید می آید۔

بحث اسم آلہ

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ	مِفْعَلَانِ کرنے کے دو آلے	مَفَاعِلُ کرنے کے سب آلے
مِفْعَلَةٌ 〃	مِفْعَلَتَانِ 〃	
مِفْعَالٌ 〃	مِفْعَالَانِ 〃	مَفَاعِيْلُ 〃

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آلہ بود چوں خواہی کہ اسم تفضیل[1] بنا کنی علامت مضارع را حذف کن وہمزۂ[2] اسم تفضیل دراول او درآر وعین کلمہ را فتحہ دہ اگر مفتوح نباشد لام کلمہ را بحالت خود بگذار ایں طریق بنائے

[1] اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے ایسی چیز کے لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو بطور حدوث اور اس میں زیادتی پائی جائے بنسبت غیر کے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ یہ زیادتی فاعل میں ہوتی ہے مفعول میں نہیں اگرچہ اَشْهَرُ، اَشْغَلُ، اَعْذَرُ میں زیادتی مفعول میں ہے لیکن یہ شاذ ہیں یعنے اگرچہ قانون کے خلاف ہیں لیکن استعمال کے موافق ہیں۔

[2] ہمزہ کو اس لیے زیادہ کرتے ہیں کہ اس کو حروف علت میں سے الف کو مناسبت ہے خود حروف علت میں سے یا کو زائد کرنے سے مضارع کے غائب کے صیغہ سے التباس لازم آتا اور واؤ کے زائد کرنے سے مخاطب سے التباس لازم آتا کیونکہ تا اصل میں واؤ ہوتی ہے۔ مثلاً وَوَوَجَلُ میں کئی واؤ جمع ہو گئی تھیں واؤ عاطفہ، واؤ علامت مضارع اور واؤ فاکلمہ اس لئے واؤ کو تا سے بدل دیا اور الف کو زائد کرنا ممکن نہیں کیونکہ پہلا لفظ ساکن ہو تو پڑھنا مشکل ہے۔

تنبیہ

اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے غیر یعنے ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی مزید سے نہیں آتا اور ثلاثی مجرد سے بھی نہیں آئے گا جب کہ اس میں لون (رنگ) اور عیب والا معنے پایا جاتے جیسے اَحْمَرُ، اَعْمٰی، یہ اسم تفضیل نہیں اسی طرح اسم تفضیل افعال ناقصہ سے نہیں آئے گا اور ان فعلوں سے جن میں زیادتی والا معنے نہ پایا جا سکے جیسے مَاتَ یَمُوْتُ کیونکہ کسی سے زیادہ مرنے والا نہیں کہا جا سکتا نیز افعال غیر متصرف سے بھی وقوع نہیں جیسے نِعْمَ اور بِئْسَ سے اور جن فعلوں میں نفی والا معنے پایا جائے ان سے نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ انقلاب لازم آئے گا فعل میں نفی ہو گی اور تفضیل میں اثبات یہ درست نہیں۔

فائدہ

الف مقصورہ جب تیسری جگہ سے بعد میں آئے یعنے چوتھی، پانچویں اور چھٹی جگہ تو اس کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت یا سے بدل دیتے ہیں اسی لیے تثنیہ ضُرْبَیَانِ اور جمع مؤنث سالم ضُرْبَیَاتٌ آتا ہے۔

اسم تفضیل برائے مذکر ست اما چوں صیغہ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فا را ضمہ دہ وعین را ساکن کن وبعد لام الف مقصورہ لاحق کن ولام کلمہ را فتحہ دہ تا اسم تفضیل مؤنث گردد۔

بحث اسم تفضیل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا ایک مذکر	اَفْعَلَانِ زیادہ کرنے والے دو مذکر	اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر سالم) زیادہ کرنے والے سب مذکر اَفَاعِلُ (جمع مذکر مکسر)
مؤنث	فُعْلٰی زیادہ کرنے والی ایک مؤنث	فُعْلَیَانِ زیادہ کرنے والی دو مؤنث	فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث سالم) زیادہ کرنے والی سب مؤنث فُعَلٌ (جمع مؤنث مکسر) زیادہ کرنے والی سب مؤنث

تمت بالخیر

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم (انجام بخیر شود برائے پرہیزگاران)

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

بدان[1] اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین (دنیا وآخرت) کہ جملہ افعال متصرفہ[2] واسمائے متمکنہ[3] از روی ترکیب حروف اصلی بر دو گونہ است (قسم) ثلاثی ورباعی[4] اما ثلاثی آں باشد کہ در ماضی[5] او سہ حرف اصلی باشد چوں نصر و ضرب ورباعی آں باشد کہ در ماضی او چہار حرف اصلی باشد چوں بعثر[7] وعرقب اما ثلاثی بر دو گونہ است یکی مجرد[6] کہ در ماضی او حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیہ کہ در ماضی او حروف زائد نیز باشند اما آنکہ در و حروف زائد نباشد آں نیز بر دو گونہ است (قسم) یکی مطرد[7] کہ وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ[8] کہ وزن او کمتر آید۔ اما مطرد را پنج باب[9] است۔

[1] بداں میں با زائد ہے اور داں امر ہے دانستن سے بمعنے جاننا عربی میں اِعلَم اور فارسی میں ایک ہی معنے میں استعمال ہوتے ہیں مخاطب کو متنبہ کرنا مقصود ہو اور اس کی غفلت دور کرنی مقصود ہو تو یہ لفظ ذکر کیا جاتا ہے، البتہ فارسی لفظ ذکر کر کے اشارہ کیا ہے کہ کتاب کی عبارت فارسی میں ہوگی۔ [2] افعال متصرفہ ان فعلوں کو کہتے ہیں جن کی ماضی، مضارع، امر وغیرہ کی گردانیں ہوتی ہوں [3] اسمائے متمکنہ سے مراد اسماء معرب ہیں یعنے وہ اسم جنکو مبنی اصل سے مشابہت نہ ہو وہ متمکن ہوتا ہے تمکن کا معنے جگہ دینا، قدرت دینا، متمکن بھی اعراب کو جگہ دیتا ہے اور اپنے آپ پر قادر کرتا ہے اس لیے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ یہاں تمام اسماء مشتقہ اور مصادر و جامد مراد ہیں۔

[4] ثلاثی ورباعی دونوں لفظوں کے فا کلمہ پر ضمہ ہے منسوب بسوی ثلثہ اور منسوب بسوی اربعۃ معنے ہے یعنی تین حرفوں والا اور چار حرفوں والا۔

[5] ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ سے پتہ چلے گا کہ یہ ثلاثی ہے یا رباعی مصدر یا کسی اور فعل سے نہیں کیونکہ ان میں ثلاثی مجرد سے ہوتے کے باوجود بھی حروف زائد آتے رہتے ہیں۔

[6] مجرد وہ ہوگا جس کے ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں حروف اصلیہ سے کوئی زائد نہ ہو باقی مصدر اور تمام مشتقات ماضی کے تابع ہوں گے یعنے ان کو بھی مجرد کہیں گے۔

[7] بعثر کسی کام پر ابھارنا، ظاہر کرنا، نظر کرنا، تفتیش کرنا، اور پریشان کرنا، بعض چیزوں کو بعض پر پھیرنا، کسی چیز کو باہر لانا، دور کرنا، منتشر کرنا، حوض کو منہدم کرنا، زیریں چیز کو بالا کرنا، عَرقَبَ، حیلہ کرنا، کونچیں کاٹنا، کھڑا کرنے کے لیے کونچیں اٹھانا، تَعَرقَبَ، حیلہ کرنا، عرقوب کے مانند ہونا، عَنِ الاَمرِ، باز رہنا، پہاڑی کے تنگ راہوں میں چلنا، لِخَصمِہ، دشمن کے لیے مخفی طریقہ اختیار کرنا۔ [7] مطرد کا لغوی معنے ہے کام کا درست طور پر چلنا احکام کا باہم مماثل ہونا، یہاں مراد یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے وہ ابواب جو کثیر الاستعمال ہیں۔

[8] شاذ کی تین قسمیں ہیں۔ مخالف قانون وموافق استعمال، مخالف استعمال وموافق قانون، مخالف قانون ومخالف استعمال، لیکن یہاں مراد یہ ہے جو قلیل الاستعمال ہو۔

[9] ثلاثی مجرد کل چھ باب آتے ہیں پانچ کثرت سے اور ایک قلیل طور پر، عقلی احتمال یہ تھا کہ کل نو باب ہوں ماضی کے عین کلمہ کی تین حرکتیں اور مضارع کے عین کلمہ کی تین حرکتیں لیکن دو باب ماضی کے عین کلمہ پر کسرہ اور مضارع کے عین کلمہ پر ضمہ ہو یا اس کا عکس (الٹ) ہو نہیں آتے کیونکہ کسرہ سے انتقال ضمہ کی طرف اور ضمہ سے کسرہ کی طرف ثقل ہے اسی طرح ماضی مضموم العین اور ماضی مفتوح العین بھی اہل عرب کے نزدیک مستعمل نہیں۔

فائدہ

تین باب جن کی ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف ہو وہ اسی اختلاف حرکت کی وجہ دعائم الابواب (تمام بابوں کے ستون اور اصل) کہلاتے ہیں۔

باب اول

بروزن فَعَلَ یَفعُلُ بفتح العین فی الماضی وضمہا فی الغابر[1] (مضارع) چوں اَلنَّصرُ وَالنُّصرَۃُ یاری کردن۔ تصریفہ[2]: نَصَرَ یَنصُرُ نَصرًا فَہُوَ نَاصِرٌ ونُصِرَ یُنصَرُ نَصرًا فَہُوَ مَنصُورٌ الامر منہ اُنصُر والنہی عنہ لَاتَنصُر الظرف منہ مَنصَرٌ والآلۃ منہ مِنصَرٌ ومِنصَرَۃٌ ومِنصَارٌ وتثنیتہما[3] مَنصَرَانِ ومِنصَرَانِ، والجمع منہما[4] مَنَاصِرُ ومَنَاصِیرُ افعل التفضیل منہ (المذکر) اَنصَرُ والمؤنث منہ نُصرٰی وتثنیتہما[5] اَنصَرَانِ ونُصرَیَانِ، والجمع منہما[6] اَنصَرُونَ واَنَاصِرُ ونُصَرٌ ونُصرَیَاتٌ :: اَلطَّلَبُ، جستن، اَلدُّخُولُ، درآمدن، اَلقَتلُ، کشتن، اَلقَفلُ، تافتن۔

(ایں ہمہ امثال بروزن نصر ینصر می آیند)

باب دوم: بروزن فَعَلَ یَفعِلُ بفتح العین فی الماضی وکسرہا فی الغابر (مضارع) چوں اَلضَّربُ وَالضَّربَۃُ زدن ورفتن بر روی زمین وپدید کردن مثل[7] تصریفہ۔ ضَرَبَ یَضرِبُ ضَربًا فَہُوَ ضَارِبٌ وضُرِبَ یُضرَبُ ضَربًا فَہُوَ مَضرُوبٌ الامر منہ اِضرِب والنہی عنہ لَاتَضرِب الظرف منہ مَضرِبٌ والآلۃ منہ مِضرَبٌ ومِضرَبَۃٌ ومِضرَابٌ وتثنیتہما مَضرِبَانِ ومِضرَبَانِ (ومِضرَابَانِ) والجمع منہما مَضَارِبُ ومَضَارِیبُ افعل التفضیل منہ (المذکر) اَضرَبُ والمؤنث منہ ضُربٰی وتثنیتہما اَضرَبَانِ وضُربَیَانِ والجمع منہما اَضرَبُونَ واَضَارِبُ وضُرَبٌ وضُربَیَاتٌ :: اَلغَسلُ شستن، اَلغَلبُ، غلبہ کردن، اَلظُّلمُ، ستم کردن، اَلفَصلُ جدا کردن۔

(ایں ہمہ امثال بروزن ضرب یضرب می آیند)

[1] غابر مضارع کا دوسرا نام ہے، یہ غبور سے بنا ہے جس کا معنے ہے باقی رہنا، چونکہ مضارع میں بھی زمانہ تکلم کے وقت تک باقی رہتا ہے، گذرا ہوا نہیں ہوتا اس لیے اسے غابر کہا جاتا ہے۔

[2] تصریفہ کا معنے ہے پھیرنا یعنے گردان کرنا، ایک کلمہ کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ یہاں جو گردان ذکر کی گئی ہے اس کو صرف صغیر کہتے ہیں اس میں ہر ایک مشتق کا ایک ایک صیغہ ذکر کر دیا جاتا ہے جیسے نَصَرَ ماضی کا واحد مذکر غائب اور یَنصُرُ مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

[3] تثنیتہما سے مراد ظرف اور آلہ کا تثنیہ، ظرف کا مَنصَرَانِ اور آلہ کا تثنیہ مِنصَرَانِ۔

[4] والجمع منہما سے مراد بھی ظرف اور آلہ کی جمع، مَنَاصِرُ ظرف اور آلہ دونوں کی جمع ہے لیکن مَنَاصِیرُ صرف آلہ کے وزن مِنصَارٌ کی جمع ہے۔

[5] تثنیتہما سے مراد اسم تفضیل کے مذکر اور مؤنث کا تثنیہ، مذکر کا اَنصَرَانِ اور مؤنث کا نُصرَیَانِ۔

[6] والجمع منہما سے مراد اسم تفضیل کے مذکر اور مؤنث کی جمع، اَنصَرُونَ جمع مذکر سالم، اَنَاصِرُ جمع مکسر نُصَرٌ، جمع مؤنث مکسر، نُصرَیَاتٌ، جمع مؤنث سالم۔

تنبیہ

حاشیہ نمبر ۳ سے لے کر نمبر ۶ تک تجرد کے تمام بابوں کو اسی پر قیاس کیا جائے۔

[7] پدید کردن مَثَل، مثال بیان کرنا المنجد نے یہی بیان کیا ضَرَبَ المَثَلَ، مثال بیان کرنا۔ بعض کے نزدیک مثال کی قید کے بغیر بھی "ضرب" مثال بیان کرنے کے معنے میں آتا ہے۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب سوم : بروزن فَعِلَ یَفعَلُ بکسر العین فے الماضی وفتحہا فی الغابر چوں السَّمْعُ والسَّمَاعُ۔ شنیدن وگوش فرا داشتن **تصریفہ** : سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا فہو سَامِعٌ وسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعًا فہو مَسْمُوعٌ الامر منہ اِسْمَعْ والنہی عنہ لَا تَسْمَعْ والظرف منہ مَسْمَعٌ والآلۃ منہ مِسْمَعٌ ومِسْمَعَۃٌ ومِسْمَاعٌ وتثنیتہما مِسْمَعَانِ ومِسْمَعَتَانِ ومِسْمَاعَانِ والجمع منہما مَسَامِعُ ومَسَامِیْعُ وافعل التفضیل منہ اَسْمَعُ والمؤنث منہ سُمْعٰی وتثنیتہما اَسْمَعَانِ وسُمْعَیَانِ والجمع منہما اَسْمَعُوْنَ واَسَامِعُ وسُمَّعٌ وسُمْعَیَاتٌ : اَلْعِلْمُ دانستن، اَلْفَہْمُ دریافتن اَلْحِفْظُ نگاہداشتن، اَلشَّہَادَۃُ گواہی دادن، اَلْحَمْدُ ستودن، اَلْجَہْلُ نادانستن۔

باب چہارم : بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح العین فیہما چوں اَلْفَتْحُ گشادن **تصریفہ** فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا فہو فَاتِحٌ وفُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحًا فہو مَفْتُوْحٌ الامر منہ اِفْتَحْ والنہی عنہ لَا تَفْتَحْ الظرف منہ مَفْتَحٌ والآلۃ منہ مِفْتَحٌ ومِفْتَحَۃٌ ومِفْتَاحٌ وتثنیتہما مِفْتَحَانِ ومِفْتَحَتَانِ والجمع منہما مَفَاتِحُ ومَفَاتِیْحُ وافعل التفضیل منہ اَفْتَحُ والمؤنث منہ فُتْحٰی وتثنیتہما اَفْتَحَانِ وفُتْحَیَانِ والجمع منہما اَفْتَحُوْنَ واَفَاتِحُ وفُتَحٌ وفُتْحَیَاتٌ : اَلْمَنْعُ بازداشتن، اَلصَّبْغُ رنگ کردن، اَلرَّہْنُ گروی داشتن، اَلسَّلْخُ پوست کشیدن۔

بدانکہ ہر فعلے کہ بریں وزن آید بجاے عین فعل یا لام فعل او حرفی باشد از حروف حلق وحروف حلق شش است الحاء والخاء والعین والغین والہاء والہمزۃ کہ مجموع وے اغ خعہ باشد امّا رَکَنَ یَرْکَنُ واَبٰی یَاْبٰی فَشَاذٌ۔

۱۔ السَّمْعُ ، فا کلمہ پر فتح اور کسرہ دونوں آتے ہیں جس کا معنے ہے سننا، بعض کے نزدیک بالفتح مصدر ہے اور بالکسر حاصل مصدر ہے اسی طرح سماع، سماعۃ، سماعیۃ بالفتح مصدر ہیں

۲۔ ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ پر فتح ہوگا۔

۳۔ الفتح، کھولنا، حکم کرنا، فراخ ہونا، کامیاب ہونا۔

۴۔ فتح یفتح کے باب پر آنے کے لیے یہ قانون ہے کہ جس لفظ کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہوگا وہی اس باب پر آئے گا لیکن یہ قانون نہیں کہ جس کلمہ کا عین یا لام حلقی ہو وہ ضرور فتح پر آئے گا اس لیے کہ شَہِدَ یَشْہَدُ کے عین کلمہ میں حرف حلقی ہے اور سَمِعَ یَسْمَعُ کے لام کلمہ میں حلقی ہے لیکن فتح باب پر نہیں۔

۵۔ رَکَنَ یَرْکَنُ (میلان کرنا، قوی جانب ہونا) فتح باب پر آیا ہوا ہے حالانکہ عین یا لام کلمہ حلقی نہیں، ایک جواب یہ ہے کہ یہ شاذ ہے یعنے خلاف قانون ہے اگرچہ موافق استعمال ہے، دوسرا جواب یہ ہے کہ اس میں تداخل ہے یعنے ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب سے ہے یہ کوئی مستقل باب نہیں۔
رَکَنَ یَرْکُنُ (نصر ینصر) سے ماضی لی اور رَکِنَ یَرْکَنُ سے مضارع لیا اس طرح بظاہر یہ باب فتح سمجھ آتا ہے واقعۃً یہ دو بابوں کا مجموعہ ہے۔

۶۔ ابیٰ یابیٰ فتح کے وزن پر ہے۔ اگرچہ عین یا لام کلمہ حلقی نہیں لیکن یہ بھی شاذ ہے یعنے خلاف قانون ہے، اگرچہ استعمال کے مطابق، یہ شاذ کی تین قسموں سے ایک ہے۔ شاذ کی تین قسمیں بیان کی جا چکی ہیں۔
ملاحظہ ہو صفحہ ۳۲ حاشیہ ۸

باب پنجم : بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیہما **بدانکہ** ایں باب لازم ست وبیشتر اسم فاعل ایں بروزن فَعِیْلٌ می آید چوں اَلْکَرَمُ والْکَرَامَۃُ بزرگ شدن **تصریفہ** کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَمًا وکَرَامَۃً فہو کَرِیْمٌ الامر منہ اُکْرُمْ والنہی عنہ لَا تَکْرُمْ الظرف منہ مَکْرَمٌ والآلۃ منہ مِکْرَمٌ ومِکْرَمَۃٌ ومِکْرَامٌ وتثنیتہما مِکْرَمَانِ ومِکْرَمَتَانِ ومِکْرَامَانِ والجمع منہما مَکَارِمُ ومَکَارِیْمُ افعل التفضیل منہ اَکْرَمُ والمؤنث منہ کُرْمٰی وتثنیتہما اَکْرَمَانِ وکُرْمَیَانِ والجمع منہما اَکْرَمُوْنَ واَکَارِمُ وکُرَمٌ وکُرْمَیَاتٌ : اَللُّطْفُ واللَّطَافَۃُ پاکیزہ شدن، اَلْقُرْبُ نزدیک شدن، اَلْبُعْدُ دور شدن، اَلْکَثْرَۃُ بسیار شدن۔

اما شاذ آنکہ وزن او کمتر آید آنرا سہ باب ست۔

باب اوّل بروزن فَعِلَ یَفْعِلُ بکسر العین فیہما چوں اَلْحَسْبُ والْحِسْبَانُ پنداشتن **تصریفہ** حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا وحِسْبَانًا فہو حَاسِبٌ وحُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وحِسْبَانًا فہو مَحْسُوْبٌ الامر منہ اِحْسِبْ والنہی عنہ لَا تَحْسِبْ الظرف منہ مَحْسِبٌ والآلۃ منہ مِحْسَبٌ ومِحْسَبَۃٌ ومِحْسَابٌ وتثنیتہما مِحْسَبَانِ ومِحْسَبَتَانِ والجمع منہما مَحَاسِبُ ومَحَاسِیْبُ وافعل التفضیل منہ اَحْسَبُ والمؤنث منہ حُسْبٰی وتثنیتہما اَحْسَبَانِ وحُسْبَیَانِ والجمع منہما اَحْسَبُوْنَ واَحَاسِبُ وحُسَبٌ وحُسْبَیَاتٌ۔

بدانکہ صحیح ازیں باب جز حَسِبَ یَحْسِبُ ونَعِمَ یَنْعِمُ دیگر نیامدہ است النَّعْمُ والنَّعْمَۃُ خوش عیش شدن۔

۱۔ فعل لازم وہ ہے جو فاعل پر اکتفا کرے مفعول بہ کی اسے ضرورت نہ ہو، فعل متعدی وہ ہے جس کو فاعل کے ساتھ مفعول بہ کی ضرورت بھی ہو جیسے کَرُمَ وہ بزرگ ہوا یہ لازم ہے شَرِبَ مَاءً اسنے پانی پیا یہ متعدی ہے۔ اکثر طور پر متعدی کا اردو ترجمہ کرتے وقت اس میں "نے" آتا ہے خیال رہے باقی چار مفعول یعنے مطلق، لہ، معہ، فیہ، لازم اور متعدی دونوں کے آتے ہیں۔
فائدہ : فعل لازم کا اسم مفعول اور فعل مجہول بغیر واسطہ حرف جار کے نہیں آتا اسی لیے مجہول بناتے وقت کُرِمَ بِہٖ پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ یعنے اس باب کے فاعل کی جگہ صفت مشبہ بروزن فعیل استعمال کرتے ہیں کبھی اسی معنے کے لیے کُرَام بالضم اور مَکْرَم بفتح العین کلمہ بھی استعمال کرتے ہیں

۳۔ کم استعمال ہونے والے تین باب اگرچہ مصنف نے ذکر کیے ہیں لیکن ...

۴۔ الحَسْبُ، صاحب نوادر الاصول نے بیان کیا ہے کہ مصدر حِسْبَانٌ (بالکسر) اور مَحْسَبَۃٌ بفتح المیم وکسر السین کا معنے ہے سمجھنا اور یہ باب فَعِلَ یَفْعِلُ سے آتا ہے لیکن جب مصدر حَسْبٌ بفتح الحاء اور حُسْبان بضم الحاء ہو تو باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے آئے گا اس کا معنے ہونا، شمار کرنا، حساب کرنا، سب کا معنے سمجھنا، کرنا غلط ہے۔ ہیں ان کا ذکر ان کے ساتھ ان شاء اللہ کیا جائے گا کہ وہ اصل میں مستقل باب نہیں

۵۔ صحیح میں سے صرف دو باب فَعِلَ یَفْعِلُ کے وزن پر آتے ہیں البتہ معتل میں سے چند باب اس وزن پر آتے ہیں جیسے وَمِقَ، دوست رکھنا، وَبِقَ ہلاک ہونا، وَفِقَ، موافق ہونا، وَثِقَ، مضبوط ہونا، وَرِثَ میراث پانا وَرِعَ پرہیزگار ہونا، وَرِمَ، سوجنا، وَرِیَ چقماق سے آگ نکالنا، وَلِیَ نزدیک ہونا وَغِرَ وَحِرَ کینہ رکھنا، وَلِہَ، غم رکھنا، ڈرنا، ڈر اور حیرت سے عقل کا زائل ہونا، وَہِلَ غیر مراد کی طرف وہم جانا، وَعِمَ، کسی کے حق میں نعمت کی دعا کرنا، وَطِئَ، پامال کرنا، یَئِسَ، ناامید ہونا، یَبِسَ، خشک ہونا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب دوم: بروزن فَعِلَ يَفْعُلُ بكسر العين في الماضي وضمها في الغابر بدانکہ صحیح آنست کہ ازیں باب جز فَضِلَ يَفْضُلُ ديگر نيامده است وبعضى حَضِرَ يَحْضُرُ ونَعِمَ يَنْعُمُ را نيز ازيں باب گويند چوں الفَضْلُ افزوں شدن وغلبہ کردن **تصریفہ**: فَضِلَ يَفْضُلُ فَضْلاً فهو فاضِلٌ وفُضِلَ يُفْضَلُ فَضْلاً فهو مَفْضُوْلٌ الامر منه اُفْضُلْ والنهي عنه لا تَفْضُلْ الظرف منه مَفْضَلٌ والآلة منه مِفْضَلٌ ومِفْضَلَةٌ ومِفْضَالٌ وتثنيتهما مَفْضَلانِ ومِفْضَلانِ ومِفْضَالانِ والجمع منهما مَفَاضِلُ ومَفَاضِيْلُ افعل التفضيل منه اَفْضَلُ والمؤنث منه فُضْلَى وتثنيتهما اَفْضَلانِ وفُضْلَيَانِ والجمع منهما اَفْضَلُوْنَ واَفَاضِلُ وفُضَلٌ وفُضْلَيَاتٌ الحُضُوْرُ حاضر شدن۔

باب سوم: بروزن فَعُلَ يَفْعَلُ بضم العين في الماضي وفتحها في الغابر بدانکہ ہر ماضی کہ مضموم العین بود مستقبل او نیز مضموم العین آید مگر در صرف واحد از معتل عین واوی مانند کِدْتَ وتَكَادُ چوں الكَوْدُ والكَيْدُوْدَةُ خواستن ونزدیک شدن، **تصریفہ**: كَادَ يَكَادُ كَوْدًا وكَيْدُوْدَةً فهو

---

۱ صحیح یہ ہے کہ فَعِلَ یَفْعُلُ کوئی مستقل باب نہیں بلکہ اس میں تداخل پایا گیا ہے یعنے ماضی اور باب کی اور مضارع اور باب کا ہے کیونکہ فَضِلَ یَفْضَلُ بروزن عَلِمَ یَعْلَمُ ایک باب ہے اور فَضَلَ یَفْضُلُ بروزن نَصَرَ یَنْصُرُ دوسرا باب ہے۔ پہلے سے ماضی لی اور دوسرے سے مضارع۔
۲ کُدْتَ۔ صحیح یہ ہے کہ اصل میں یہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے وزن پر آتا ہے اور اس کا درست تلفظ کِدْتَ ہے جیسے قرآن پاک میں آتا ہے لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ۔ کاف کے ضمہ سے آنے کو علامہ رضی نے مطلقاً رد کیا ہے اور بعض حضرات نے شاذ یعنے قلیل الاستعمال لیا ہے ۳ کَادَ اصل میں کَوِدَ یا کَوُدَ ہے واؤ کو الف سے بدلا کَادَ ہو گیا۔ **قاعدہ**۔ واؤ یا یا متحرک ماقبل مفتوح ہو تو اسے الف سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ وہ واؤ یا یا فا کلمہ، ناقص کا عین کلمہ نہ ہو اور اس کے بعد حرف تثنیہ یا مشدد، الف جمع مؤنث سالم اور نون تاکید نہ ہو اور وہ کلمہ بروزن فَعَلَانٌ اور فَعَلَی نہ ہو اور ملحق کے عین کلمہ میں نہ ہو اور حرف صحیح سے بدل ہو کر عین کلمہ میں واقع نہ ہو اور اس کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو اور اس کے بعد مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق اور سکون لازم ہو لیکن معنے کے لئے مفید نہ ہو اور فعل غیر متصرفہ کے عین کلمہ میں نہ ہو۔ قال اور باع اصل میں قَوَلَ اور بَيَعَ تھے ان میں قانون جاری ہوا لیکن قَوَلٌ، بَیَعٌ اور قَوِلَ، بَیِعَ اور قَوْعَدَ، لَیَقُوْلَنَّ اور قَوِیَ حَیِیَ اور عَصَوَانِ، رَحَیَانِ اور عَصَوِیَّۃٌ اور عَصَوَاتٌ، رَحَیَاتٌ اور تَدْعُوْنَ، اِخْشَیَنَّ اور جَوَلَانٌ، حَیَوَانٌ، صَوَدَی، حَیَدَی

اور قَوَلْوَلٌ، بَیَعُوْعٌ (ملحق بہ قَرْبُوْسٌ گوشہ زین) اور تَظَنّی، تَقَضّی (دراصل تَظَنُّنٌ، تَقَضُّضٌ بودند) اور عَوِرَ، صَیِدَ اور سَوَادٌ، بَیَاضٌ میں شروط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے قانون جاری نہیں کرتے (مثالیں ترتیب کے مطابق ہیں۔
۴ یَکَادُ اصل میں یَکْوَدُ تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دی واؤ کو الف کیا یَکَادُ ہو گیا۔

قاعدہ

واؤ اور یا مفتوح وسط میں واقع ہوں ماقبل حرف صحیح ساکن مظہر (غیر مدغم) قابل حرکت ہو تو واؤ اور یا کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور واؤ اور یا کو الف سے بدلتے ہیں شرط یہ ہے کہ کلمہ افعل کے وزن پر نہ ہو، فعل غیر متصرف نہ ہو اور ملحق اور رنگ کے معنے میں اور عیب کے معنے میں نہ ہو اور اسم آلہ نہ ہو، یُقَالُ اور یُبَاعُ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھے ان میں قانون جاری ہوا لیکن اِنْوَعَدَ، اِنْیَسَرَ اور اَقْوَلُ، اَبْیَعُ، اور مَا اَقْوَلَہٗ، مَا اَبْیَعَہٗ اور تَاْدَلَ اور بَایَعَ اور اِعْوَرَّ، اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ، اِجْوَنْدَرَ (ملحق با حرنجم) میں قانون جاری نہیں کرتے۔

كَائِدٌ وكِيْدَ يُكَادُ كَوْدًا وكَيْدُوْدَةً فهو مَكُوْدٌ الامر منه كُدْ والنهي عنه لا تَكُدْ الظرف منه مَكَادٌ و الآلة منه مِكْوَدٌ ومِكْوَدَةٌ ومِكْوَادٌ وتثنيتهما مَكَادَانِ ومِكْوَدَانِ ومِكْوَادَانِ والجمع منهما مَكَاوِدُ ومَكَاوِيْدُ افعل التفضيل منه اَكْوَدُ والمؤنث منه كُوْدَى وتثنيتهما اَكْوَدَانِ وكُوْدَيَانِ والجمع منهما اَكْوَدُوْنَ واَكَاوِدُ وكُوَدٌ وكُوْدَيَاتٌ۔

بدانکہ کِدْتَ دراصل کَوُدْتَ بود ضمہ بر واو دشوار داشتہ نقل کردہ بماقبل دادند بعد از ازالہ حرکت ماقبل، واو از جہت اجتماع ساکنین افتاد وبعدہ دال را بتا بدل کردند وتا را در تا ادغام کردند کِدْتَّ شد و تَكَادُ دراصل تَكْوَدُ بود حرکت واو نقل کردہ بماقبل دادند پس از جہت فتحہ ماقبل واو الف گشت تَكَادُ شد ایں لغت را العظمی از سَمِعَ یَسْمَعُ نیز گویند۔

اما مشعب ثلاثی کہ در وحرف زائد نیز باشد بر دو گونہ است **یکی** آنکہ ملحق بر باعی باشد **دوم** آنکہ ملحق بر باعی نباشد، اما آنکہ ملحق بر باعی نباشد نیز بر دو گونہ است **یکی** آنکہ در والف وصل در آید و **دیگر** آنکہ در والف

---

۱ کائد اصل میں کاوِدٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدلا کائِدٌ ہو گیا۔
قاعدہ: ہر واؤ اور یا جو واقع ہو الف فاعل کے بعد اور یا واقع ہو یائے تصغیر کے بعد اصل (ماضی) میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کا اصل ہو ہی نہیں تو اس واؤ اور یا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے کاوِدٌ، قاوِلٌ بایِعٌ سے کائِدٌ، قائِلٌ، بائِعٌ بناتے ہیں سائِفٌ اصل میں سایِفٌ ہے اس کا اصل استعمال نہیں۔ عاوِرٌ، صایِدٌ میں قانون جاری نہیں کیونکہ ان کا اصل سلامت رہتا ہے تصغیر کی مثال قُوَیْئِلٌ، بُوَیْئِعٌ ہیں لیکن عُوَیْوِرٌ اور صُوَیْیِدٌ میں قانون جاری نہیں ہوتا ۲ کِیْدَ اصل میں کُوِدَ ہے واؤ کو یا کیا۔ **قاعدہ** ہر واؤ اور یا مکسور ماضی مجہول میں ضمہ کے بعد واقع ہوں ان کا کسرہ ماقبل کو دینا بعد از حذف حرکت ماقبل جائز ہے اگر واؤ ہو تو وہ ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو جائے گی جیسے کُوِدَ، قُوِلَ، بُیِعَ، سے کِیْدَ، قِیْلَ، بِیْعَ بنائے گئے۔
۳ مَکُوْدٌ اصل میں مَکْوُوْدٌ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا دو ساکن جمع ہو گئے اس لیے ایک واؤ کو حذف کیا تو مَکُوْدٌ ہو گیا
تنبیہ: امر کُدْ اور نہی لَا تَکُدْ میں الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ مضارع مجہول یُکَادُ اور ظرف مَکَادٌ میں یَکَادُ (مضارع معلوم) والا قانون جاری ہوا۔ اسم آلہ مِکْوَدٌ، مِکْوَدَۃٌ، مِکْوَادٌ، مِکْوَدَانِ اور افعل التفضیل اَکْوَدُ، اَکْوَدَانِ، اَکْوَدُوْنَ میں قانون جاری نہیں کیا گیا کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اسم آلہ اور افعل التفضیل میں قانون جاری نہیں ہوتا، ۴ **قاعدہ**: ہر دال ساکن اس کے بعد تا

تا میں ادغام کرتے ہیں، عکس کی صورت قانون بالعکس جاری ہوگا یعنے ہر تا ساکن اس کے بعد دال متحرک آجائے تو تا کو دال بناتے ہیں اور دال کو دال میں ادغام کرتے ہیں، پہلی صورت کی مثال کِدتَّ اور وَعَدتَّ دوسری صورت کی مثال فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰہَ۔ ۵۔ بعض محققین کا یہ قول ہے اور یہی درست ہے جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کیونکہ قرآن پاک میں ماضی اور مضارع دونوں استعمال ہیں جو سَمِعَ یَسْمَعُ کے وزن پر آئے ہوئے ہیں ماضی کی مثال لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اور مضارع کی مثال یَکَادُ الْبَرْقُ۔
۶ تین حرف اصلی پر اگر کوئی حرف زائد ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں ایک ملحق بر باعی دوسری غیر ملحق بر باعی، جو ملحق بر باعی نہیں اسکی پھر دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس میں ہمزہ وصلی ہوگا دوسری قسم یہ ہے کہ اس میں ہمزہ وصل نہیں ہوگا جس میں ہمزہ وصل ہوگا اس کے نو باب ہیں۔
۷ ملحق اسے کہتے ہیں کہ کسی کلمہ میں تین حرف اصلیوں سے کوئی زائد ہو اور اس کے مصدر کا وزن رباعی مجرد یا مزید کے وزن کے مشابہ ہو جائے۔ اَخْرَجَ، صَرَّفَ، قَاتَلَ، اگرچہ دَحْرَجَ کے وزن کے مشابہ ہیں لیکن ان کے مصادر اِخْرَاجٌ، تَصْرِیْفٌ، مُقَاتَلَۃٌ رباعی کے مصدر دَحْرَجَۃٌ کے مشابہ نہیں اس لیے یہ ملحق نہیں۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

وصل در نیاید اما آنکه در و الف وصل در آید آنرا نہ باب ست ۔

باب اوّل: بروزن اِفْتِعَال چوں اَلْاِجْتِنَابُ، پرہیز کردن **تصریفہ** اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فہو مُجْتَنِبٌ واُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فہو مُجْتَنَبٌ الامر منہ اِجْتَنِبْ والنہی عنہ لَاتَجْتَنِبْ ۔

اَلْاِقْتِبَاسُ پارہ نور چیدن، اَلْاِقْتِنَاصُ صید کردن (شکار)، اَلْاِلْتِمَاسُ جستن، اَلْاِعْتِزَالُ یکسو شدن، اَلْاِحْتِمَالُ برداشتن، اَلْاِخْتِطَافُ ربودن۔

باب دوم اِسْتِفْعَال چوں اَلْاِسْتِنْصَارُ طلب یاری کردن **تصریفہ** اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فہو مُسْتَنْصِرٌ واُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فہو مُسْتَنْصَرٌ الامر منہ اِسْتَنْصِرْ والنہی عنہ لَاتَسْتَنْصِرْ ۔

اَلْاِسْتِغْفَارُ (بخشش طلب کرنا) آمرزش خواستن اَلْاِسْتِفْسَارُ پرسیدن اَلْاِسْتِنْفَارُ رمیدن و رمانیدن اَلْاِسْتِخْلَافُ کسے را بجای خویش یا بجای دیگر نشانیدن اَلْاِسْتِمْتَاعُ برخورداری گرفتن بکسی یا بچیزی **بدانکہ** ایں ہر دو باب لازم و متعدی آمدہ اند ۔
(کسی انسان یا کسی چیز سے نفع حاصل کرنا)

---

۱ افتعال کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ وصل ہوگا اور فا کلمہ کے بعد تا زائد ہوگی،

باب افتعال سے متعلق قوانین

قاعدہ: واؤ اور یا جو ہمزہ سے بدل نہ ہوں اگر باب افتعال کے فا کلمہ میں واقع ہوں تو واؤ اور یا کو تا کر کے تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہوتا ہے اِوْتَعَدَ کو اِتَّعَدَ اور اِیْتَسَرَ کو اِتَّسَرَ کرتے ہیں لیکن اِیْتَمَرَ اصل میں اِءْتَمَرَ تھا یہ یا ہمزہ سے بدل ہے لہٰذا اسے تا سے نہیں بدلا اِتَّخَذَ اصل میں اِءْتَخَذَ تھا پھر اِیْتَخَذَ بنایا پھر اِتَّخَذَ بنایا اگرچہ یا ہمزہ سے بدل ہے لیکن شاذ ہے۔ **قاعدہ** باب افتعال کے فا کلمہ میں سین یا شین واقع ہو تو تا کو فا کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے پھر ادغام کرنا واجب ہے اِسْتَمَعَ اور اِشْتَبَهَ کو اسی طرح پڑھیں یا اِسَّمَعَ اور اِشَّبَهَ بنالیں۔ **قاعدہ:** باب افتعال کے فا کلمہ میں طا، ظا، صاد، ضاد میں سے کوئی ایک واقع ہو تو تا کو طا سے بدلنا واجب ہے پھر طا میں صرف ادغام جیسے اِطْتَلَبَ کو اِطَّلَبَ پڑھنا واجب ہے، ظا میں ادغام اظہار دونوں جائز ہیں اظہار طا کو ظا کر کے یا ظا کو طا کر اِظْتَلَمَ کو اِظْطَلَمَ، اِطَّلَمَ اور اِظَّلَمَ، صاد اور ضاد میں ادغام اور اظہار جائز ہیں اظہار میں صرف ایک صورت طا کو صاد یا ضاد بنائیں اِصْتَبَرَ کو اِصْطَبَرَ یا اِصَّبَرَ اور اِضْتَرَبَ کو اِضْطَرَبَ یا اِضَّرَبَ، **قاعدہ:** دال، ذال، زا میں سے کوئی ایک باب افتعال کے فا کلمہ میں واقع ہو تو تا کو دال سے بدلنا واجب ہے پھر دال میں صرف ادغام اِدْتَرَكَ کو اِدَّرَكَ پڑھنا واجب ذال میں ادغام اور اظہار جائز، اظہار میں دال کو ذال یا ذال کو دال کیا جائے۔ اِذْتَكَرَ کو اِذْدَكَرَ یا اِدَّكَرَ یا اِذَّكَرَ زا میں ادغام اور اظہار جائز، اظہار میں ایک صورت دال کو زا کیا جائے۔ اِزْتَلَفَ کو اِزْدَلَفَ یا اِزَّلَفَ پڑھیں۔ **قاعدہ** باب افتعال کے فا کلمہ میں ثا واقع ہو تو تین صورتیں جائز ہیں۔ اِثْتَقَلَ یا اِثَّقَلَ یا اِتَّقَلَ، **قاعدہ:** تا، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک باب افتعال کے عین کلمہ میں واقع ہو جائے تو تا کو عین کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اِکْتَتَرَ کو اِکَتَّرَ، اِقْتَدَرَ کو اِقَدَّرَ، اِعْتَذَرَ کو اِعَذَّرَ، اِعْتَزَلَ کو اِعَزَّلَ، اِکْتَسَبَ کو اِکَسَّبَ، اِنْتَشَرَ کو اِنَشَّرَ، اِبْتَصَرَ کو اِبَصَّرَ، اِغْتَضَبَ کو اِغَضَّبَ، اِخْتَطَبَ کو اِخَطَّبَ، اِنْتَظَرَ کو اِنَظَّرَ۔

۲ ۔ استفعال کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے ہمزہ، سین اور تا اس کی ماضی میں زائد ہوتے ہیں۔

۳ مُسْتَنْصِرٌ یہ اسم فاعل ہے ثلاثی مجرد کے بغیر تمام ابواب کا اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر ہوتا ہے علامت مضارع کی جگہ میم مضموم ہوگی، آخر میں تنوین علامت اسم ہوگی، اور اسم مفعول اسی قاعدہ کے مطابق مضارع مجہول سے بنے گا۔

باب سوم بروزن اِنْفِعَال چوں اَلْاِنْفِطَارُ (پھٹنا) شگافتہ شدن **بدانکہ** ہر فعلیکہ بریں وزن آید لازم باشد **تصریفہ** اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فہو مُنْفَطِرٌ الامر منہ اِنْفَطِرْ والنہی عنہ لَاتَنْفَطِرْ ۔ اَلْاِنْصِرَافُ باز گشتن اَلْاِنْقِلَابُ برگشتہ شدن اَلْاِنْخِفَافُ سبک شدن اَلْاِنْشِعَابُ شاخ در شاخ شدن۔

باب چہارم بروزن اِفْعِلَال **بدانکہ** ایں باب نیز لازم ست چوں اَلْاِحْمِرَارُ سرخ شدن **تصریفہ** اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فہو مُحْمَرٌّ الامر منہ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنہی عنہ لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ ۔ اَلْاِخْضِرَارُ سبز شدن اَلْاِصْفِرَارُ زرد شدن اَلْاِغْبِرَارُ گرد آلود شدن اَلْاِبْلِقَاقُ ابلق شدن

باب پنجم بروزن اِفْعِیْلَال چوں اَلْاِدْهِیْمَامُ سخت سیاہ شدن **تصریفہ** اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَامًا فہو مُدْهَامٌّ الامر منہ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ والنہی عنہ لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ ۔ اَلْاِسْمِیْرَارُ گندم گوں شدن، اَلْاِکْمِیْتَاتُ کمیت شدن اسپ اَلْاِشْهِیْبَابُ سفید شدن اسپ، (گھوڑے کا سرخ و سفید ہونا) اَلْاِصْفِیْرَارُ خشک شدن نبات، اَلْاِسْحِیْرَارُ سہر از شدن **بدانکہ** ایں باب لازم است۔

---

۱ انفعال کی ماضی میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ اور نون زائد ہوتے ہیں یہ لازم ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا فعل مجہول اور اسم مفعول نہیں ہوتا

۲ افعلال کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ اور لام کلمہ کے بعد اسی کا ہم جنس لفظ زائد ہوگا۔

۳ اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا یَحْمَرُّ اصل میں یَحْمَرِرُ تھا مُحْمَرٌّ اصل میں مُحْمَرِرٌ تھا پہلے حرف کی حرکت کو گرایا اور ادغام کیا۔

قاعدہ، دو حرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہو جائیں اور دونوں متحرک ہوں پہلے کی حرکت کو گرا کر پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے ان دونوں مثالوں میں کیا اسی طرح مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا پہلے دال کی حرکت کو گرا کر ادغام کیا مَدَّ ہو گیا،

قاعدہ، اگر دو حرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہوں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک تو ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ تھا پہلا ساکن دوسرا متحرک ادغام کیا مَدٌّ ہو گیا۔

قاعدہ ۔ اگر پہلا حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور اس کا سکون لازمی ہو تو ادغام منع ہے جیسے مَدَدْنَ یہاں ادغام نہیں ہو سکے گا، اگر پہلا متحرک دوسرا ساکن لیکن اس کا سکون عارضی ہو تو ادغام کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح جائز جیسے امر کا صیغہ اِحْمَرِرْ ہے یہ مضارع سے بنا ہے مضارع میں سکون نہیں تھا امر کی وجہ سے عارضی سکون آ گیا اب اختیار ہے [illegible] ادغام [illegible] جائے یا پہلے حرف کی حرکت گرا کر ادغام کیا جائے دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے حرف کو حرکت کسرہ کی دی جائے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ کے مطابق یا فتحہ خفیف حرکت سمجھتے دی جائے اس طرح اِحْمَرِّ اور اِحْمَرَّ پڑھا جائے گا۔ جحد اور نہی میں بھی یہی قانون جاری ہوگا۔ **تنبیہ،** اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو دوسرے حرف کو اسی کی مناسبت سے ضمہ دینا بھی جائز ہے اسی وجہ سے مُدَّ مُدِّ مُدَّ اُمْدُدْ میں چار صورتیں ہیں۔

۴ افعیلال کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد الف اور لام کلمہ کا ہم جنس زائد ہوتے ہیں **فائدہ** اس باب میں تمام قوانین وہ ہی جاری ہوں گے جو اِفْعِلَال (اِحْمِرَارٌ) میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اِدْهَامَّ اصل میں اِدْهَامَمَ، اور یَدْهَامُّ اصل میں یَدْهَامِمُ اور مُدْهَامٌّ اصل میں مُدْهَامِمٌ تھا اسی طرح امر، نہی، جحد میں تین تین صورتیں آئیں گی۔

تنبیہ:۔ اس باب اور افعلال کا اسم مفعول بواسطہ حرف جار آئے تو اسم فاعل اور اسم مفعول بعد از ادغام ایک طرح ہی کے ہوں گے اصل کے لحاظ سے فرق ہوگا، جیسے مُحْمَرٌّ اسم فاعل بھی ہے اور اسم مفعول بھی اسم فاعل اصل میں مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ تھا، اسی طرح مُدْهَامٌّ اسم فاعل اور اسم مفعول ہے اصل میں اسم فاعل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ تھا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب ششم بروزن اِفْعِيعَالٌ چوں اَلْاِخْشِيشَانُ سخت درشت شدن **تصریفہ** اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيشَانًا فهو مُخْشَوْشِنٌ الامر منه اِخْشَوْشِنْ والنهى عنه لَا تَخْشَوْشِنْ ؛ اَلْاِخْرِيرَاقُ دریدہ شدن جامہ اَلْاِخْلِيلَاقُ کہنہ شدن جامہ اَلْاِمْلِيلَاحُ شور شدن آب، اَلْاِحْدِيدَابُ کوژ پشت شدن: **بدانکہ** ایں باب ہم لازم ست و در قرآن شریف نیامدہ است۔

باب ہفتم بروزن اِفْعِوَّالٌ چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ شتافتن شتر **تصریفہ** اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فهو مُجْلَوِّذٌ الامر منه اِجْلَوِّذْ والنهى عنه لَا تَجْلَوِّذْ ؛ اَلْاِخْرِوَّاطُ چوب تراشیدن، اَلْاِعْلِوَّاطُ قلادہ در گردن شتر بستن، يُقَالُ اِعْلَوَّطَ الْبَعِيرُ اِذَا تَعَلَّقَ بِعُنُقِهٖ قِلَادَةً **بدانکہ** ایں باب ہم لازم است و در قرآن شریف نیامدہ۔

باب ہشتم بروزن اِفَّاعُلٌ چوں اَلْاِثَّاقُلُ گراں بار شدن و خود را گراں بار ساختن **تصریفہ** اِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا فهو مُثَّاقِلٌ الامر منه اِثَّاقَلْ والنهى عنه لَا تَثَّاقَلْ ؛ اَلْاِدَّارُكُ دررسیدن و دریافتن، اَلْاِسَّاقُطُ میوہ از درخت افگندن، اَلْاِشَّابُهُ ہمشکل شدن، اَلْاِصَّالُحُ بایکدیگر آشتی کردن۔

باب نہم بروزن اِفَّعُّلٌ چوں اَلْاِطَّهُّرُ پاک شدن **تصریفہ** اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فهو مُطَّهِّرٌ الامر منه اِطَّهَّرْ والنهى عنه لَا تَطَّهَّرْ ؛ اَلْاِزَّمُّلُ جامہ بر سر کشیدن، اَلْاِضَّرُّعُ زاری کردن، اَلْاِجَّنُّبُ دور شدن، اَلْاِذَّكُّرُ پند پذیرفتن و یاد کردن۔

۱؎ اِفْعِيعَالٌ باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد واؤ اور اس واؤ کے بعد عین کلمہ کا ہم جنس لفظ زائد ہوگا۔

۲؎ اس باب کے وزن پر کوئی مثال قرآن شریف میں نہیں پائی گئی۔

۳؎ اِفْعِوَّالٌ کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد دو واؤ زائد ہوں گی جیسے کہ واضح ہے کہ واؤ مشدد حقیقت میں دو واؤ ہی ہیں۔

انتباہ

فعل لازم کے افعال سے مجہول اور اسم مفعول کی گردانیں بغیر واسطہ حرف جار کے نہیں آتیں ان کے ساتھ بِہٖ وغیرہ کو ملایا جاتا ہے لیکن اکثر طور پہ باب انفعال، افعلال، افعیلال، افعوال، افیعال کے لازم ہونے کے باوجود ان کی مجہول اور اسم مفعول کی گردانیں کرائی جاتی ہیں تاکہ طلباء کو مجہول کی گردانوں کی سمجھ بھی آجائے۔

۴؎ اونٹ کی گردن میں جب قِلادہ (گانی) ڈالا جائے تو کہا جاتا ہے اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرَ۔ اس نے اونٹ کے گلے میں قلادہ ڈالا۔

بدانکہ اصل باب اِفَّاعُلٌ و اِفَّعُّلٌ تَفَاعُلٌ و تَفَعُّلٌ بودہ تا را ساکن کردہ بفا بدل کردند و فا را در فا ادغام نمودند از جہت مجانست در مخرج پس ہمزہ وصل مکسور در اول او در آوردند تا ابتدا بالسکون لازم نیاید اِفَّاعُلٌ و اِفَّعُّلٌ شد اما آنکہ در والف وصل در نیاید آنرا پنج باب ست۔

باب اول بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِكْرَامُ گرامی کردن **تصریفہ** اَكْرَمَ يُكْرِمُ اِكْرَامًا فهو مُكْرِمٌ و اُكْرِمَ يُكْرَمُ اِكْرَامًا فهو مُكْرَمٌ الامر منه اَكْرِمْ والنهى عنه لَا تُكْرِمْ ؛ اَلْاِسْلَامُ مسلمان شدن و گردن نہادن، اَلْاِذْهَابُ بُردن، اَلْاِعْلَانُ آشکارا کردن، اَلْاِكْمَالُ تمام کردن، **بدانکہ** ہمزہ امر حاضر ایں باب

۱؎ جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے کہ اِفَّاعُلٌ اصل میں تَفَاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ اصل میں تَفَعُّلٌ ہے، اس سے خود واضح ہو رہا ہے کہ درحقیقت یہ باب تفاعل اور تفعل ہیں ان کو مستقل افاعل اور افعل نام دینا ہی غیر مناسب ورنہ ابواب کی تعداد کثیر ہو جائے گی جیسے باب افتعال اِكْتِثَاذٌ کو اِكِّثَاذٌ پڑھنا جائز ہے اس طرح باب کا نام اِفِّعَالٌ ہوگا، اسی طرح اِذْكَوْلٰى دراصل باب افیعال ہے تبدیلی کے بعد اِفْعِيعَاءٌ ہو جائے گا اس طرح اور بابوں میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں اس لیے ان کو اصلی نام باب تفعل یا تفاعل ہی دیا جائے۔

۲؎ تا کو ساکن کیا فا کلمہ یعنے ثا سے تبدیل کیا کیونکہ تا اور ثا دونوں قریب المخرج ہیں یعنے جس طرح متجانسین میں ادغام ہوتا ہے اسی طرح متقاربین میں بھی ادغام ہوتا ہے جب تا کو ثا کر کے ادغام کیا تو ابتدا بالساکن لازم آئی اس لیے ہمزہ وصل مکسور کو اول میں لایا تو اِثَّاقُلٌ ہو گیا

قاعدہ

ثا، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک باب تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کے فا کلمہ میں واقع ہو تو تَفَعُّلٌ کی تا کو فا کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے بعد میں جنس کو جنس سے ادغام کرنا واجب ہے۔

اگر تا واقع ہو باب تفعل یا تفاعل کے فا کلمہ میں تو ادغام کرنا واجب ہے کیونکہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے۔ جیسے تَتَرَّكَ کو اِتَّرَّكَ پڑھنا واجب ہے البتہ باقی مندرجہ بالا الفاظ میں دو صورتیں جائز ہیں۔

تَثَقَّلَ اور تَثَاقَلَ کو اِثَّقَّلَ، اِثَّاقَلَ، تَدَرَّكَ، اور تَدَارَكَ کو اِدَّرَّكَ اور اِدَّارَكَ ؛ تَذَكَّرَ، تَذَاكَرَ کو اِذَّكَّرَ، اِذَّاكَرَ ؛ تَزَلَّفَ کو اِزَّلَّفَ، اِزَّالَفَ، تَسَمَّعَ، تَسَامَعَ کو اِسَّمَّعَ، اِسَّامَعَ ؛ تَشَبَّهَ، تَشَابَهَ کو اِشَّبَّهَ، اِشَّابَهَ ؛ تَصَبَّرَ، اور تَصَابَرَ کو اِصَّبَّرَ، اِصَّابَرَ ؛ تَضَرَّبَ، تَضَارَبَ کو اِضَّرَّبَ، اِضَّارَبَ ؛ تَطَلَّبَ، تَطَالَبَ کو اِطَّلَّبَ، اِطَّالَبَ ؛ تَظَلَّمَ، تَظَالَمَ کو اِظَّلَّمَ، اِظَّالَمَ پڑھنا جائز ہے۔

۳؎ جن بابوں کے شروع میں ہمزہ وصلی نہیں آتا وہ پانچ باب ہیں۔

۴؎ باب افعال کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے، امر حاضر کی قید اتفاقی ہے کیونکہ اس باب کی ماضی، مصدر اور امر حاضر وغیرہ تمام کا ہمزہ قطعی ہوتا۔

فائدہ

ہمزہ وصلی وہ ہے جو درج کلام میں گر جاتا قراءۃً البتہ کتابۃً موجود رہتا ہے جیسے وَاضْرِبْ، ہمزہ قطعی وہ ہے جو درج کلام میں قراءۃً اور کتابۃً نہیں گرتا۔ ہمزہ قطعی کے علاوہ ہمزہ وصلی ہے۔

ہمزہ قطعی نو قسم ہیں، باب افعال کا ہمزہ جیسے اَكْرَمَ، مضارع کے واحد متکلم کا ہمزہ جیسے اَضْرِبُ، اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَضْرَبُ جمع کا ہمزہ جیسے اَشْرَافٌ، اَعلام (ناموں) کا ہمزہ جیسے اِسْمٰعِيلُ، اِسْحٰقُ، بنا کا ہمزہ یعنے کلمہ کا وضع کے لحاظ سے واقع ہونے والا جیسے اِصْبَعٌ (انگلی) اَمْرٌ، فعل تعجب کا ہمزہ جیسے مَا اَضْرَبَ زَيْدًا، ہمزہ استفہام جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کا پہلا ہمزہ استفہام کا ہے جو قطعی ہے اگرچہ دوسرا ہمزہ باب افعال کا ہونے کی وجہ سے قطعی ہی ہے تاہم یہاں مثال استفہام کے لحاظ سے دی گئی۔ ندا کا ہمزہ جیسے اَعَبْدَ اللّٰهِ (اے عبداللہ)

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

وصلی نیست بلکہ ہمزہ قطعی است کہ حذف کردہ شدہ است از مضارع او یعنے تُکْرِمُ کہ در اصل تُؤَکْرِمُ بودہ است از برائے موافقت اُکْرِمُ کہ در اصل اُأَکْرِمُ بودہ است ہمزہ ثانی از جہت اجتماع ہمزتین افتاد اُکْرِمُ شد ۔

باب دوم بروزن تفعیل چوں اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن **تصریفہ**: صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَھُوَ مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَھُوَ مُصَرَّفٌ الامر منہ صَرِّفْ والنہی عنہ لَاتُصَرِّفْ ؛ اَلتَّکْذِیْبُ وَالْکِذَّابُ، کسی را دروغ زن داشتن اَلتَّقْدِیْمُ پیش شدن و پیش کردن، اَلتَّمْکِیْنُ جای دادن اَلتَّعْظِیْمُ بزرگ داشتن، اَلتَّعْجِیْلُ شتابی کردن

باب سوم بروزن تَفَعُّل چوں اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن **تصریفہ** تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَھُوَ مُتَقَبِّلٌ وَتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَھُوَ مُتَقَبَّلٌ الامر منہ تَقَبَّلْ والنہی عنہ لَاتَقَبَّلْ ؛ اَلتَّفَکُّہُ میوہ خوردن، اَلتَّلَبُّثُ درنگ کردن، اَلتَّعَجُّلُ شتافتن، اَلتَّبَسُّمُ دندان سفید کردن **بدانکہ** درباب تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ و تَفَعْلُلْ ہرجاکہ دو تا دراول کلمہ بہم آیند روا باشد کہ یک تا را حذف کنند ۔ [مراد مضارع معلوم است نہ کہ مجہول]

لہ یہاں سے ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ امر حاضر کو مضارع کے حاضر صیغہ سے بنایا جاتا ہے اور مضارع کا صیغہ تُکْرِمُ ہے اس میں ہمزہ نہیں بلکہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد حرف ساکن ہے اس لیے امر میں ہمزہ وصلی ہونا چاہیئے۔ جواب دیا گیا ہے کہ مضارع کا صیغہ تُکْرِمُ اصل میں تُؤَکْرِمُ ہے تا کو حذف کیا آخر کو ساکن کیا اَکْرِمْ ہو گیا۔ البتہ تُکْرِمُ میں ہمزہ اُکْرِمُ کی مناسبت سے حذف کیا تاکہ مضارع کے تمام صیغے ایک جیسے ہو جائیں اُکْرِمُ میں حذف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اُأَکْرِمُ تھا دو ہمزہ کا شروع میں واقع ہونا قبیح سمجھتے ہوئے ایک ہمزہ کا حذف کرنا واجب سمجھا گیا ہے پہلا ہمزہ چونکہ علامتِ مضارع تھا اور صیغہ بھی مضارع کا بنانا مقصود تھا اس لیے دوسرے ہمزہ کو حذف کیا۔

۲ہ باب تفعّل کی ماضی کے واحد غائب کے صیغہ میں فا کلمہ سے پہلے تا زائد ہوگی اور عین کلمہ مشدد ہوگا یعنے عین کلمہ کا ہم جنس لفظ زائد ہوگا۔

۳ہ قاعدہ - تا مضارع جب داخل ہو تا تفعّل اور تفاعُل اور تفعلُل پر تو اس باب کے مضارع معلوم میں ایک تا کو گرانا جائز ہے تَتَقَبَّلُ کو تَقَبَّلُ، تَتَقَابَلُ کو تَقَابَلُ۔ تَتَدَحْرَجُ کو تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے لیکن مضارع مجہول میں ایک تا کو حذف نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ اگر پہلی تا کو حذف کریں تو اسی باب کے مضارع معلوم سے تا کو حذف کرنے کی صورت سے التباس لازم آئے گا مجہول اور معلوم دونوں تُقُبِّلُ، تُقُوبِلُ، تُدُحْرِجُ ہوں گے اور اگر دوسری تا کو حذف کیا جائے تو تُقَبَّلُ، تُقَابَلُ، تُدَحْرَجُ ہوں گے یہی وزن دوسرے ابواب کے مضارع مجہول کا ہے کیونکہ تُقَبَّلُ باب تفعیل اور تُقَابَلُ باب مفاعلہ اور تُدَحْرَجُ باب فَعْلَلَۃٌ کے مضارع مجہول ہیں۔ اسی طرح تفعّل کا تفعیل اور تفاعل کا مفاعلہ اور تفعلل کا فعللۃ کے مضارع مجہول سے التباس لازم آتا۔

باب چہارم بروزن مُفَاعَلَۃ چوں اَلْمُقَاتَلَۃُ وَالْقِتَالُ بایک دیگر کارزار کردن **تصریفہ** قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً وَقِتَالًا فَھُوَ مُقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَۃً وَقِتَالًا فَھُوَ مُقَاتَلٌ الامر منہ قَاتِلْ والنہی عنہ لَاتُقَاتِلْ ؛ اَلْمُعَاقَبَۃُ وَالْعِقَابُ بایک دیگر عذاب کردن، اَلْمُخَادَعَۃُ وَالْخِدَاعُ فریفتن، اَلْمُلَازَمَۃُ وَاللِّزَامُ، باہم لازم گرفتن، اَلْمُبَارَکَۃُ برکت گرفتن بخدائے عزّوجلّ یا بکسے یا بچیزے

باب پنجم بروزن تَفَاعُل چوں اَلتَّقَابُلُ بایک دیگر روبرو شدن **تصریفہ** تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَھُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَھُوَ مُتَقَابَلٌ الامر منہ تَقَابَلْ والنہی عنہ لَاتَقَابَلْ ؛ اَلتَّخَافُتُ بایک دیگر سخن پنہاں گفتن، اَلتَّعَارُفُ، بایک دیگر شناختن، اَلتَّفَاخُرُ، بایک دیگر فخر کردن۔ [ایک دوسرے کو پہچاننا]

اما رباعی نیز بر دو گونہ است **یکی مجرد** کہ در وحرف زائد نباشد **دوم منشعب** کہ در وحرف زائد باشد اما آنکہ در وحرف زائد نباشد آنرا یک باب است و ایں باب لازم و متعدی نیز آمدہ ست ۔

لہ ایک دوسرے سے لڑائی کرنا، یعنے باب مفاعلہ اکثر طور پر جانبین میں اشتراک کے لیے آتا ہے لیکن کبھی عام الابواب کی طرح جانب واحد سے آتا ہے لیکن ترکیبی لحاظ سے ایک ہی فاعل اور ایک مفعول ہوتا ہے جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، میں زَیْدٌ فاعل اور عَمْرًا مفعول ہے اگرچہ معنوی لحاظ سے ہر ایک فاعل اور ہر ایک مفعول ہے معنے ہوگا، زید نے عمرو کو اور عمرو نے زید کو مارا، لیکن عَاقَبْتُ اللِّصَّ، میں نے چور کو سزا دی، اس میں معنوی اعتبار پر بھی ایک ہی فاعل اور ایک ہی مفعول ہے۔

۲ہ اَلْمُبَارَکَۃُ کا مصنف نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے برکت حاصل کرنا یا کسی آدمی سے یا کسی چیز سے" لیکن صحیح ترجمہ اس طرح ہے جو اَلْمُنْجِد میں ہے۔ بَارَکَ الرَّجُلَ۔ کسی آدمی کے حق میں برکت کی دعا مانگنا، راضی ہونا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَفِیْکَ وَعَلَیْکَ وَبَارَکَکَ، اللہ تجھ کو مبارک کرے، کہتے ہیں۔ بَارِکْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِھِمْ۔ یعنے اے اللہ تعالےٰ تو نے انبیاء کرام اور انکی اولاد کو جو شرافت و بزرگی اور عزت بخشی ہے وہ ہمیشہ برقرار رکھ۔

۳ہ اَلتَّخَافُتُ کا ترجمہ مصنف نے کیا ہے، ایک دوسرے سے بات پوشیدہ کہنا، لیکن المنجد نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ تَخَافَتَ بِکَلَامِہٖ وَ

آواز سے پڑھنا، تَخَافَتَ۔ بتکلف ضعف و سکون کا اظہار کرنا۔

۴ہ تَفَاعُلٌ باب کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے تا اور بعد میں الف زائد ہوتا ہے۔

۵ہ تُقُوْبِلَ اور مفاعلہ کی ماضی مجہول قُوْبِلَ ماضی معروف تَقَابَلَ اور قَابَلَ سے بنائی گئیں غیر ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری حرف مبنی بر فتح ہی رہے گا اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دیا جائے اور باقی ہر متحرک حرف کو ضمہ دیا جائے اور ساکن کو اپنے حال پر رکھا جائے اس لیے جب الف کا ماقبل مضموم ہو گیا تو الف کو واؤ سے بدل دیا گیا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب اول بروزن فَعْلَلَةٌ[1] چوں اَلْبَعْثَرَةُ برانگیختن **تصریفہ** بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ وبُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ والنهی عنه لَا تُبَعْثِرْ ۔ اَلدَّحْرَجَةُ بسیار گردانیدن، اَلْعَسْكَرَةُ لشکر ساختن، اَلْقَنْطَرَةُ پل بستن، اَلزَّعْفَرَةُ رنگ کردن بزعفران،

اما رباعی منشعب که دو حرف زائد باشد آں نیز بردو گونه است **یکی** آنکه در و ہمزہ وصل نباشد و دیگر آنکه در و ہمزہ وصل باشد **اما** آنکه در و ہمزہ وصل نباشد آنرا نیز یک باب ست وایں باب لازم است ودر قرآن شریف نیامده است ۔

باب اول بروزن تَفَعْلُلٌ چوں اَلتَّسَرْبُلُ پیراہن پوشیدن **تصریفہ** تَسَرْبَلَ يَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فهو مُتَسَرْبِلٌ الامر منه تَسَرْبَلْ والنهی عنه لَا تَتَسَرْبَلْ ۔ اَلتَّبَرْقُعُ برقع پوشیدن اَلتَّمَقْعُرُ مقعور شدن، اَلتَّزَنْدُقُ[2] زندیق شدن، اَلتَّبَخْتُرُ بناز خرامیدن (ناز نخرے سے چلنا) **اما** آنکه در و ہمزہ وصل در آید آنرا دو باب است، و آں ہر دو باب لازم است ۔

باب اول بروزن اِفْعِنْلَالٌ چوں اَلْاِبْرِنْشَاقُ شاد شدن (خوش ہونا) **تصریفہ** اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فهو مُبْرَنْشِقٌ الامر منه اِبْرَنْشِقْ والنهی عنه لَا تَبْرَنْشِقْ ۔ اَلْاِحْرِنْجَامُ جمع شدن، اَلْاِبْلِنْدَاحُ فراخ شدن جایگاه، اَلْاِسْلِنْطَاحُ برقفا خفتن (گدی کے بل سونا)، اَلْاِعْرِنْكَاسُ سیاہ شدن موئے (بالوں کا سیاہ ہونا)۔ **بدانکہ** ایں باب در قرآن شریف نیامده است ۔

---

[1] اس باب کا مصدر جس طرح فَعْلَلَةٌ آتا ہے اسی طرح فِعْلَالٌ (بالکسر) بھی آتا ہے جیسے سَرْهَفْتُ سِرْهَافًا، میں نے بچے کی غذا کو درست کیا، اسی طرح اس باب کا مصدر فَعْلَالٌ (بالفتح) بھی آتا ہے جیسے صَلْصَالًا، وَسْوَاسًا اور فَعْلَلَى کے وزن پر آتا ہے جیسے قَهْقَرٰى (الٹا پیچھے کی جانب چلنا) اور فُعْلُلَاءُ (بضم اول وثالث والف ممدوده) جیسے قُرْفُصَاءُ (سرین پر اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ران پیٹ سے چپاں ہوں۔) **تنبیہ** رباعی مجرد ہو یا مزید اور ثلاثی مزید کے مقرر مصادر کے بغیر اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے اس کو مصدر میمی کہتے ہیں یعنے ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید کا اسم مفعول اور ظرف اور مصدر میمی ایک ہی وزن پر آئیں گے مصدر میمی کا اس وزن پر آنا قیاسی ہے لیکن ثلاثی مجرد سے مصدر اگرچہ اسم مفعول کے وزن پر کبھی آتا ہے لیکن وہ سماعی ہے قیاسی نہیں ثلاثی مجرد کا مصدر میمی قیاسی طور پر تمام ابواب سے مَفْعَلٌ (مفتوح العین) آتا ہے لیکن مثال یائی سے مطلقا اور مثال واوی جس کا مضارع يَفْعِلُ کے وزن پر ہو اور فا کلمہ حذف ہوتا ہو اس کا مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَوْعِدٌ اور مَيْسِرٌ اور وَجِلَ يَوْجَلُ سے بھی مَفْعِلٌ (بالکسر) آتا ہے۔

[2] زندیق کا لغوی معنے بے دین ہونا، مجوسی کو بھی زندیق کہا جاتا ہے مجوسی وہ ہے جو دو خدا مانتے ہیں ایک خالق خیر اس کو یزدان کہتے ہیں، دوسرا خالق شر اسکو آهَرْمَنْ کہتے ہیں، اسی طرح انبیاء کرام کی شان میں یا صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والا زندیق ہے [illegible]

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

باب دوم بروزن اِفْعِلَّالٌ چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ موئے برتن خاستن (رونگٹے کھڑے ہونا) **تصریفہ** اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ الامر منه[1] اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ اِقْشَعِرِّ والنهی عنه لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ ۔ اَلْاِقْمِطْرَارُ سخت ناخوش شدن، اَلْاِشْفِتْرَارُ پراگنده شدن، اَلْاِزْمِهْرَارُ سرخ شدن چشم، اَلْاِسْمِهْرَارُ سخت شدن خار (کانٹے کا سخت ہونا)، اَلْاِشْمِخْرَارُ بلند شدن (بھڑنا) **بدانکہ** ایں باب در قرآن شریف آمده است **کما قال اللّٰه تعالیٰ** تَقْشَعِرُّ[2] مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ (پ ۲۳)

اما ثلاثی منشعب که ملحق برباعی است نیز بردو گونه است **یکی** آنکه ملحق برباعی مجرد باشد و **دوم** آنکه ملحق برباعی مجرد نباشد **اما** آنکه ملحق برباعی مجرد باشد آنرا ہفت باب است ۔

باب اول بروزن فَعْلَلَةٌ[3] بتکرار اللام چوں اَلْجَلْبَبَةُ چادر پوشیدن **تصریفہ** جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبِبٌ وجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبَبٌ الامر منه جَلْبِبْ والنهی عنه لَا تُجَلْبِبْ اَلشَّمْلَلَةُ شتافتن (پیٹنا)، ولیس هٰذا الباب فی القرآن ۔

باب دوم بروزن فَعْنَلَةٌ[4] بزیادة النون بین العین واللام، چوں اَلْقَلْنَسَةُ کلاه پوشیدن، **تصریفہ**، قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنِسٌ وقُلْنِسَ يُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنَسٌ، الامر منه قَلْنِسْ والنهی عنه لَا تُقَلْنِسْ، ولیس فی القرآن ۔

---

[1] امر اور جحد اور نہی میں تین تین صورتیں پڑھی جائیں گی ادغام کا ضابطہ باب افعِلَال (اِحْمِرَارٌ) میں بیان کیا جا چکا ہے، نیز ماضی، مضارع وغیرہ میں بھی اسی باب کی طرح ادغام ہوگا۔
فائدہ ۔ مصنف نے اگرچہ متعدی مزید کے ابواب کے افعال مجہول اور اسم مفعول نہیں ذکر کیے کیونکہ یہ لازم فعل ہیں لیکن مبتدی طلباء کو وزن کی پہچان کرانے کے لیے اکثر حضرات ان کے فعل مجہول اور اسم مفعول بھی ذکر کیے کرتے ہیں کیونکہ ان اوزان کے ساتھ ہی حرف جار ذکر کر کے متعدی بنایا جاتا ہے۔

[2] مکمل آیت کریمہ کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے بریکٹ میں ان مذکورہ الفاظ گرامی کا ترجمہ ہے۔ اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی ہے (اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں) پھر انکی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں، اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے [illegible]

[3] رباعی مجرد کا وزن فَعْلَلَةٌ ہے اور ملحق برباعی مجرد کے پہلے باب کا وزن بھی فَعْلَلَةٌ ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی مجرد کے چار حرف اصلی ہوتے ہیں، فا کلمہ، عین کلمہ اور دو لام لیکن ملحق حقیقت میں ثلاثی مزید ہے رباعی مجرد کے وزن کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کا نام ملحق ہوتا ہے اس کا پورا نام ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد ہے، اس میں دوسرا لام اصلی نہیں بلکہ لام کلمہ کا ہم جنس زائد ہے اصل لفظ جَلْبٌ ہے ایک با کو زائد کیا یعنے لام کلمہ کا تکرار ہے نہ کہ دوسرا لام بھی زائد ہے۔ عقلاً جَلْبَبَةٌ کا وزن فَعْلَبَةٌ ہونا چاہیے تھا لیکن آسانی کے لیے وزن میں تکرار لام کا اعتبار بھی کر دیا ہے ورنہ حقیقت میں جو لفظ زائد ہوتا ہے اسی کو بعینہ وزن میں زائد کیا جاتا ہے۔

[4] فَعْنَلَةٌ ظاہراً دَحْرَجَةٌ رباعی مجرد کا ہم وزن معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان نون زائد ہوتا ہے نون کلمہ میں اصل نہیں کہ اس کا وزن فَعْلَلَةٌ ہو بلکہ نون زائد کو وزن میں بعینہ زائد کیا جائے گا اسی لیے اس کا وزن فَعْنَلَةٌ بیان کیا گیا ہے۔

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب سوم بروزن فَوْعَلَةٌ بزیادۃ الواو بین الفاء والعین چوں الجَوْرَبَةُ پاتابہ پوشیدن۔ (جراب پہننا)

تصریفہ: جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فہو مُجَوْرِبٌ وجُوْرِبَ یُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فہو مُجَوْرَبٌ الامر منہ جَوْرِبْ والنہی عنہ لَا تُجَوْرِبْ: اَلْحَوْقَلَةُ سخت پیر شدن ولیس فی القرآن۔

باب چہارم بروزن فَعْوَلَةٌ بزیادۃ الواو بین العین واللام چوں السَّرْوَلَةُ ازار پوشیدن۔ (چادر باندھنا، شلوار پہننا)

تصریفہ سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً فہو مُسَرْوِلٌ الامر منہ سَرْوِلْ والنہی عنہ لَا تُسَرْوِلْ: اَلْجَهْوَرَةُ، آواز بلند کردن، ولیس فی القرآن۔

باب پنجم۔ بروزن فَیْعَلَةٌ بزیادۃ الیاء بین الفاء والعین، چوں الخَیْعَلَةُ پیراہن بے آستین پوشیدن،

تصریفہ: خَیْعَلَ یُخَیْعِلُ خَیْعَلَةً فہو مُخَیْعِلٌ وخُوْعِلَ یُخَیْعَلُ خَیْعَلَةً فہو مُخَیْعَلٌ الامر منہ خَیْعِلْ والنہی عنہ لَا تُخَیْعِلْ: اَلْهَیْمَنَةُ، گواہ شدن، یُقَالُ اِنَّ الْهَاءَ فِیْهِ مُبْدَلَةٌ مِنَ الْهَمْزَةِ: اَلصَّیْطَرَةُ برگماشتہ شدن، وجاء فی القرآن کما قال اللہ تعالی لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ۔ (آپ ان کو جبر سے منوانے والے تو نہیں)

بدانکہ خُوْعِلَ دراصل خُیْعِلَ بود از جہت ضمہ ماقبل یا واو گشت خُوْعِلَ شد۔

باب ششم بروزن فَعْیَلَةٌ بزیادۃ الیاء بین العین واللام چوں الشَّرْیَفَةُ، افزونی برگہائی کشت بریدن۔

تصریفہ شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ شَرْیَفَةً فہو مُشَرْیِفٌ وشُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَةً فہو مُشَرْیَفٌ، الامر منہ شَرْیِفْ والنہی عنہ لَا تُشَرْیِفْ، اَلْجَزْیَلَةُ زر اندودن، ولیس فی القرآن۔

---

۱ فَوْعَلَةٌ بھی ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد ہے معنے فَعْلَلَةٌ کے ساتھ ملحق ہے بظاہر اس کا وزن بھی فَعْلَلَةٌ نظر آتا ہے لیکن اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے اصل کلمہ نہیں اسی لیے اس کا وزن فَوْعَلَةٌ پیش کیا گیا ہے اگر واؤ اصل ہوتی زائد نہ ہوتی تو یقیناً رباعی مجرد ہوتا ملحق نہ ہوتا۔

تنبیہ

اِفْعَالٌ، تَفْعِیْلٌ، مُفَاعَلَةٌ، فَعْلَلَةٌ اور اس کے ملحقات کے مضارع معلوم میں بھی حروف "اتین" (علامات مضارع) مضموم ہوتے ہیں۔

۲ المنجد میں ہے خَیْعَلَ اس نے بغیر آستین کے قمیص پہنائی، تَخَیْعَلَ، بغیر آستین کے قمیص پہنی، اس طرح ترجمہ یہ ہونا چاہیے۔ پیراہن بے آستین پوشانیدن۔

تنبیہ

سَرْوَلَ اور شَرْیَفَ اور ان دونوں بابوں کے دوسرے فعلوں میں قانون جاری نہیں کیا حالانکہ واؤ اور یا متحرک ہوں ماقبل ان کے حرف صحیح ساکن ہو تو انکی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں اور حرف علت کو ماقبل حرکت کے مطابق تبدیل کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قانون بیان کرتے ہوئے اسکی شرائط میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، ملحق میں قانون جاری اس لیے نہیں کرتے کہ اس کا وزن برقرار رہے اور جس لفظ کی زیادتی سے اس کو ملحق بنانا مقصود ہے وہ بھی اصلی حالت میں برقرار رہے۔

باب ہفتم بروزن فَعْلَاةٌ بزیادۃ الالف المبدلۃ من الیاء بعد اللام، چوں القَلْسَاةُ کلاہ پوشیدن اصلہا قَلْسَیَةٌ فانقلبت الیاء الفا لتحرکہا وانفتاح ما قبلہا **تصریفہ** قَلْسٰی یُقَلْسِیْ قَلْسَاةً فہو مُقَلْسٍ وقُلْسِیَ یُقَلْسٰی قَلْسَاةً فہو مُقَلْسًی الامر منہ قَلْسِ والنہی عنہ لَا تُقَلْسِ: اَلْجَعْبَاةُ افگندن، (ڈالنا، پھینکنا) ولیس فی القرآن۔

یُقَلْسِیْ دراصل یُقَلْسِیُ بود ضمہ بر یاء دشوار داشتہ ساکن کردند یُقَلْسِیْ شد مُقَلْسٍ دراصل مُقَلْسِیٌ بود ضمہ بر یا دشوار داشتہ ساکن کردند التقای ساکنین شد میان یا و تنوین، یا افتاد مُقَلْسٍ شد و قُلْسِیَ براصل خود است یُقَلْسٰی دراصل یُقَلْسَیُ بود یا متحرک ماقبلش مفتوح یا الف گشت یُقَلْسٰی شد مُقَلْسًی دراصل مُقَلْسَیٌ بود یا را از جہت فتحہ ماقبل بالف بدل کردند التقای ساکنین شد میان الف وتنوین الف افتاد مُقَلْسًی شد قَلْسِ دراصل قَلْسِیْ بود یا بعلامت جزمی افتاد قَلْسِ شد لَا تُقَلْسِ دراصل لَا تُقَلْسِیْ بودہ است اینجا نیز یا بعلامت جزمی افتاد لَا تُقَلْسِ شد۔

اما آنکہ ملحق برباعی منشعب باشد آں نیز بر دو گونہ است **یکی** آنکہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ باشد **دوم** آنکہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ باشد **اما آنکہ** ملحق بہ تَدَحْرَجَ باشد آں را ہشت باب است۔

---

۱ القلساۃ کا معنے المنجد میں ہے قَلْسٰی ٹوپی پہنائی، تَقَلْسٰی، ٹوپی پہنی۔

۲ قَلْسٰی اصل میں قَلْسَیَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے بدل دیا قَلْسٰی ہوگیا۔ یُقَلْسِیْ اصل میں یُقَلْسِیُ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا۔ قَلْسَاةٌ اصل میں قَلْسَیَةٌ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ مُقَلْسٍ اصل میں مُقَلْسِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا مُقَلْسِیْنٌ ہوگیا۔ یا اور نون تنوین دو ساکن جمع ہوگئے اس لیے یا کو گرا دیا گیا مُقَلْسٍ ہوگیا۔

تنبیہ

قَلْسَاةٌ کے باب میں کئی جگہ پر اعلال کیا جاتا ہے کیونکہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس میں جاری ہونے والے قوانین میں ملحق نہ ہونے کی قید نہیں کیونکہ لام کلمہ میں تغیر ملحق، غیر ملحق میں ایک جیسا ہوتا ہے، دوسری وجہ کی طرف مصنف نے خود ہی اشارہ کیا ہے کہ لام کلمہ کے بعد یا کو الف سے بدل کر زائد کیا جاتا ہے گویا کہ تغیر کا اعتبار پہلے کیا جاتا ہے اور الحاق کا بعد میں اس طرح اعلال درست ہوگا۔

۳ قُلْسِیَ اپنے اصلی حال پر ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں

۴ یُقَلْسٰی اصل میں یُقَلْسَیُ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا یُقَلْسٰی ہوگیا۔

۵ مُقَلْسًی اصل میں مُقَلْسَیٌ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کیا مُقَلْسَانْ ہوگیا، الف اور نون تنوین کے درمیان التقاء ساکنین ہوگیا الف کو حذف کر دیا۔ مُقَلْسًی ہوگیا۔

۶ قَلْسِ امر حاضر کو مضارع معلوم کے حاضر کے صیغہ سے بنایا گیا ہے تُقَلْسِیْ سے علامت مضارع کو حذف کر دیا بعد میں حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت در پیش نہ آئی آخر کو جزم دینی تھی لیکن جس کلمہ کے آخر میں حرف علت ہو اس میں علامت جزم یہ ہے کہ آخری حرف علت کو گرا دیا جائے اس لیے آخر میں یا کو حذف کیا قَلْسِ ہوگیا۔

۷ لَا تُقَلْسِ نہی حاضر ہے اس کو تُقَلْسِیْ سے بنایا گیا جو مضارع حاضر کا صیغہ ہے اور جب مضارع حاضر کے شروع میں لا نہی جازمہ لایا مضارع کے آخر سے حرف علت (یا) کو حذف کیا (کیونکہ آخر میں حرف علت ہو تو اسے حذف کرنا علامت جزمی ہے)، تو لَا تُقَلْسِ ہوگیا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

باب اول بروزن تَفَعْلُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء وتکرار اللام چوں اَلتَّجَلْبُبُ چادر پوشیدن،
تصریفہ: تَجَلْبَبَ یَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فھو مُتَجَلْبِبٌ الامر منہ تَجَلْبَبْ والنھی عنہ لَاتَتَجَلْبَبْ ۔ اَلتَّغَبْرُرُ گرد آلود شدن، ولیس فی القرآن۔

باب دوم بروزن تَفَعْنُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والنون بین العین واللام چوں اَلتَّقَلْنُسُ کلاہ پوشیدن (ٹوپی پہننا)
تصریفہ تَقَلْنَسَ یَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فھو مُتَقَلْنِسٌ الامر منہ تَقَلْنَسْ والنھی عنہ لَاتَتَقَلْنَسْ ، ولیس فی القرآن۔

باب سوم بروزن تَمَفْعُلٌ بزیادۃ التاء والمیم قبل الفاء چوں اَلتَّمَسْكُنُ (مسکین ومحتاج ہونا) حالت خواری پیدا کردن،
تصریفہ تَمَسْكَنَ یَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا فھو مُتَمَسْكِنٌ الامر منہ تَمَسْكَنْ والنھی عنہ لَاتَتَمَسْكَنْ ۔ اَلتَّمَنْدُلُ، مسح کردن بمندیل (رومال سے صاف کرنا)، یقال تَمَنْدَلَ الرَّجُلُ اذا مسح بیدہ المندیل۔ **اِعْلَمْ** اَنَّ ھٰذَا البابَ شاذٌ بل من قبیل الغلط علی توھم المیم اصلاً۔

باب چہارم بروزن تَفَعْلُتٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء وبعد اللام چوں اَلتَّعَفْرُتُ عفریت شدن (خبیث ہونا) یقال تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ اذا صار عِفْرِیتًا ای خبیثًا۔ **تصریفہ** تَعَفْرَتَ یَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فھو مُتَعَفْرِتٌ الامر منہ تَعَفْرَتْ والنھی عنہ لَاتَتَعَفْرَتْ **اِعْلَمْ** اَنَّ ھٰذَا المثالَ غریبٌ ولیس فی القرآن۔

۱؎ تفعلل ملحق باب تفعلل اور جس کے ساتھ ملحق ہے وہ بھی تفعلل ہے لیکن ملحق اور ملحق بہ میں فرق یہ ہے کہ ملحق بہ میں صرف فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے باقی چار حروف اصلی ہیں فا، عین اور دو لام، لیکن ملحق میں دو حرف زائد ہیں۔ فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس زائد ہے اس طرح ملحق میں اصلی تین لفظ ہیں جیسے مثال تجلبب دی گئی اس میں اصلی کلمہ جلب ہے فا سے پہلے تا اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس با زائد ہے تجلبب ہوگیا لیکن تدحرج کو دحرج سے بنایا گیا جس میں فا سے پہلے صرف تا کو زائد کیا گیا۔

۲؎ تفعنل ملحق ہے کیونکہ اس میں اصلی تین حرف ہیں اور فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ کے بعد لام کلمہ سے پہلے نون زائد ہے تفعلل کا ہم وزن ہونے کی وجہ سے ملحق ہے۔

۳؎ تمفعل میں فاکلمہ سے پہلے تا اور میم زائد ہے۔

۴؎ تفعلت ملحق ہے اس میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے بعد بھی تا زائد ہے۔

۵؎ فصول اکبری میں تمفعل اور تفعلت دونوں بابوں کو شاذ کہا گیا ہے۔ نوادر الاصول میں کہا گیا ہے کہ پہلا باب یعنے تمفعل اس لیے شاذ ہے کہ وہ خلاف قیاس ہے اور دوسرا یعنے تفعلت اس لیے شاذ ہے کہ وہ نادر ہے اس لیے کہ میم تمسکن اور تمندل میں الحاق کے لیے نہیں بلکہ مسکین اور مندیل کی میم کو قندیل کے قاف کی طرح فاکلمہ کا وہم کہا گیا ہے اگرچہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ اصل میں تسکّن اور تندّل ہونا چاہیئے اس لحاظ سے میم زائد ہوگا اور وزن تمفعل ہی ہوگا۔ لیکن تفعلل کے وزن کا وہم بھی ہے کہ میم فاکلمہ ہو۔
خیال رہے کہ یہ وہم دوسرے باب میں اس طرح ہوسکتا ہے کہ دوسری تا اصل ہو اور وہ دوسرا لام ہو یعنے مادہ اس کا عفرت ہو۔

باب پنجم بروزن تَفَوْعُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والواو بین الفاء والعین، چوں اَلتَّجَوْرُبُ پاتابہ پوشیدن
تصریفہ تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فھو مُتَجَوْرِبٌ الامر منہ تَجَوْرَبْ والنھی عنہ لَاتَتَجَوْرَبْ ۔ اَلتَّكَوْثُرُ بسیار شدن ولیس فی القرآن۔

باب ششم بروزن تَفَعْوُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والواو بین العین واللام چوں اَلتَّسَرْوُلُ ازار پوشیدن،
تصریفہ تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فھو مُتَسَرْوِلٌ الامر منہ تَسَرْوَلْ والنھی عنہ لَاتَتَسَرْوَلْ ۔ اَلتَّدَهْوُرُ گذشتن شب، ولیس فی القرآن۔

باب ہفتم بروزن تَفَیْعُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والیاء بین الفاء والعین، چوں اَلتَّخَیْعُلُ پیراہن بے آستین پوشیدن **تصریفہ** تَخَیْعَلَ یَتَخَیْعَلُ تَخَیْعُلًا فھو مُتَخَیْعِلٌ الامر منہ تَخَیْعَلْ والنھی عنہ لَاتَتَخَیْعَلْ اَلتَّعَیْھُرُ بے سامان شدن، اَلتَّشَیْطُنُ نافرمانی کردن **بدانکہ** ایں باب در قرآن شریف نیامدہ است۔

باب ہشتم بروزن تَفَعْلٍ بزیادۃ التاء قبل الفاء والیاء بعد اللام، کہ در اصل تَفَعْلُیٌ بودہ است ضمہ لام را بکسرہ بدل کردند برائے موافقت یا پس ضمہ بریا دشوار داشتہ ساکن کردند التقائے ساکنین شد میان یا و تنوین یا افتاد تَفَعْلٍ شد چوں اَلتَّقَلْسِی کلاہ پوشیدن **تصریفہ** تَقَلْسٰی یَتَقَلْسٰی تَقَلْسِیًا فھو مُتَقَلْسٍ

۱؎ تفوعل باب ملحق ہے اس میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے۔ اس طرح ان دو لفظوں کے زائد ہونے سے ثلاثی مزید کا وزن رباعی مزید کے تفعلل باب کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ثلاثی مزید ملحق برباعی ہوگیا، التجورب کا معنے ہے جوراب پہننا۔

۲؎ تفعول میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے۔

۳؎ تفیعل میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان یا زائد ہے۔

۴؎ تفعل میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہے کیونکہ تفعل اصل میں تفعلیٌ تھا لام کے ضمہ کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا تفعلیٌ ہوگیا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرادیا تفعلیْنْ ہوگیا، یا اور نون تنوین دو ساکن جمع ہوگئے یا کو گرادیا تفعلٍ ہوگیا [illegible]
کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا اور یا پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے گرادیا گیا التقلسی ہوگیا یہاں الف لام کی وجہ سے تنوین نہیں۔

۵؎ تقلسی اصل میں تقلسَیَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا تقلسٰی ہوگیا، یتقلسی اصل میں یتقلسیُ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کیا یتقلسٰی ہوگیا۔ تقلسیا اصل میں تقلسُیًا تھا یا کے ماقبل ضمہ کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے تبدیل کیا تقلسِیًا ہوگیا۔ متقلس اصل میں متقلسیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا متقلسینْ ہوگیا یا اور نون تنوین دو ساکن جمع ہوگئے یا کو گرادیا متقلس ہوگیا۔ تقلس امر حاضر ہے مضارع حاضر تتقلسٰی سے بنایا گیا علامت مضارع کو حذف کیا آخر میں حرف علت کو گرایا تقلس ہوگیا۔ لاتتقلس نہی حاضر کا صیغہ مضارع حاضر پر لا نہی داخل کیا جو آخر کو جزم دیتا ہے جب آخر میں حرف علت ہو تو علامت جزمی حرف علت کو گراتا ہے اس لیے حرف علت کو گرایا لاتتقلس ہوگیا۔

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

الامر منہ تَقَلْسَ والنہی عنہ لاتَتَقَلْسَ، وَلَیْسَ فِی الْقُرْآنِ، بدانکہ[1] زیادت تا در اول این ابواب برای الحاق نیست بلکہ برای معنے مطاوعت[2] است چنانکہ در تَدَحْرَجَ بود زیرا کہ الحاق بزیادت حروف در اول کلمہ نیامدہ است۔ اما آنکہ ملحق بہ احرنجم باشد دو باب است واین ہر دو باب در قرآن شریف نیامدہ است

باب اول بروزن اِفْعِنْلَال[3] بزیادۃ ہمزۃ الوصل قبل الفاء والنون بعد العین وتکرار اللام چون اَلْاِقْعِنْسَاس[4] سخت واپس شدن **تصریفہ** اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاساً فہو مُقْعَنْسِسٌ الامر منہ اِقْعَنْسِسْ والنہی عنہ لاتَقْعَنْسِسْ: اَلْاِعْرِنْکَاکُ، سیاہ شدن موی (بالوں کا سخت سیاہ ہونا)

باب دوم بروزن اِفْعِنْلَاءٌ[5] بزیادۃ ہمزۃ الوصل قبل الفاء والنون بین العین واللام والیاء بعد اللام، چون اَلْاِسْلِنْقَاءُ ستان باز خفتن بدانکہ اِسْلِنْقَاءٌ[6] در اصل اِسْلِنْقَایٌ بودہ است یا بعد الف افتاد پس ہمزہ گشت اِسْلِنْقَاءٌ شد **تصریفہ** اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ[7] اِسْلِنْقَاءً فہو مُسْلَنْقٍ الامر منہ اِسْلَنْقِ والنہی عنہ لاتَسْلَنْقِ: اَلْاِحْرِنْبَاءُ غلبہ کردن خواب بر مردم، بدان اَلْحَقَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالصَّالِحِیْنَ کہ الحاق در لغت (الحقک الخ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے نیکوں کے ساتھ ملائے) بمعنی در رسیدن، و در رسانیدن ست و در اصطلاح اہل صرف آنست کہ در کلمہ حرفی زیادہ کنند تا آن کلمہ بروزن کلمہ دیگر شود از برائے آنکہ معاملہ کہ باملحق بہ کردہ شود باملحق نیز کردہ آید وشرط الحاق آنست کہ مصدر ملحق بامصدر ملحق بہ موافق باشد نہ مخالف

تمت بالخیر

[1] ملحق تمام ابواب جن کے شروع میں تا آئی ہوئی ہے وہ الحاق کے لیے نہیں بلکہ مطاوعت کے معنی کے لیے ہے کیونکہ اول کلمہ میں زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہوتی [2] مطاوعت کا مطلب یہ ہے ایک فعل کے بعد دوسرا فعل ذکر کیا جائے جو دلالت کرے کہ پہلے فعل کے فاعل کا اثر اس کے مفعول نے قبول کر لیا ہے جیسے بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ، میں نے اسے خوشخبری دی وہ خوش ہوگیا۔ [3] افعنلال کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے ہمزہ وصلی زائد ہوگا، عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوگا اور لام کلمہ کا تکرار یعنے لام کلمہ کا ہم جنس زائد ہوگا۔ [4] الاقعنساس مستقل ہونا، مضبوط ہونا، بہت بوڑھا ہونا، کسی چیز کا موڑنا،

[5] افعنلاء کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے ہمزہ وصل عین اور لام کلمہ کے درمیان نون زائد ہوگا اور لام کلمہ کے بعد یا ہوگی جو ہمزہ بن جائے گی

[6] اِسْلِنْقَاءٌ اصل میں اِسْلِنْقَایٌ تھا الف کے بعد یا بر طرف واقع ہوئی اسکو ہمزہ سے بدلا اِسْلِنْقَاءٌ ہوگیا۔ **قانون** ہر حرف علت جو الف زائد کے بعد واقع ہو بر طرف یا حکم بر طرف میں اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے حکم بر طرف کا مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ میں حرف علت ہے اس کا بعد کسی حرف غیر لازم کے آنے کی وجہ سے وہ درمیان میں آجائے جیسے دُعَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ، رِضَاءٌ، اصل میں رِضَایٌ، مِدْعَاءَانِ اصل مِدْعَاوَانِ تھا پہلی دو مثالیں بر طرف کی تیسری مثال حکم بر طرف کی، [7] اِسْلَنْقٰی اصل میں اِسْلَنْقَیَ اور یَسْلَنْقِیْ اصل میں یَسْلَنْقِیُ تھے پہلی مثال میں یا متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا، دوسری مثال میں یا پر ضمہ ثقیل گرادیا مُسْلَنْقٍ اصل میں مُسْلَنْقِیٌ تھا یا پر ضمہ ثقیل گرایا التقاء ساکنین کی وجہ سے یا کو گرایا مُسْلَنْقٍ ہوگیا، اِسْلَنْقِ کو تَسْلَنْقِیْ سے بنایا علامت مضارع کو گرایا ہمزہ وصل لایا اور آخر سے حرف علت کو گرایا اِسْلَنْقِ ہوگیا۔

عبدالرزاق ابن قاضی عبدالعزیز ابن قاضی [illegible]

Darsenizami.MadinaAcademy.pk

جدول مشتمل بر صد وسی وشش صیغہائے ماضی کہ حفظ آن طلبہ را بنہایت مفید بود و امتحانش موجب ترقی استعداد شود

اسماء مشتقہ	واحد مذکر غائب	تثنیہ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	تثنیہ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	تثنیہ مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	تثنیہ مؤنث حاضر	جمع مؤنث حاضر	متکلم وحدان	متکلم مع الغیر
ماضی مطلق مثبت معروف	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا
ماضی مطلق مثبت مجہول	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا
ماضی مطلق منفی معروف	مَا فَعَلَ	مَا فَعَلَا	مَا فَعَلُوْا	مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلَتَا	مَا فَعَلْنَ	مَا فَعَلْتَ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمْ	مَا فَعَلْتِ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُنَّ	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا
ماضی مطلق منفی مجہول	مَا فُعِلَ	مَا فُعِلَا	مَا فُعِلُوْا	مَا فُعِلَتْ	مَا فُعِلَتَا	مَا فُعِلْنَ	مَا فُعِلْتَ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمْ	مَا فُعِلْتِ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُنَّ	مَا فُعِلْتُ	مَا فُعِلْنَا
ماضی قریب مثبت معروف	قَدْ فَعَلَ	قَدْ فَعَلَا	قَدْ فَعَلُوْا	قَدْ فَعَلَتْ	قَدْ فَعَلَتَا	قَدْ فَعَلْنَ	قَدْ فَعَلْتَ	قَدْ فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمْ	قَدْ فَعَلْتِ	قَدْ فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُنَّ	قَدْ فَعَلْتُ	قَدْ فَعَلْنَا
ماضی قریب مثبت مجہول	قَدْ فُعِلَ	قَدْ فُعِلَا	قَدْ فُعِلُوْا	قَدْ فُعِلَتْ	قَدْ فُعِلَتَا	قَدْ فُعِلْنَ	قَدْ فُعِلْتَ	قَدْ فُعِلْتُمَا	قَدْ فُعِلْتُمْ	قَدْ فُعِلْتِ	قَدْ فُعِلْتُمَا	قَدْ فُعِلْتُنَّ	قَدْ فُعِلْتُ	قَدْ فُعِلْنَا
ماضی قریب منفی معروف	قَدْ مَا فَعَلَ	قَدْ مَا فَعَلَا	قَدْ مَا فَعَلُوْا	قَدْ مَا فَعَلَتْ	قَدْ مَا فَعَلَتَا	قَدْ مَا فَعَلْنَ	قَدْ مَا فَعَلْتَ	قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	قَدْ مَا فَعَلْتُمْ	قَدْ مَا فَعَلْتِ	قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	قَدْ مَا فَعَلْتُنَّ	قَدْ مَا فَعَلْتُ	قَدْ مَا فَعَلْنَا
ماضی قریب منفی مجہول	قَدْ مَا فُعِلَ	قَدْ مَا فُعِلَا	قَدْ مَا فُعِلُوْا	قَدْ مَا فُعِلَتْ	قَدْ مَا فُعِلَتَا	قَدْ مَا فُعِلْنَ	قَدْ مَا فُعِلْتَ	قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	قَدْ مَا فُعِلْتُمْ	قَدْ مَا فُعِلْتِ	قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	قَدْ مَا فُعِلْتُنَّ	قَدْ مَا فُعِلْتُ	قَدْ مَا فُعِلْنَا
ماضی بعید مثبت معروف	کَانَ فَعَلَ	کَانَا فَعَلَا	کَانُوْا فَعَلُوْا	کَانَتْ فَعَلَتْ	کَانَتَا فَعَلَتَا	کُنَّ فَعَلْنَ	کُنْتَ فَعَلْتَ	کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	کُنْتِ فَعَلْتِ	کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	کُنْتُ فَعَلْتُ	کُنَّا فَعَلْنَا
ماضی بعید مثبت مجہول	کَانَ فُعِلَ	کَانَا فُعِلَا	کَانُوْا فُعِلُوْا	کَانَتْ فُعِلَتْ	کَانَتَا فُعِلَتَا	کُنَّ فُعِلْنَ	کُنْتَ فُعِلْتَ	کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	کُنْتِ فُعِلْتِ	کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	کُنْتُ فُعِلْتُ	کُنَّا فُعِلْنَا
ماضی بعید منفی معروف	مَا کَانَ فَعَلَ	مَا کَانَا فَعَلَا	مَا کَانُوْا فَعَلُوْا	مَا کَانَتْ فَعَلَتْ	مَا کَانَتَا فَعَلَتَا	مَا کُنَّ فَعَلْنَ	مَا کُنْتَ فَعَلْتَ	مَا کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	مَا کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	مَا کُنْتِ فَعَلْتِ	مَا کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	مَا کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	مَا کُنْتُ فَعَلْتُ	مَا کُنَّا فَعَلْنَا

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk

ماضی بعید منفی مجہول	مَا كَانَ فُعِلَ	مَا كَانَا فُعِلَا	مَا كَانُوْا فُعِلُوْا	مَا كَانَتْ فُعِلَتْ	مَا كَانَتَا فُعِلَتَا	مَا كُنَّ فُعِلْنَ	مَا كُنْتَ فُعِلْتَ	مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	مَا كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	مَا كُنْتِ فُعِلْتِ	مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	مَا كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	مَا كُنْتُ فُعِلْتُ	مَا كُنَّا فُعِلْنَا
ماضی استمراری مثبت معروف	كَانَ يَفْعَلُ	كَانَا يَفْعَلَانِ	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ	كَانَتْ تَفْعَلُ	كَانَتَا تَفْعَلَانِ	كُنَّ يَفْعَلْنَ	كُنْتَ تَفْعَلُ	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	كُنْتُ أَفْعَلُ	كُنَّا نَفْعَلُ
ماضی استمراری مثبت مجہول	كَانَ يُفْعَلُ	كَانَا يُفْعَلَانِ	كَانُوْا يُفْعَلُوْنَ	كَانَتْ تُفْعَلُ	كَانَتَا تُفْعَلَانِ	كُنَّ يُفْعَلْنَ	كُنْتَ تُفْعَلُ	كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	كُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	كُنْتِ تُفْعَلِيْنَ	كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	كُنْتُ أُفْعَلُ	كُنَّا نُفْعَلُ
ماضی استمراری منفی معروف	مَا كَانَ يَفْعَلُ	مَا كَانَا يَفْعَلَانِ	مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ	مَا كَانَتْ تَفْعَلُ	مَا كَانَتَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنَّ يَفْعَلْنَ	مَا كُنْتَ تَفْعَلُ	مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	مَا كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ	مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	مَا كُنْتُ أَفْعَلُ	مَا كُنَّا نَفْعَلُ
ماضی استمراری منفی مجہول	مَا كَانَ يُفْعَلُ	مَا كَانَا يُفْعَلَانِ	مَا كَانُوْا يُفْعَلُوْنَ	مَا كَانَتْ تُفْعَلُ	مَا كَانَتَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنَّ يُفْعَلْنَ	مَا كُنْتَ تُفْعَلُ	مَا كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	مَا كُنْتِ تُفْعَلِيْنَ	مَا كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	مَا كُنْتُ أُفْعَلُ	مَا كُنَّا نُفْعَلُ
ماضی احتمالی مثبت معروف	لَعَلَّمَا فَعَلَ	لَعَلَّمَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا فَعَلُوْا	لَعَلَّمَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُ	لَعَلَّمَا فَعَلْنَا
ماضی احتمالی مثبت مجہول	لَعَلَّمَا فُعِلَ	لَعَلَّمَا فُعِلَا	لَعَلَّمَا فُعِلُوْا	لَعَلَّمَا فُعِلَتْ	لَعَلَّمَا فُعِلَتَا	لَعَلَّمَا فُعِلْنَ	لَعَلَّمَا فُعِلْتَ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ	لَعَلَّمَا فُعِلْتِ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُ	لَعَلَّمَا فُعِلْنَا
ماضی احتمالی منفی معروف	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلُوْا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَا
ماضی احتمالی منفی مجہول	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوْا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَا
ماضی تمنائی مثبت معروف	لَيْتَمَا فَعَلَ	لَيْتَمَا فَعَلَا	لَيْتَمَا فَعَلُوْا	لَيْتَمَا فَعَلَتْ	لَيْتَمَا فَعَلَتَا	لَيْتَمَا فَعَلْنَ	لَيْتَمَا فَعَلْتَ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَيْتَمَا فَعَلْتِ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَيْتَمَا فَعَلْتُ	لَيْتَمَا فَعَلْنَا
ماضی تمنائی مثبت مجہول	لَيْتَمَا فُعِلَ	لَيْتَمَا فُعِلَا	لَيْتَمَا فُعِلُوْا	لَيْتَمَا فُعِلَتْ	لَيْتَمَا فُعِلَتَا	لَيْتَمَا فُعِلْنَ	لَيْتَمَا فُعِلْتَ	لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا فُعِلْتُمْ	لَيْتَمَا فُعِلْتِ	لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا فُعِلْتُنَّ	لَيْتَمَا فُعِلْتُ	لَيْتَمَا فُعِلْنَا
ماضی تمنائی منفی معروف	لَيْتَمَا مَا فَعَلَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلُوْا	لَيْتَمَا مَا فَعَلَتْ	لَيْتَمَا مَا فَعَلَتَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمْ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتِ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُنَّ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَا
ماضی تمنائی منفی مجہول	لَيْتَمَا مَا فُعِلَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلُوْا	لَيْتَمَا مَا فُعِلَتْ	لَيْتَمَا مَا فُعِلَتَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمْ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتِ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُنَّ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَا

زندۂ جاوید خوشبوئیں

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اہل سنت کے مشہور و معروف قلمکار ہیں' وہ گذشتہ ۲۵۔۳۰ سال سے مسلسل لکھ رہے ہیں' ان کی نگارشات کی تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کرچکی ہوگی--- وہ محدث بھی ہیں' محقق بھی--- مدرس بھی ہیں' معلم بھی--- مصنف بھی ہیں اور مئولف و مترجم بھی--- زبان و بیاں پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے' وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں' مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

پیش نظر کتاب "زندۂ جاوید خوشبوئیں" یا سدا بہار خوشبوئیں ایک عربی کتاب من نغمات الخلود کا اردو ترجمہ ہے' اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا--- تصنیف و تالیف سے ترجمہ زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں مترجم کو پرواز فکر کے لئے آزاد فضا میسر نہیں آتی' اس کو پابند رہتے ہوئے قید و بند میں زبان و بیان کے جوہر دکھانے ہوتے ہیں اس سے زبان و بیان پر مترجم کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے--- حضرت علامہ شرف صاحب نے کامیاب ترجمہ کیا ہے--- انہوں نے اصل کتاب سے دل نکال کر ترجمہ میں رکھ دیا ہے--- مصنف کے دل کی دھڑکن ترجمے کے اندر محسوس ہوتی ہے--- فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں---

اس ترجمہ کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا گیا ہے--- ابتداء میں حضرت علامہ شرف صاحب کا "حرف آغاز" ہے جس میں انہوں نے دشمنوں کی فریب کاریوں اور جہاں بانوں کی ناعاقبت اندیشیوں کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ انسانیت کیا ہے' انسان کون ہے؟--- اس کے بعد علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے "کلمات تقدیم" ہیں جس میں انہوں نے فاضلانہ انداز اور ادیبانہ رنگ میں شخصیت و کردار کی اہمیت پر بھرپور اظہار خیال فرمایا ہے--- حضرت علامہ شرف صاحب کے بارے میں جو کچھ فرمایا سچ اور [illegible] اعتقادی بحث و کرید سے حضرت علامہ نے گریز کو خوش آئندہ قرار دیا ہے--- بات بھی یہی ہے دور جدید میں زمانے کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے--- کلمات تقدیم کے بعد عزیزی مولانا ممتاز احمد سدیدی نے "مثالی شخصیت" کے عنوان سے اظہار خیال فرمایا ہے--- انہوں نے جدید معاشرہ کا درد انگیز نقشہ کھینچتے ہوئے مثالی شخصیت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے' ایسے لکھنے والوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے تعمیر سیرت کے لئے لکھا ہے پھر کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے--- اس کے بعد حضرت علامہ شرف صاحب نے مصنف کے حالات زندگی اور خدمات کا تفصیلی ذکر کیا ہے--- پھر فاضل مصنف شیخ محمد صالح فرفوری کا پہلے ایڈیشن اور تیسرے ایڈیشن پر مقدموں کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے کتاب کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی ہے۔

"زندۂ جاوید خوشبوئیں" شیخ محمد صالح فرفوری حسنی (م۔۱۹۸۶ء) کے حسین انشائیوں کا حسین مجموعہ ہے جس کا مقصد وحید زندہ و پائندہ شخصیتوں کے ذکر و اذکار سے مردہ دلوں کو زندہ کرنا ہے--- فاضل مصنف کے زبان و بیان' درد و سوز اور مثالی شخصیات کے انتخاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی مثالی شخصیت کے مالک ہیں--- جب الفاظ و حروف کے پیچھے زندہ شخصیت ہو تو وہ بولنے لگتے ہیں--- زندہ شخصیتیں ہی بناتی' سنوارتی ہیں--- شیخ محمد صالح فرفوری کی نگارشات سوز و گداز سے معمور ہیں--- ان کے جذبات بھی جولانی اور فکر میں روانی ہے--- جب دل پر گھٹائیں چھاتی ہیں' دماغ پر کبھی بوندا باندی ہوتی ہے اور کبھی موسلا دھار بارش پھر قلم سے جھرنے پھوٹنے لگتے ہیں اور آب رواں مضامین کے کٹوروں میں' مقالات کی صراحیوں میں' کتابوں کی سبو میں جمع کرلیا جاتا ہے پھر دنیا بھر کے پیالے اپنی اپنی پیاس بجھاتے رہتے ہیں---

فاضل مصنف نے الفاظ و حروف سے خوبصورت ایوان بنائے ہیں جہاں شاہد معنی جھروکوں سے جھانک رہے ہیں' جہاں جذبات کی قندیلوں اور احساسات کے [illegible] فانوسوں سے فضائیں جگمگا رہی ہیں--- [illegible] زندہ شخصیات اپنے اپنے کارناموں سے تاریخ پر انمٹ نقوش ثبت کر رہی ہیں--- عاشق رسول ابوہریرہؓ یار کی ایک بات سننے کے لئے مدینہ منورہ سے مصر تشریف لے جا رہے ہیں--- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اپنی کمان کی ایک ضرب سے گستاخ رسول' ابو جہل کا سر پھوڑ رہے ہیں--- حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ شاہ روم کے دربار میں اسلام کا بول بالا کر رہے ہیں اور ایمان و یقین کی شان دکھا رہے ہیں--- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شوق شہادت میں مست و سرشار نظر آ رہے ہیں--- حضرت ابان بن سعد رضی اللہ عنہ ازدواجی زندگی کی رنگینیوں کو اسلام پر قربان کرکے جام شہادت نوش فرما رہے ہیں اور ان کی نوبیاہتا دلہن مجاہدوں کی صفوں میں بجلی کی طرح کوندتی ہوئی دشمن پر حملہ کر رہی ہیں--- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا دیوار کعبہ پر لٹکی اپنے بیٹے کی لاش دیکھ کر فرما رہی ہیں "کیا اس شہسوار کے پیدل چلنے کا وقت نہیں آیا؟"--- حضرت سلیمان فارسی' حضرت سعید بن عامر' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم زہد و تقویٰ کے چراغ روشن کر رہے ہیں' ملک کے مالک ہوتے ہوئے فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں---

صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایرانی دربار میں بے باکانہ چلے آ رہے ہیں--- حضرت عمر فاروق' حضرت علی' شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہم عدل و انصاف کا علم بلند کر رہے ہیں--- خلیفہ مامون' نضر بن شمیل کو ایک علمی نکتے پر نواز کر اپنی علم پروری کا ثبوت دے رہے ہیں--- حضرت عمر' حضرت عمر بن عبدالعزیز' حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے پند و نصائح فردوس گوش ہو رہے ہیں--- الغرض زندہ جاوید خوشبوؤں میں رنگ برنگ کے پھولوں کی ایسی خوشبوئیں ہیں جو مشام جاں معطر کر رہی ہیں--- کاش ہم حال کے بسنے والے ماضی کو بھی ایک نظر دیکھ لیں!--- کاش زمین پر جھک کر چلنے والے' آسمان کو بھی دیکھ لیں!--- حیف! ہم کہاں تھے' کہاں چلے گئے!--- اب جاگنے کا وقت آگیا ہے--- اب کچھ کر گزرنے کا وقت آگیا ہے--- آیئے خون جگر سے چراغ جلائیں کہ دنیا کی اندھیریوں میں اجالا

DarseNizami.MadinaAcademy.Pk
Darsenizami.MadinaAcademy.pk

تبصرہ کتب

نام کتاب ---- شفاعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مؤلف ---- علامہ فضل حق خیر آبادی
مترجم ---- مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

قیمت ---- ڈائی دار جلد =/۱۰۰' لیمینیشن =/۹۰
ملنے کا پتہ ---- مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

عہد حاضر کے مستشرقین نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر کیا اور مسلمانوں پر طرح طرح کے اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی' مسلمان علماء نے ان اعتراضات کے نہایت مضبوط جوابات بھی دیئے' اس کے باوجود کچھ لوگ مستشرقین کے داؤ پیچ سے متاثر اور مرعوب ہو گئے' کئی اہل علم بھی ان اثرات کی زد میں آ گئے' نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ مسلمان کہلانے والے لوگ بھی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے' ایسے اہل علم کی فکری بے راہروی نے امت کا شیرازہ منتشر کر دیا' بدقسمتی نے یہ دن بھی دکھایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی کے بعض اوصاف کا بھی انکار کیا جانے لگا' مسلمان کہلانے والے متاثرین مغرب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی متنازعہ بنا لیا' مستشرقین کے شبہات کے زیر اثر برصغیر میں بھی کئی لوگوں نے اتحاد امت پر کاری ضرب لگائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانستہ متنازعہ بنا دیا گیا' چنانچہ تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی چابکدستی سے نفی کر دی' اس کے ردعمل میں علمائے اہلسنت نے کئی تصنیفات و تالیفات کے ذریعے غیرت ایمانی اور اسلامی حمیت کا اظہار فرمایا' اسی سلسلے میں علامۃ السند علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی "تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی" فارسی زبان میں تحریر فرمائی' جس میں اہل محبت کے لئے فضائل و مناقب کا خاصا ذخیرہ بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی' یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی [illegible]

علمی تبحر و مقام کا پتہ دیتی ہے' اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ منطق فلسفہ اور عربی ادب کے علاوہ تفسیر' حدیث اور اصول فقہ پر بھی گہری نظر رکھتے تھے' شرف اہلسنت' مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے اس کتاب کا انتہائی سلیس رواں اردو ترجمہ شفاعت مصطفیٰ کے نام سے کیا ہے' پاکستان میں یہ کتاب دوسری مرتبہ طبع ہوئی ہے اس ایڈیشن کے آخر میں تقویۃ الایمان کے رد میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی پہلی تحریر مع ترجمہ شامل کر دی گئی ہے جو تاحال غیر مطبوعہ تھی' امید ہے کہ قارئین کتاب ایمانی غیرت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حلاوت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے' کتاب کی جلد پر گنبد خضریٰ' مواجہ شریف اور منبر رسول کی انتہائی دیدہ زیب تصویروں نے کتاب کے ظاہری حسن و جمال کو دوبالا کر دیا ہے' جبکہ حضرت شرف صاحب دام ظلہ کے ترجمہ نے کتاب معنوی خوبصورتی کو اردو دان قارئین کے لئے بے نقاب کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ملی غیرت و حمیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مستشرقین کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔

(آمین)

نام کتاب: من عقائد اہل السنۃ

مصنف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی
لغت تحریر: عربی
صفحات: ۳۸۸

مسلمانوں کی اپنے عقائد سے وابستگی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ علمی کوتاہی کے باوجود مسلمانوں نے کبھی بھی اپنے عقیدے پر سودے بازی نہیں کی---

چنانچہ غیر مسلم قوتوں نے اپنی سازشوں کا ہدف اسی بات کو بنایا اور ملت اسلامیہ کو کمزور کرنے کے لئے عقائد میں تشکیک کا سہارا لے کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق کا بیج بو دیا۔

لیکن چونکہ اسلام دین حق ہے اور اس کا محافظ خود خالق کائنات ہے اس لئے ہر دور میں ایسی شخصیات پیدا ہوتی رہیں جنہوں نے حالات کی سنگینی اور کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر تجدید دین کا فریضہ انجام دے [illegible]

ان تاریخ ساز شخصیات کی ایک طویل فہرست ہے لیکن ماضی قریب میں جن نفوس قدسیہ نے یہ پاکیزہ فریضہ داری نبھائی ان میں حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہما اللہ کے نام نہایت نمایاں ہیں۔

موخر الذکر امام نے انگریز' ہندو اور نام نہاد مسلمانوں سے مقابلہ کر کے بانیء اسلام اور عقائد اہلسنت کے خلاف سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور یوں امت مسلمہ کو گمراہی کے بھنور میں جانے سے بچا لیا۔

لیکن غیر مسلم قوتیں اس موقعہ پر بھی میدان میں اتر آئیں اور اپنوں نے اس شخصیت کو جس نے اسلاف کے عقائد کا تحفظ کیا تھا ایک نئے فرقے کا بانی قرار دے کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمد رضا بریلوی اور ان کے معتقدین کے عقائد اسلام اور عقائد اہلسنت سے متصادم ہیں۔

چنانچہ ان قوتوں کی اشیرباد پر "البریلویہ" نام کی ایک کتاب لکھی گئی جس میں جھوٹی' من گھڑت اور حقائق کے خلاف باتوں کے ذریعے اس محسن کو عالم اسلام بالخصوص علمائے عرب کے سامنے بدنام کرنے کی سازش کی گئی حالانکہ حرمین طیبین کے جید علماء حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کی تحریرات کی خراج تحسین پیش کر کے انہیں اعزازی اسناد کے ذریعے نواز چکے تھے۔

الحمدللہ! دور حاضر کے نامور محقق میدان تدریس و تصنیف کے شہسوار شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے جن کا نام علمی حلقوں میں کوئی نیا نہیں' نہایت سنجیدگی' متانت اور مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام علماء و مشائخ انہی عقائد پر کاربند رہے۔

علامہ شرف قادری کی یہ بیش قیمت تصنیف "من عقائد اہل السنۃ" عربی زبان میں عقائد اہلسنت پر ایک جامع کتاب ہے جس کی زبان نہایت شیریں تحریر شستہ' انداز عالمانہ و محققانہ غرضیکہ کہ کتاب عقائد اسلام پر ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے اور اس میں ذوق کی ہر وہ بات موجود ہے جس کی کسی بھی معتدل مزاج اور غیر متعصب صاحب ذوق قاری کو ضرورت [illegible]

تبصرہ نگار: محمد صدیق ہزاروی

Darsenizami.MadinaAcademy.pk
Darsenizami.MadinaAcademy.PK

انوار الفرقان
معانی القرآن
پند نامہ
نحو میر
کافیہ
شرح مائۃ عامل
بدیع منظوم
مصنف عبد الرزاق
المصنف
دلائل الخیرات
زندہ جاوید خوشبوئیں
سدا بہار خوشبوئیں
ولولہ انگیز خوشبوئیں
مکتبہ قادریہ لاہور
Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193
Darsenizami.MadinaAcademy.pk